مسمریزم کے اول و آخر طریقہ عجائبات و علاج دریافت کرنا بیماری کا



صوفی سعادت علی مرادآبادی

سیل پوائنٹ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
ناشران و تاجران کتب

مسمریزم کے اول سے آخیر تک عجیب وغریب طریقہ اور طرح طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے

تسخیر ہمزاد

المعروف

پُر اثر جادو

مصنفین

صوفی سعادت علی مراد آبادی

ریاض الدین احمد دہلوی



محمد ابوبکر صدیق

نے

ندیم یونس پرنٹرز لاہور

سے چھپوا کر

مکتبہ دانیال لاہور

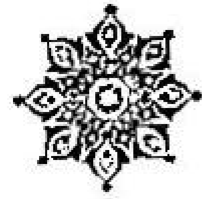
سے شائع کی

مکتبہ دانیال

فہرست

تقریظ از حکیم حبیب الحق صاحب عامل مسمریزم

میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک دیکھا ہے۔ میرے پاس ہرگز ایسے وسائل نہیں ہیں جن سے میں اس نایاب اور لاجواب کتاب کے ہزار حصے میں سے ایک حصہ بھی تعریف کر سکوں اور نہ میں عالم اور فلاسفر ہی ہوں کہ فلسفہ کی عینک آنکھ پر لگا کر اپنی تحقیقات اور مشاہدہ پبلک کے سامنے پیش کروں۔ ان تمام باتوں سے میرے نزدیک یہ کہنا زیادہ تر مضبوط اور وقیع ہو گا کہ جن لوگوں نے حصول ہمزاد میں اپنی لمبی لمبی چوڑی چوڑی عمریں گنوا دی ہیں اور ان کو بجز افسوس اور حسرت کے اور کچھ نہ ملا ہے ان ہی سے دریافت کیا جائے کہ جب انہوں نے جناب فیض ماب رازدان اسرار لم یزلی مست مئے محبت ازلی صوفی سعادت علی صاحب مراد آبادی دام فیضہ کے ساتھ عاطفت میں رہ کر اس طرف ہمت کی ہے تو کیونکر اپنے مقصد تک بسہولت پہنچ گئی اور کس طرح انہوں نے اپنی دینی (خاص طور پر) و دنیاوی (عام طور پر) مقاصد میں کامیابیاں حاصل کیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ناظرین اِس کو اُس وقعت سے دیکھیں گے جس سے پیشتر آج تک اُن کو ہرگز کسی کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا ہو گا۔



پہلا بیان

آغاز کتاب

پیارے ناظرین آپ کی آگاہی کے لئے ہم ان پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرنے لگے ہیں جو عرصہ دراز کے علم سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ یہ وہ علم ہے جو اپنے عزیز و اقارب اور بعض وقت بیٹھنے تک کو بھی نہیں بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علم مسمریزم کے عامل شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں بلکہ قریب قریب ناپید ہیں۔ اسی وجہ سے بعض پرانے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مسمریزم دراصل کوئی چیز نہیں ہے' صرف شیطانی وسوسہ ہے اور اگر ہے تو شیطانی امداد سے خالی نہیں ہے۔ بعض آدمیوں کو اس کے وجود ہی میں شک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسمریزم کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ صرف بناوٹی نام ہے جو لوگوں نے پیسے کمانے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ جہاں تک غور کیا جائے' وہ لوگ بھی معذور ہیں کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے' اس کے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ جس شہر میں پیدا ہوئے اسی میں مر گئے۔ نہ سیاحت کی نہ دنیا دیکھی۔ ان کے خیال میں خدا کی خدائی اسی شہر تک محدود ہے جس میں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو پھر کر دور دراز ملکوں کی سیر کرتے' دنیا کو دیکھتے' قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا۔ امریکہ' لندن' فرانس' جرمن' روس' عرب وغیرہ پھرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ خدا کی خلق صرف لاہور یا کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دنیا بہت وسیع ہے اور اس میں رہنے والے کس کس علم کے عامل ہیں اور کیا کیا حیرت انگیز کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم مسمریزم خاص علموں میں شمار ہوتا ہے گو کچھ عرصہ قبل دنیا میں کہیں کہیں ایسے اشخاص بھی موجود تھے جو بالکل ہی مسمریزم کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ نئے روشنی کے آفتاب نے ترقی کے افق پر چمک کر اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ جس چیز کو پرانے آدمی ناممکن خیال کرتے تھے' وہ دراصل ناممکن نہ تھی بلکہ وہ ان کو میسر نہ آ سکی۔ اس لئے انہوں نے اس کی کوشش سے ہاتھ کھینچ لیا اور اس کو ناممکن سمجھ کر چھوڑ دیا۔ وہی چیز کوشش اور تلاش سے فی زمانہ حاصل کی گئی

اور لوگوں کو دکھا دیا گیا کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ صرف کسی چیز کی کوشش کو تھک کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کو تلاش کیا جائے اور محنت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ روشنی اور تحقیقات کے زمانہ میں معاملہ دگرگوں ہے۔ اس علم نے ایسی ترقی کی ہے کہ براعظم یورپ اور امریکہ میں کوئی شخص بھی ایسا موجود نہیں۔ جو اپنے آپ کو ذرا بھی عالم اور سائنسدان کہے اور مسمریزم اور اس کی طاقتوں سے انکار کرے۔ اگلے زمانے میں جب اس علم کی کتابیں موجود نہ تھیں اور اگر تھیں تو اس قدر گراں کہ ہر شخص ان کو خرید نہ سکتا تھا۔ اس وقت علم مسمریزم علم سینہ کہا جاتا تھا۔ جو مخصوص خاندانوں میں عالموں کے سینہ در سینہ چلا آتا تھا اور جو شخص اس علم کا عمل ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس علم کو چھپاتا تھا اور یہاں تک پوشیدہ رکھتا تھا کہ مرتے وقت اس کو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا تھا' اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ لیکن آج کل معاملہ برعکس ہے۔ یعنی جو شخص تلاش کرتا ہے' وہ پاتا ہے اور بہت تھوڑے زمانہ میں عامل کامل بن جاتا ہے اور نہایت آسانی سے حاصل کر لیتا ہے اور سکھ لینے کے بعد بھی اسی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ آج کل کوئی عذر ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو اس علم کے حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کر سکے۔

پیارے ناظرین میرا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ کسی سے بحث یا مباحثہ کروں یا دشمن سے جھگڑا کروں یا کسی پر اعتراض کروں یا خود کو عالم اور دوسرے کو جاہل خیال کروں--- نہیں بلکہ میں خود نہیں جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں اعتراض کروں۔ میں خود برائیوں سے بھرا ہوں۔ پھر دوسرے مبرا نہیں ہوں۔ پھر دوسرے پر کیا اعتراض کر سکتا ہوں بلکہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھ سے سب اچھے ہیں جو کچھ برائی اور عیب ہے' وہ اپنی ذات میں ہے۔ معترضوں کو جواب دینا اور دشمنوں سے جھگڑا کرنا یہ کام اس شخص کا ہے جو محض بیکار ہو۔ مجھ جیسے آدم عدیم الفرصت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے اور پھر مضمون بھی حد سے زیادہ طویل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرصت مل گئی تو ضرور ان لوگوں کے اعتراض کا جواب دیا جائے گا ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے ع

جواب جاہلاں باشد خاموشی

پھر عمل کرنا عین مصلحت ہے۔ ہاں البتہ جن صاحبان کو اس علم کی ہستی اور وجود میں شک ہو وہ صاحبان بذریعہ خط و کتابت اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس وقت میرا منشاء فضول بحث

میں وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے بلکہ میں اس علم کی خوبیاں اور اس کی حیرت انگیز طاقت اور کرشمے بیان کرنا چاہتا ہوں اور متلاشیان علم مسمریزم کو سکھانا چاہتا ہوں تاکہ وہ لوگ اس کی صحت بخش قوتوں کو حاصل کرکے دنیا کو فیض پہنچائیں۔ خود بھی نیک بنیں اور مجھ کو بھی ثواب کا حصہ پہنچائیں۔

میرا ارادہ ہے کہ اس علم کے سیکھنے والوں کے واسطے جہاں تک ممکن ہو' وہ قواعد اور طریقہ تحریر کروں جو سہل سے سہل اور آسان سے آسان ہوں۔ کیونکہ مجھ کو یہ بھی خیال ہے کہ بے فائدہ مضمون طویل نہ ہو جائے کیونکہ مضمون کے طویل ہو جانے سے اصل مطلب میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا ڈر ہے۔ فی الحال متبدی کو یقین کرلینا چاہیئے کہ جو قواعد اس کی مشق کے لئے میں نے لکھے ہیں' وہ درست اور بجا ہیں۔ باقی جب وہ عمل کرے گا تو خود ہی عملی ثبوت پا جائے گا جس سے اس کا تمام شک خودبخود رفع ہو جائے گا۔ میرے خیال میں لفظی ثبوت کے مقابلے میں عملی ثبوت زیادہ تسکین بخش ہوتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے سے میرا منشا صرف یہ ہے کہ لوگ اس کو حاصل کرکے غریب' مسکین' محتاجوں اور دردمندوں کی تکلیف دور کریں۔ نیک خیال اصحاب مصیبت زدوں کو مصیبت سے بچائیں۔ اپنی محنت اور کوشش سے ان کے درد اور دکھ کو بذریعہ علم مسمریزم صحت بخش اور بندہ کو بھی اس ثواب میں کچھ درجہ ملے۔ کیونکہ ایسے صاحبان سے ہم کو امید رکھنی چاہیئے۔ ہم کو معترضوں اور متعصبوں سے الجھنے اور جھگڑا کرنے کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ فرصت۔ کیونکہ ان کی آنکھوں میں پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان کا دل گناہوں کی سیاہی سے گھرا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں اگر ہم ان کے یقین دلانے کو مُردہ کو بھی زندہ کردیں تو بھی ان کو کبھی یقین نہ آئے گا۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے جناب رسالت مآب ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کیا اور معجزوں کو جادو اور شعبدوں کے نام سے تعبیر کیا۔ جو شخص رسالت سے منکر ہو گئے وہ لوگ ہمارے کیونکر مقر ہو سکتے ہیں۔ ان کے دلوں کی سیاہی ان کو راہ راست اختیار نہیں کرنے دیتی۔ ایسے لوگوں کو ہم ان سائنسدانوں کے لئے چھوڑتے ہیں جو ناموری اور شہرت حاصل کرنے کے لئے مرتے ہیں۔ جن کو یہ بھی خیال نہیں آتا کہ ہم اتنا خون جگر پلا کر ان کو سمجھا رہے ہیں۔ اس رکاوٹ کے بعد یہ سمجھ کر کے پیارے ناظرین ہماری محنت کی داد دیتے اور اس علم کو حاصل کرنے کے لئے تیار ہیں' ہم اپنا اصلی منشاء بیان کرنا شروع کرتے ہیں اور ہم قسمیہ اور نیک نیت سے وہ سب اظہار کئے دیتے ہیں جو ہم کو

معلوم ہے۔ انیمل میگنزم یا مقناطیسی حیوانی یہ علم بہت پرانا اور قدیمی علم ہے۔ اگر آپ پرانی کتابیں دیکھیں گے تو آپ کو ہمارے کلام کی تصدیق بہت جلد ہو جائے گی۔ صوفی انبا پرشاد صاحب اپنی کتاب "زندہ کرامات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس علم کو مسمریزم ایجاد کیا ہے شاید ایسا ہی ہو مگر یہ علم بہت قدامت سے علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ ہاں یہ بالکل درست ہے کہ 1878ء میں اس علم کو شہر پیرس میں اسی شخص نے رائج کیا اور اپنے تجربوں کے حیرت انگیز کرشمے دکھا کر لوگوں کو تصویر حیرت بنادیا۔ مگر اس سے پیشتر بھی لوگوں نے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ اور چڑھ کر دکھائے اور پبلک سے قلعت تحسین اور آفرین پائی جیسے کہ میں آگے بیان کروں گا۔

اس کے بعد ضلع کارک کے مجسٹریٹ نے 1858ء میں ملک آئرلینڈ میں تجربات دکھائے جن کا نام مسٹر گریٹ ریکس تھا۔ انہوں نے نہایت حیرت انگیز کرشمے مقناطیسی کشش اور قوت کے دکھائے تھے اور پبلک سے خلعت تحسین اور آفرین پائے تھے۔ یہی وہ شخص ہے کہ بلا کسی ذاتی فائدے کے ہزاروں لاعلاج مریضوں کا مسمریزم کے ذریعے علاج کرکے ان کو صحت یاب کیا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے تمام یورپ میں سفر کرکے مایوس العلاج مریضوں کو تلاش کرکے ان کا علاج کیا اور ان کو صحت ہوئی۔ اس تمام سفر میں جس قدر روپیہ صرف ہوا' سب نیک شخص نے اپنی جیب سے خرچ کیا۔ کسی مریض سے ایک پیسہ تک نہیں لیا۔ اس سے اس کو اپنی شہرت یا نیک نامی ہرگز مقصود نہ تھی بلکہ صرف خدا ترسی اور رحم دلی اور فرض انسانی کو پورا کرنا مقصود تھا۔

چنانچہ مقام درے کے لاٹ پادری خود تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ مجسٹریٹ موصوف نے بڑے بڑے مہلک امراض کو بہت تھوڑے عرصہ میں آرام کر دیا ہے۔ بہرے اور گونگے دم کے دم میں بالکل تندرست ہو گئے جیسے کبھی شکایت ہی نہ تھی۔ شدید سے شدید درد کو لمحہ بھر میں کھینچ لیا۔ یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور پاسوں (Passes) کے ذریعے سے کئے تھے۔

لندن کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے بھی خوب تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں مفصل طور پر مجسٹریٹ موصوف کے تجربات کی کیفیت لکھی۔ اس کمپنی کے الفاظ یہ ہیں کہ مسٹر گریٹ ریکس کے جسم میں یہ ایسی تاثیر پنہاں ہے جس کے ذریعے سے امراض کو فائدہ پہنچتا ہے

مگر یہ الفاظ ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار شخص کی زبان سے نہیں نکل سکتے جو ناتجربہ کاری کی دلیل ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر چاہیں تو اس تحقیقات کو کو روز اول یعنی ظہور دنیا تک طوالت دے سکتے ہیں کیونکہ جو کتاب آپ اٹھا کر دیکھیں گے' اس میں اس علم کا پتہ ضرور چلے گا۔ خاص کر مذہب ہنود کے متعلق جو کتابیں ہیں اس میں بہت زیادہ جگہ آپ کو ایسی ملے گی جس میں جابجا اسی کا ذکر کیا گیا ہو۔ سب سے پہلے آپ یونانی کتب اٹھا کر دیکھیں گے تو آپ کو مذہبی کتابوں میں انسان کے ہاتھ کی صحت بخش تاثیر کا جگہ بجگہ تذکرہ ملے گا۔

حکیم سوسن جو حضرت مسیح روح اللہ سے 600 سو برس پہلے گزرا ہے اور اپنے وقت کا نہایت عالم فاضل اور حکیم حاذق تھا' وہ ایک مقام پر لکھتا ہے کہ اکثر امراض ایسے ہوتے ہیں جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اکثر اوقات اس کے واسطے کشش نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ الغرض اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ زمانہ سابق میں بھی نیند پیدا کرنے کے لئے رائٹیک پاس ہی خواب مسمریزر لوگوں کی اصلاح ہے' مستعمل تھی۔ اس کے علاوہ اور کاموں کے لئے بھی پاس ہاتھ کا جسم پر یا اس کے قریب پھیرنا متصور ہے۔ مثلاً چھوٹی ہار ٹیرر آئیل یعنی پھیپھڑے یعنی افقی ابلیک اور اس کے علاوہ بہت سی قسمیں ہیں جن کا ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ جو نمبروار کتاب میں آپ کی نذر سے گزرے گی۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے جس کا سلسلہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے' تب سے برابر اس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ خدا نے پیدائشی وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ یعنی بڑے بڑے بزرگوں اور عابدوں' زاہدوں' اولیاؤں کو خداوند کریم کی طرف سے عطا ہوتی رہی ہے۔ گو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں بھی یہ قوت موجود ہے اور جمادات میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس قوت کا جاننے والا اور اس سے کام لینے والا شاذ و نادر ہی

ہوتا تھا اور اگر کوئی شخص ہوتا بھی تھا تو وہ اس علم کو اس طرح پوشیدہ رکھتا تھا کہ اس کے جگر گوشہ' لڑکے تک بھی اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے۔

سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم فقیروں اور تارک الدنیا لوگوں' بزرگوں اور عبادت گزار عابدوں کو عطا فرمایا جس کے ساتھ ان کو یہ حکم دیا گیا کہ بلاامتیاز مذہب ہر ایک مخلوق کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ بزرگ دار دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ چونکہ یہ علم مخفی تھا اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ ہندو مذہب میں اس علم کا اظہار شاستر میں کیا گیا اور اس کے موجد مہاتما پاتجلی جی تھے۔ جنہوں نے یوگ شاستر بنایا اور یوگ شاستر کھٹ شاستروں میں سے ہے جس میں وید کا رانگ ہے جس کو بڑے بڑے مہاتما مثلاً کرشن چندر جیسے یوگی اور دیگر رشی منی پڑھ کر اس پر عمل کرکے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نجات حاصل کی اور لوگوں کو بھی نجات حاصل کرنے کا راستہ بتایا۔ اس کے بعد مسمر نامی انگریز نے جس کا ذکر مفصل اوپر کے باب میں کیا جا چکا ہے' اس علم کو اپنے نام سے لوگوں پر ظاہر کیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام علم مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمر نے اس علم کو عالموں اور مہاتماؤں سے حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے طریقہ پر اس علم کو آراستہ کرکے اس کا نام علم مسمریزم رکھا چنانچہ آج تک صفحہ تاریخ پر یہ علم مسمریزم کے نام سے مرقوم ہے۔ مگر دراصل یہ علم وہی قدیمی علم ہے جسے مسلمانوں میں کشش روحانی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی علم ہے جو آج دنیا میں نئے طریقہ اور نئے نام سے علم مسمریزم مشہور ہوا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر شخص اپنی ناموری چاہتا ہے۔ اسی طرح مسمر نے اس علم کو نئے لباس سے آراستہ کرکے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ مسمریزم مشہور کیا۔

یوں تو اور علم مسمریزم کی بہت سی کتابیں شائع ہوئی ہیں مگر ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کے آگے کل کتابیں ردی ثابت ہوئی ہیں کیونکہ سوائے اس کتاب کے جتنی کتابیں نظر سے گزری ہیں' سب میں کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے' مکمل کوئی کتاب نہیں ہے البتہ اس کتاب میں یہ نقص نہیں ہے۔ اگر کسی کتاب میں طریقہ مہل ہے تو کسی میں عبارت فضول ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ یہ کتاب تمام عیبوں سے پاک ہے جس کو ایک بچہ بھی سمجھ کر اس پر عمل کرکے عامل بن سکتا ہے اور یہی کتاب اور علم کی خوبی ہے کہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائے اور عمل کرنے سے درست ثابت ہو۔ اس کتاب کے عملوں پر عمل کرکے

انسان بہت بڑا عامل بن کر وہ کرشمے دکھا سکتا ہے جو تمام دنیا کو حیرت میں ڈال دے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ آپ خود کتاب ملاحظہ فرما کر ہمارے کلام کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ (پبلشر)

مسمریزم اور اقسام پاس کا مختصر بیان

چونکہ علم مسمریزم میں لفظ پاس کا ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس سے ناظرین کو واقفیت پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر ہم مختلف قسم کے پاسوں کا بیان کرنا ضروری اور لازمی خیال کرتے ہیں۔

1- چھوٹے پاس:

وہ پاس جو جسم کے کسی حصہ پر کیا جائے خواہ اوپر یا نیچے کیا جائے اور جلدی جلدی کیا جائے۔ ان پاسوں کو علم مسمریزم کی اطلاع میں جو خاص طور پر عاملوں میں رائج ہے' مقامی پاس کہتے ہیں۔ جب کبھی اس قسم کے پاسوں کا کسی حصہ جسم کے درد وغیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو ہر پاس کے بعد عامل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کو جھٹک دے یعنی اس کا یہ مطلب ہے کہ عامل کے ہاتھ کو وہ مرض لگ جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کو جھٹک نہ دے تو احتمال ہے کہ وہی مرض عامل کو لگ جائے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا ہے تو اس مقام سے جہاں بچھو نے ڈنک مارا ہے' شروع کرکے انگلیوں کو سرے تک لانا چاہئے اور ہر مرتبہ ہلتی پاس کرنے کے بعد عامل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کو جھٹک دے خواہ دور ہو یا پاس۔ ہاتھ جسم سے مس ہو یا نہ ہو مگر ہاتھ کا جھٹک دینا لازمی ہے۔ اس صورت میں درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہی سوزش جو چڑھنے والے کو ہے' عامل کو لگ جاتی ہے اور وہ شخص تندرست ہو جاتا ہے اور عامل اس کی مصیبت میں گرفتار ہو کر تکلیف پاتا ہے۔

دوسری ہدایت یہ ہے کہ جس وقت تم عمل شروع کرو اس سے پیشتر اس بات کا اندازہ لگا لو کہ زہر نے کس جگہ تک اپنا اثر کیا ہے۔ جہاں تک تمہاری عقل تم کو زہر کا اثر ہونا ثابت کرے' اسے بھی کسی قدر آگے کرکے باندھ دو۔ اس کے بعد اپنا عمل شروع کرو۔ بند باندھنے سے یہ مطلب ہے کہ زہر اور آگے اثر نہ کرے' اسی حد تک رہے۔ ورنہ تم اس جگہ سے جھاڑو اور درد آگے کو ہٹ کر چلا جائے جس صورت میں بند باندھ دیا جائے۔ پھر درد آگے نہ

بڑھ سکے گا اور جھاڑنے سے جاتا رہے گا۔ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ ایسے درد کو دور کرنے کے لئے مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کی چنداں ضرورت لاحق نہیں ہے۔ البتہ اگر جسم کے حصے پر عمل جراحی کرنا مقصود ہو تو مبتدی کو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنا لازمی ہو گا۔ جس وقت مریض پر خوب اچھی طرح خواب طاری ہو جائے اور تم اپنا اطمینان کر لو گے۔ ہاں اب مریض اچھی طرح غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرنا لازم ہے۔ اگر کچھ شک و شبہ ہو تو تاوقتیکہ وہ شبہ کامل یقین سے نہ بدل جائے اس وقت تک عمل جراحی شروع کرنا لازم نہیں ہے۔

جس وقت خواب مریض پر اچھی طرح طاری ہو جائے تو اس وقت اس حصہ جسم پر چند مرتبہ چھوٹے چھوٹے پاس اور وہ بھی جلدی جلدی کرنے لازمی ہیں۔ مگر اس موقعہ پر ہاتھ کو بجائے جھٹکا دینے کے ایک پانی کے پیالہ میں ڈالتا جائے۔ کیونکہ جھٹکا دینے سے مریض پر اثر نہ ہو گا۔ پیالہ ایک چینی کا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لے۔ جس وقت پاس کرے تو ہاتھ کو پانی پر پھراتا جائے جس سے عامل محفوظ رہے گا اور وہ پانی اس اثر کو جذب کر لے گا۔ جب تم پاس کرو گے تو مریض پر خواب طاری ہو گا اور وہ سو جائے گا۔ اس کے بعد تم اس حصہ پر پاس کرو جس پر تمہیں عمل جراحی کرنا مقصود ہے۔ جب پاس کر چکو اور اطمینان کر لو کہ اب مریض بالکل غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرو۔ وہ حصہ جس پر پاس کیا گیا ہے' بالکل بیکار ہو جائے گا جس سے مریض کو قطعی تکلیف محسوس نہ ہو گی۔ مشاق شخص کو ضرورت نہیں' وہ فوراً دو چار پاس کرنے کے بعد یہ بات معلوم کر سکات ہے کہ آیا مریض بے حس ہے یا نہیں۔ اگر مریض تیز حس ہے تو صرف چند پاس کافی ہو سکتے ہیں جس سے عضو بے حس ہو سکتا ہے جس پر عمل کرنا مقصود ہے۔ ورنہ اگر مریض طاقتور ہو گا تو زیادہ پاس کی ضرورت لاحق ہو گی۔ اس کا اطمینان دیکھنے پر موقوف ہے۔ عامل کو لازم ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھ کر پاس کرے جس قدر پاس کی ضرورت ہو یا جتنے پاس میں مریض بے ہوش ہو سکے' اتنے پاس کر لے۔ اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

2- طویل پاس:

لمبی پاس یعنی از سر تا پا جو بیٹھے ہوئے معمول پر کئے جاتے ہیں' وہ طویل پاس کہلاتے ہیں

اور جو پلنگ پر لٹا کر کئے جاتے ہیں' ان کو افقی یا دراز پاس کہتے ہیں۔ اکثر لوگ مقناطیسی پاس بھی کہتے ہیں۔ ان کے ذریعے معمول و مریض پر خواب مقناطیسی طاری اور وہ بھی گہرا کیا جاتا ہے۔
ایسے پاس بہت اثر رکھتے ہیں۔ ایسے پاس سلب یا جذب امراض کے لئے ہی کئے جاتے ہیں۔
اس میں ہاتھ کو جسم سے مس نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ہمیشہ ہاتھ جسم مریض سے علیحدہ رکھا جائے۔

3- کشش پاس:

یہ وہ پاس ہے جس میں عامل کو قوت ارادی سے بہت بڑا کام لینا پڑتا ہے۔ ان پاسوں کی یہ غرض ہے۔ گویا معمول فاصلے پر ہے اور عامل اس کو اپنی کشش کے ذریعہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ عمل کرتے وقت عامل کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے اور معمول کے درمیان ایک قدرتی رسی ہے' جو علم کے ذریعے معمول کو اس کی طرف کھینچ رہی ہے اور اس رسی کا ایک سرا عامل کے سینے میں اور دوسرا معمول کے سینے میں ہے۔ دونوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ عامل اپنے خیال میں اسی رسی کو دونوں ہاتھ بڑھا کر پکڑتا ہے اور پھر اس رسی کو آہستہ آہستہ اپنی جانب کشش کرتا ہے۔ اس حالت میں مٹھی بند نہیں رکھی جاتی ہے بلکہ انگلیاں کسی قدر آگے کی طرف جھکی ہوتی ہے۔ اگر عامل کی قوت ارادی مضبوط اور مستقل ہو تو معمول خواہ کسی قدر فاصلے پر ہو اور چاہے جس قدر رکاوٹیں ہوں۔ معمول پر ضروری اور لازمی اثر ہوتا ہے۔ اکثر مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کھینچتے کھینچتے قریب آ کر دفعتاً عامل سے ٹکرا جاتا ہے۔ ایسے عمل کے وقت عامل کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ ایسے پاس اکثر جلسوں اور تماشوں کے موقعہ پر بہت لطف دیتے ہیں۔

4- دافع پاس:

یا پاس گویا کشش پاس کا دفعیہ ہاتھ کی ہتھیلی معمول کی جانب کر کے اس کی انگلیاں کسی قدر خم کھائے رہیں۔ ہاتھ بڑھا کر اس طرح ہاتھ کو حرکت دو گویا تم ہاتھ کے ذریعے اپنے سامنے والے کو دھکا دے رہے ہو۔ فوراً اس کا اثر ظاہر ہو گا اور وہ شخص ہٹ جائے گا۔
لوگوں کا یہ خیال درست ہے کہ ہاتھ اور نظر کے ذریعے صدہا مریضوں کا علاج ہوتا ہے اور مریضوں کو صحت ہوتی ہے جس طرح ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے اسی طرح

اس کا دفعیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو جانور وغیرہ پر خارج بھی کیا جا سکتا ہے' یہ میرا تجربہ ہے۔

اصول مسمریزم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

معمول بالغ اور نوجوان ہو' خوبصورت ہو' خواہ مرد ہو یا عورت' مذہب سے کوئی تعرض نہیں ہے۔ نیک نیت' فیاض' سخی' رحم دل ہو۔ جھوٹ اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا بھالا ہو' بیوقوف نہ ہو' کسی قسم کا نشہ کرنے کا عادی نہ ہو' گول پیشانی' چوڑا سینہ' رسیلی آنکھیں ہوں۔ وہ معمول بہت اچھا معمول ہو سکتا ہے۔

عامل کے اوصاف

عامل بالغ ہو' جوان ہو' خوبصورت ہو' مرد زیادہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ مذہب خواہ کوئی ہو' نیک چلن ہو' بدنگاہ نہ ہو' خراب عادت نہ رکھتا ہو' نشہ باز نہ ہو' چودخوار نہ ہو' حرامی نہ ہو' جھوٹا فریبی نہ ہو' ظالم نہ ہو' خدا کا سچا پرستار ہو' عقلمند ہو' ہوشیار ہو' تجربہ کار ہو' مستقل مزاج ہو' جلد باز نہ ہو' فیاض ہو' کسی کا بُرا نہ چاہے' مظلوموں کو نہ ستائے' علم سے خلاف حکم خدا و قانون کام نہ کرے۔ خلاف وضع فطری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کرے گا تو عمل تو ضرور اس کو کامیاب کرائے گا مگر ساتھ ہی اس علم کی بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیاناس ہو جائے گا۔ مرتے وقت کتے کی موت نصیب ہو گی۔ دونوں جہاں میں اس شخص کا منہ کالا ہو گا۔ اس لئے عامل کو لازم ہے کہ عمل کو نیک کام میں مصروف کرے۔ خلق خدا کو فائدہ پہنچائے' خود تکلیف اٹھائے تو خود بھی نیک بدلہ پائے۔

معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر بیس سال کے اندر ہو تو اثر جلدی ہو گا۔ معمول حسین' خوبصورت' نازک اندام' مہ جبین' چھریرے بدن کا ہو' کسی عضو میں عیب نہ ہو' نشہ کی چیز کا استعمال نہ کرتا ہو'

بالغ ہو یا نابالغ' شادی شدہ نہ ہو تو بہتر ہے۔ اگر ہو تو چنداں مضائقہ بھی نہیں ہے۔ اگر مرد ہو تو خیر اور اگر عورت ہو تو بہت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو' پاک صاف رہتا ہو' رنگ کندن یا گورا ہو' سیاہ رنگ پر اثر کم ہوتا ہے۔ سخت دل نہ ہو' موٹا تازہ نہ ہو' ظالم نہ ہو' زیادہ غصہ ور نہ ہو' ہنس مکھ ہو' پاک دامن ہو' اگر عورت ہو تو باکرہ نہایت ہی ٹھیک ہے کیونکہ وہ دنیاوی کثافت سے پاک صاف اور بے خبر ہو گی' اس پر جلدی عمل کا اثر ہو گا۔

اصول مسمریزم

عامل اپنے معمول کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ عامل اپنے معمول کو توجہ سے بے ہوش کر دیتا ہے۔ بعد بے ہوش کرنے کے اس سے اپنے مطلب کے سوال کرتا ہے۔ دور دراز ملکوں کی باتیں معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے علاج دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں' ثابت ہوتی ہیں۔ معمول کو لازم ہے پاک رہنے کا زیادہ خیال رکھے۔ عامل پر فرض ہے کہ اپنے معمول کی طبیعت کا پابند ہو۔ خلافِ طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول سے کئی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کئی قسم کے سوال کئے جائیں تو غلط ہو جاتی ہے۔ مثلاً ابھی دریافت کیا کہ فلاں ملک میں اس وقت کیا ہو رہا ہے' اس کے بعد دریافت کیا کہ اس بیماری کا کیا علاج ہے تو ضرور ہے کہ معمول کا خیال غلطی کر جائے گا۔ اس لئے ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال کرے' اس میں نہ معمول غلطی کرتا ہے نہ عامل جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

دوئم یہ کہ جس وقت معمول اپنے عامل سے بیدار اور ہوشیار ہونے کی درخواست کرے تو فوراً اس کو ہوشیار کر دے اور ہوشیار کرنے سے پہلے معمول کو یقین دلا دے کہ میں تیری درخواست کو منظور کر کے تجھے بیدار کرتا ہوں تو اطمینان رکھ اور فوراً ہوشیار کر دے۔ معمول کو بے ہوش اور ہوشیار کرنے کا بیان آگے کیا جائے گا۔

ایک غرض اور تمہید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ یہ کہ یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی چکا ہے کہ علم مسمریزم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مصر کے باشندوں نے اس علم میں نہایت کمال پیدا کیا ہے۔ مصری قوم دنیا کی نہایت قدیمی قوم ہے اور تاریخ کے صفحہ ان کے عجیب و غریب کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔ مصریوں کے معبدوں' مندروں اور مقدس مقاموں کی صدہا ایسی تصویریں آپ کو ملیں گی جس سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عامل اپنے معمول پر مسمریزم کا علم کر رہا ہے۔ اکثر ایسی تصویریں ملیں گی جن کی یہ کیفیت ہو گی کہ ایک شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے جس کے ہاتھ کی تین انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے نیچے دبی ہوئی۔ یہ خواب مقناطیسی معمول پر طاری کرنے کا طریقہ ہے جس کو تصویر کے ذریعے مصریوں نے بنایا ہے۔ یہ طریقہ نہایت زبردست طریقہ ہے۔

مسٹر واروٹن صاحب مشہور و معروف عامل اپنی کتاب "کرینٹ اینڈ کواس" میں تحریر فرماتے ہیں کہ علم مسمریزم کو جس قدر مصریوں نے سمجھا ہے' دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ مسمریزم کی تاثیروں کا ذکر درج ہے بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کے لئے کمرے اور مکان بنائے ہیں جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان طبی طریقہ پر تعمیر کئے اور سجائے گئے ہیں۔ میں نے ایک مکان دیکھا جس میں ایک تصویر لگی تھی۔ اس تصویر کی یہ کیفیت دکھائی گئی تھی کہ عامل اپنے معمول پر علم مسمریزم کر رہا ہے اور علم مقناطیسی کے ذریعے ایک شخص دوسرے کو بے ہوش کر رہا ہے۔ اس کے سر کی طرف یعنی معمول کے سر کے نیچے ایک خدمتگار کھڑا ہوا ہے اور خدمتگار نے مریض کے سر کو اپنے ہاتھوں کا سہارا دے رکھا ہے۔ جس کا یہ مطلب سمجھایا گیا ہے کہ جس وقت معمول پر خواب طاری ہو گا تو وہ بے خود ہو جائے گا اور گرنے سے اس کے ضرب آنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس احتیاط کے واسطے خدمتگار کھڑا ہے کہ فوراً اس کو سنبھال لے اور گرنے نہ دے۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ مصریوں کا دی ایبیسی کا مندر صرف علم مقناطیسی اور امراض کے رفع اور دور کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ پرانی تاریخیں صاف طور پر اس بات کی شہادت

دے رہی ہیں اور قدیم یادگاروں سے اور وہاں کے اسبابوں سے صاف صاف اس امر کا ثبوت ملتا ہے اور وہ چیزیں ہی صحیح اور پکی شہادتیں ہیں جو زبان حال سے تمام باتیں بیان کر رہی ہیں۔

اکثر عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا حوالہ دیا ہے کہ اس مندر یا معبد میں جو جو مریض آتا تھا' وہ صحت یاب ہو کر جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں مایوس العلاج اشخاص جن کو طبیبوں نے صاف جواب دے دیا تھا اور جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے' وہاں آکر صحت کلی پائی ہے۔ ہزاروں اندھے' سینکڑوں گونگے اور لاتعداد ایسے مریض جن کے جسم سن ہو چکے تھے' اس مندر میں داخل ہو کر صحت پائی ہے۔ روتے آئے' ہنستے اپنے گھر گئے۔ غرض اس طول طویل تقریر سے میرا مقصد یہ تھا کہ دنیا کی ہر ایک قوم میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کریں گے تو آپ کو میرے کلام کی تصدیق ہو جائے گی اور فوراً پتہ لگ جائے گا کہ واقعی دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثر شادی وغیرہ کے موقعہ پر جس کو آج کل کی نئی روشنی والے فضولیات خیال کرتے ہیں' اس علم کا عمل کیا جاتا تھا اور قریب قریب اس کا استعمال ضروری اور لازمی خیال کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے کے ساتھ وہ باتیں بھی بدل گئیں اور اب یعنی اس نئی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو حماقت کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ جو لوگ اس کو حماقت کہتے ہیں' ان کے بزرگ جو اس حماقت پر عملدرآمد کرتے تھے' وہ بھی احمق اور گاؤدی تھے۔ اگر ایسا تھا اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں تو اس کے جواب میں ہمارے پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جو کچھ کیا گیا' وہ بالکل درست اور نہایت عقلمندی کے اصول پر قائم تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے کہ یہ سائنس سب سے پہلی اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل کوئی سائنس نہ تھی۔ پس جاننا چاہئے کہ انیمل میگنیزم علم طب کی کنجی یا اطباء کی کامیابی کا راز ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے علم طب کو اتنا بڑا عروج حاصل ہوا جو آج کل آپ لوگوں کے پیش نظر ہے۔ یہی وہ ستون ہے جس کی بنا پر مذہبوں کا مکان قدیم ہے۔ مذہب کے ایجاد کرنے والوں کی اعلیٰ طاقت یہی مسمریزم تھی۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہو گی کہ طب اور اس کے ہمسر مذہب ہی ہیں جو سب سے قدیم ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں جن کا ثبوت ہمارے پاس کافی سے بھی زیادہ موجود ہے۔ اگر ہم اس جگہ تفصیل کے ساتھ لکھیں تو ایک

کتاب علیحدہ اس مضمون کے واسطے درکار ہو۔ اس وقت ہمیں کتاب لکھنا مقصود ہے اس لئے ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اتنا امور ناظرین کو معلوم رہے کہ مسمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جادو آ جاتا ہے یا یوں کہئے کہ مسمریزم کے آخری مرحلوں کا ہی نام سحر یا جادو ہے۔

طریق عمل یا مسمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کے لئے مسمریزم صحت بخش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دلوں میں یہ بات جگہ پا گئی ہے کہ مسمریزم سے صرف نروس بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے مگر نہیں یہ خیال غلط ہے۔ مسمریزم سے کل بیماریوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اس کا اثر ہوتا ہے مگر نہیں۔ ہم زور اور دعوے کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ مسمریزم ہر شخص پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر شخص ہر مرض اور اس کے مریض کو مؤثر ہونا لازمی ہے جس کے ثبوت ہمارے پاس کافی واقعات موجود ہیں اور ناظرین کو ملاحظہ اور تجربہ سے خود بخود اس بات کا یقین ہو جائے گا۔ اس علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں' جملہ امراض کو نفع پہنچتا ہے۔ لندن کے ہسپتالوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے جو خاص اسی کام کے لئے کھولے گئے ہیں تو آپ کو خود بخود معلوم ہو جائے گا' وہ لوگ صرف مسمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔

لندن مسمیرک الفرمری کو قائم ہوئے تیس برس کے قریب ہوا۔ اس عرصہ میں اس ہسپتال میں لاکھوں بنی نوع انسان تکلیف زدہ آتے اور شفایاب ہو کر چلے جاتے ہیں۔ جن مریضوں کو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا' ان کو یہاں سے شفاء کلی حاصل ہوئی۔ یہی شفاخانہ ہے جس میں اندھوں کو آنکھیں' گونگوں کو زبان اور لنگڑوں کو ٹانگیں ملی ہیں۔ گزشتہ سالوں کی رپورٹیں دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو کہ کس قدر مریض اس ہسپتال سے صحت پا کر نکل چکے ہیں اور کن کن دشوار مرضوں اور لاعلاج مریضوں کا اس جگہ علاج کیا گیا اور اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

مشق پہلی

ایک سفید کاغذ لے کر اس پر سیاہی سے ایک گول نشان بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔ اس کاغذ کو دیوار میں آویزاں کر دو اور اس کے مقابلہ بیٹھ کر اپنے کو خیالات دنیاوی سے پاک صاف کر کے ہمہ تن اسی کی طرف اپنی ساری توجہ کو قائم کر دو اور اس سیاہ نشان کو یکساں اور برابر دیکھتے رہو۔ مگر اس طرح کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے اور جب تک تمہاری نظر قائم رہ سکے، اس وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر قائم نہ رہے اور آنکھ میں پانی آنے لگے اس وقت دیکھنا موقوف کر دو۔ اسی طرح روزمرہ اپنی پریکٹس بڑھاؤ، یہاں تک اپنی مشق بڑھاؤ کہ ایک گھنٹہ تک تمہاری مشق پہنچ جائے اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے دیکھ سکو۔ اس کے واسطے آسان طریقہ یہ ہے کہ کاغذ کو دیوار میں یا چھت میں لٹکا دو اور شمال کی طرف منہ کر کے دو زانو بیٹھ جاؤ۔ اپنے خیالات کو ایک جامع کر کے جب یکسوئی حاصل ہو جائے تو اس سیاہ داغ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ آنکھ نہ جھپکے۔ جب تمہارا عمل پختہ ہو جائے گا تو وہی سیاہ نشان رفتہ رفتہ رنگ تبدیل کرنے شروع کر دے گا۔ یہاں تک کہ تم کو رنگ برنگ کے رنگ اس میں نظر آئیں گے۔ کبھی سفید، کبھی سبز، کبھی سرخ، کبھی نیلا۔ اگر اس عرصہ جب تک مشق کر رہے ہو گے، تمہاری آنکھیں بھی بند ہو جائیں گی تب بھی تم کو وہی نظر آئے گا جو تم کو آنکھیں کھلی ہونے پر نظر آتا تھا۔ کبھی ایسا ہو گا کہ وہ سیاہ نشان سنہرا سورج نظر آئے گا اور کبھی روشن چاند اور کبھی یک لخت تمہاری نظر سے اوجھل ہو جائے گا جس وقت مذکورہ باتیں پورے طور پر عمل میں آنے لگیں تو سمجھ لو کہ تمہارا عمل پختہ ہو گیا۔ اس وقت دوسری مشق شروع کرو۔

دوسری مشق

کوئی چیز اپنے مقابل رکھ کر اسی کو اپنا معمول تصور کر لو۔ اپنے خیالات کو جمع کر کے قائم کر لو۔ اپنی توجہ کو اسی کی طرف متوجہ کر دو اور ساتھ ہی اپنی قوت جاذبہ اس پر ڈال کر اس خیال میں ہمہ تن مصروف ہو جاؤ اور اپنے ذہن میں اس بات کو پختہ طور پر جگہ دو۔ کہ میں اپنی کشش سے اپنے معمول کو بے ہوش کر رہا ہوں اور اپنا نُور عمل اس کے دماغ میں داخل کر کے

اسے سلا رہا ہوں۔ جب کچھ عرصہ تمہیں اس طرح گزر جائیں تو لمبا سانس لینا شروع کرو اور پاس کرتے وقت انگلیوں کے سرے نیچے کی طرف کو جھٹکے رکھو اور یہ خیال رکھو کہ اس چیز کے ساتھ تمہاری انگلیاں نہ مس ہوں اور زیادہ فاصلہ پر بھی نہ ہوں اور پاس کرتے وقت یہ خیال تمہارے دل میں ہونا ضروری ہے کہ جو نُور تم معمول کے دماغ میں ڈال چکے ہو اس کو اب تمام جسم میں پھیلا رہے ہو۔ اس مشق کو بڑھاتے جاؤ جہاں تک تم ایک سو پچاس پاس کرنے لگو اور یہ بھی خیال رکھو کہ ایک منٹ میں کم سے کم تین پاس ضرور ہونے چاہئیں۔ نہ اس سے زیادہ جلدی ہو اور نہ بہت دیر۔ اس کے مساوی ہونا چاہئے۔

تیسرا سبق یا تیسری مشق

جب یہ بھی عمل پختہ ہو جائے تو تیسرا عمل شروع کرو۔ تیسرا عمل سانس سے متعلق ہے۔ عمل کرتے وقت عامل کو پالتی مار کر بیٹھنا چاہئے اور سر بالکل سیدھا رہے۔ ذرا خم نہ ہو اور کمر بھی اسی طرح سیدھی رہے کہ ذرا بھی جھکی ہوئی نہ ہو۔ اپنی آنکھوں کو بند کر کے کسی جاندار چیز پر خیال جماؤ اور اپنے دل میں اس کا تصور کرو۔ پہلے پہل جاندار چیز پر عمل کرنا چاہئے۔ ہاں جب عمل پختہ ہو جائے، پھر بے جان پر بھی کر سکتے ہیں مگر پہلے نہیں۔

جب تم اپنے خیالات جمع کر چکو، سیدھے نتھنے سے ایک گہری سانس لو جس کو دیر تک برابر کھینچتے رہو۔ جب خوب اچھی طرح سانس بھر جائے تو پھر اس کو آہستہ آہستہ بائیں نتھنے سے خارج کر دو۔ تھوڑی دیر میں سانس کو اپنے شکم میں روک کے پھر خارج کرو۔ اسی طرح 17 دفعہ سانس کو کھینچو اور خارج کرو اور اس مشق کو سات روز تک برابر جاری رکھو۔ ایک دن میں دو مرتبہ اس مشق کو ضرور کیا کرو۔ یعنی صبح اور دوپہر کے وقت کھانے کے ہضم ہونے کے بعد۔ جب سات یوم گزر جائیں تو دوسرا علم شروع کرو یعنی اس طرح ایک گہری سانس لئے جاؤ جو کم از کم تین سیکنڈ تک برابر کھینچتے رہو اور تین سیکنڈ تک روک کے رکھو اور تین ہی سیکنڈ تک خارج کرو۔ یہ بھی کم از کم چودہ روز کرنا چاہئے اور مذکورہ بالا ترکیب سے اس کو بھی کرو۔ ایک بار میں چودہ سانس لو اور چودہ یوم تک کرو۔ جب چودہ یوم گزر جائیں اور عمل ختم ہو جائے تو پھر اسی طرح سانس کی تعداد کو بڑھاتے رہو جس سے اس قدر مہارت پیدا ہو جائے گی کہ جس چیز کا

تصور باندھو گے' اس کے متعلق یہ معلوم ہونے لگے گا کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اس کے یعنی عامل کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے اور اس کا حکم بجالانے کو بالکل مستعد ہے۔ بس سمجھ لیجئے کہ اس کا عمل پورا ہوا اور وہ اس چیز پر قابو حاصل کر چکا ہے' اس کو نیک طریقہ پر استعمال کرنا چاہئے۔

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ عمل کرنے میں وقفہ ایک یوم کا بھی نہ ہو ورنہ عمل میں خامی رہ جائے گی بلکہ تمام محنت جس قدر کر چکا ہو گا' رائیگاں جائے گی اور نئے سرے سے پھر محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہئے' جس مکان میں عمل پڑھا جائے وہ بھی صاف ہو اور خوشبوؤں سے معطر ہو۔ عامل بھی خوشبو جات کا استعمال کرے۔

تسخیر ہمزاد کا طریقہ

اکثر لوگوں کو یہ وہم سوار ہو گیا ہے کہ ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لئے اکثر بُرے اور بداعمال کرنے پڑتے ہیں جس سے مذہب کو خیرباد کہنا پڑتا ہے مثلاً بیت الخلاء میں بیٹھ کر عمل پڑھنا' بلاغسل رہنا' مسان وغیرہ میں جانا' قبروں سے مُردے نکالنا وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ سب غلط اور محض غلط ہے۔ اس پر طرہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمزاد انسان کے قبضہ میں آ جاتا ہے تو الٹا عمل کو ہی ستاتا ہے اور زندگی سے حیران کر دیتا ہے اور مرتے وقت بھی انسان سے بدسلوکی کرتا ہے۔

یہ جو کچھ بیان لوگوں نے گھڑ رکھے ہیں' یہ درست ہیں مگر تسخیر کے واسطے نہیں۔ دراصل اس عمل کا نام سفلی یا جادو ہے۔ جو دراصل غلیظ چیزوں سے اپنی غذائیت حاصل کرتا ہے اور اس کے مؤکل ایسی ہی الٹاؤ سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر اس علم سے اور تسخیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تسخیر عمل روحانی ہے جو پاک علم سے کیا جاتا ہے۔ ناپاک چیز اس کے پاس تک پھٹکنے نہیں پاتی ہے اور کجا کہ خود انسان ناپاک ہے۔ یا بیت الخلاء میں عمل پڑھے۔ استغفراللہ ربی توبہ یہ سب چنڈو خانہ کی گپ ہے۔ جو یار لوگوں نے گھڑ لی ہے۔ جب آپ لوگ تسخیر کا قاعدہ معلوم کریں گے تو خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ میرا کلام کہاں تک اعتبار کے قابل ہے۔ آگے ملاحظہ ہو' سب حال خود بخود معلوم ہو جائے گا۔

ہمزاد اور اُن کی قسموں کا بیان

ہمزاد بھی کئی قسم کا ہوتا ہے جس کا حال آپ کو اسی باب میں معلوم ہو گا۔

پہلی قسم: ہمزاد ایک جسم لطیف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو جسم عام طور پر آنکھ سے نظر آتا ہے' وہ جسم خاکی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جسم لطیف کہا جا سکتا ہے اور اسی کو مجسم بھی کہہ سکتے ہیں۔ روح کا اس جسم میں قید رہنا انسانی زندگی ہے۔ گویا جسم انسانی پنجرہ اور روح ایک پرند چڑیا ہے جو اس میں قید ہے۔

ایک روحانی عالم کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے موافق جسم کو تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر پل جھپکنے میں جا سکتا ہے۔ کسی خارجی امداد کی مدد کے بغیر ہزاروں کوس کا فاصلہ طے کر سکتا ہے۔ گو یہ بات ظاہراطوار پر کسی قدر ناممکن ہو مگر انسان سے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے۔ کوشش سے خدا تک مل جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ کبھی نہیں' ممکن ہے اور ضرور ممکن ہے۔ سنیئے' مسلمارف صوفی بزرگ اس کو جسم لطیف یا روحانی کرشمہ' روحانی جسم کو جسم لطیف کہتے ہیں اور ہندو یوگی لگ شریرہ سو کشمہ شریر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو دھرم کی کتابوں میں لکھا ہے' اپنے اپنے بزرگوں سے اکثر روائتیں اس قسم کی سنی ہوں گی کہ اگلے زمانے میں کسی بادشاہ یا حاکم نے فلاں فقیر یا بزرگ کو قید کر دیا اور تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور کچھ عرصہ کے بعد اس کو پھر شہر میں آزاد پھرتے پایا گیا۔ جب کوٹھڑی کھول کر دیکھا تو فقیر اندر موجود تھا۔ یا کوئی شخص ابھی کلکتہ سے ریل میں سوار ہو کر آیا جس فقیر کو اس نے کلکتہ میں چھوڑا تھا' اس کو دہلی میں آ کر یہاں بھی اسی طرح پھرتے دیکھا۔ لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فقیر تو عرصہ سے دہلی میں رہتا ہے' کبھی باہر نہیں گیا۔ اس شخص کو سخت تعجب ہوا۔ جو اپنے چلنے سے پیشتر اس کو کلکتہ میں دیکھ کر آیا ہے۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ کبھی دہلی کے باہر نہیں گیا۔ اگرچہ بہت لوگ اس بات کو تسلیم کریں گے اور خاص کر وہ لوگ جو فلاسفی اور منطق اور سائنس کے اندھا دھند شیدا ہیں' وہ لوگ ہرگز اس روایت کے قابل نہ ہوں گے مگر ہم صاف اور زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ صحیح اور حرف بہ حرف صحیح' درست اور لاکھوں میں درست ہے۔

کیونکہ جو شخص روحانی کمالات کا حامل ہے' وہ اپنے جسم لطیف کو رہ ایک جگہ منتقل کر

سکتا ہے۔ اپنے مقید جسم کو قید کے باہر بھی نکال سکتا ہے اور دور دراز ممالک میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ اس کو یہاں موجود پائیں گے اور وہاں کی مخلوق وہاں حاضر دیکھے گی۔ یہ سب کچھ جسم لطیف کو کر سکتا ہے' مادی جسم کو نہیں کر سکتا۔ نہ مادی جسم کو قبر کے باہر نکال سکتا ہے اور کام زندہ آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اصلی جسم وہ ہے جو کوٹھڑی کے اندر کھولنے پر پایا گیا اور دوسری قسم ایک اور ہے جو جسم خالی ہے وہ آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پایا گیا۔ یا اپنے کلکتہ میں دیکھا اور پھر دہلی میں بھی موجود تھا۔ وہ کیا تھا' جسم خیالی۔ ہندو لوگ اس کو مایا روپ بھی کہتے ہیں جس کی اصلیت اس طرح ہے کہ عامل اپنی قوت ارادی سے اپنے مختلف جسم لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ اس جسم میں اور اصل جسم میں بالکل تمیز نہیں ہو سکتی اور اسی طرح ایک ہی وقت میں کسی جگہ خود کو موجود دکھا سکتا ہے اور مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ قسم پہلی قسم یعنی جسم لطیف سے درجہ کمتر ہے' درجہ اعلیٰ نہیں۔ اسی کا نام نظربندی بھی ہے۔ یعنی عامل ایک ہی چیز کو مختلف شکل میں لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے قلب کی یکسوئی اور قوت ارادی (اپنے خیال و اعمال پر غالب آنا) حاصل کرنی ضروری اور لازمی ہے۔ لہٰذا ہم پہلے اسی کو بیان کرتے ہیں۔

قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں:

جو کام شروع کرو' اس میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ رہے چاہے کوئی تم کو اذیت بھی دے تو تم اس کو بھی محسوس نہ کر سکو۔

اگر اور لوگ وہاں موجود بھی ہوں تو تم اس درجہ محو ہو جاؤ کہ تمہیں ان کی موجودگی کی خبر نہ رہے اور تم کو یہ معلوم ہو کہ میرے سوا یہاں اور کوئی نہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہو گی مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائے گی کیونکہ جب تم کو اس کی عادت ہو گی تو یہ تمہاری عادت میں داخل ہو کر معمول بات ہو جائے گی۔ ایک عشق حقیقی کے سرشار کی زبان سے میں نے خود یہ کلمہ سنا ہے کہ عشق مجازی اور بت پرستی صرف اس لئے عارف لوگ اختیار کرتے ہیں کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو۔ کیونکہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ جو شخص مجازی معشوق کے ناز نہ برداشت کر سکا۔ وہ حقیقی

معشوق کی نازبرداری کس طرح کر سکتا ہے اور جو مزاجی عشق میں پورا اترا' وہ حقیقی کو ضرور حاصل کرلے گا۔

پس جو شخص یکسوئی قلب حاصل کرلے گا اس کے نزدیک تمام چیزیں حاصل کرنا بالکل سہل ہے اس لئے لازم ہے کہ پہلے اسی کی مشق کرو۔ سب سے پہلے یکسوئی حاصل کرو۔

اس علم کے حاصل کرنے والے کو لازم ہے کہ سب سے پہلے کوئی چیز لے کر اس پر اپنی نظر جمائے۔ اس طریقہ سے آنکھوں کا مقناطیسی اثر خارج ہو جائے گا اور اس کی مقدار اس چیز کے موافق رہ جائے گی۔

مثلاً چمکدار چیز پر نظر کو قائم کرنے سے ایسا اثر پیدا ہو گا کہ خود عامل بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکے گا اور کبھی ایسا بھی ہو گا کہ اس کی بیرونی خواہش معطل ہو جائے گی۔ اگر کوئی گول چیز یا اناج کا دانہ اس کام کے لئے مقرر کیا جائے تو اور بھی مناسب ہے۔

ایک اور طریقہ جو اہل یورپ کا نو ایجاد طریقہ ہے' سب سے سہل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک کاغذ ایک فٹ مربع لے کر مگر سفید اور موٹا ہو۔ اس کو بالکل سیاہ کر لو اور ایسا سیاہ کرو کہ کسی جگہ سفیدی کا نام برائے نام بھی باقی نہ رہے۔ اس کاغذ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ دیوار میں لگا دو۔ اس طرح کہ ہر وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس کاغذ اور تمہاری آنکھوں کے درمیان کا فاصلہ ایک انچ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کے مرکز تک ایک افقی خط مستقیم کھینچا جائے تو داغ ایک انچ ابھرا رہے۔ پس اس داغ کی طرف نظر اٹھا کر متواتر دیکھتے رہو مگر دیکھتے ہوئے سانس صرف ناک سے لو اور منہ کو بند رکھو اور یہ بھی خیال رکھو کہ تمہاری پلک نہ جھپکے۔ جب تم یہ عمل شروع کرو گے تو پہلے پہلے ذرا تکلیف محسوس ہو گی مگر یہ باتیں ہرگز اندیشہ ناک نہیں ہیں۔ جس وقت تک تم برداشت کر سکو' دیکھو باقی چھوڑ دو۔ اسی طرح روزانہ کرنے سے تمہاری طاقت بڑھ جائے گی اور تم پورے طور پر کامل ہو جاؤ گے۔

مذکورہ بالا مشق کے فائدے یہ ہیں کہ جو آدمی غبی الحس ہو گا' اس کو تو کچھ عرصہ روشنی ہی نظر آئے گی مگر برخلاف اس کے جو آدمی ذکی الحس ہو گا' اس کو یکسوئی قلب حاصل ہوتے ہی روشنی میں داغ سفید معلوم ہو گا اور رفتہ رفتہ وہی داغ سفید بادلوں کی صورت اختیار کرلے گا اور اس کے بعد تارے نظر آئیں گے۔ آخر روشنی کے بعد اسی روشنی کی شعاعیں بن جائیں گی اور ایسا معلوم ہو گا گویا یکایک نظر کے آگے سے ایک بڑا بھاری پردہ اٹھ گیا۔ عجائبات کا مشاہدہ

ہونا شروع ہو گا۔ بس اسی سے مراقبہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روشن ضمیری ہے۔ جو آدمی غبی الحس ہوں ان کو لازم ہے کہ گھبرا کر چھوڑ نہ دیں بلکہ اس داغ کو اس وقت تک دیکھتے رہیں جب تک وہ سیاہ سطح کل روشن نہ ہو جائے۔ اس سے ان کی مقناطیسی قوت بڑھ جائے گی اور قلب کو یکسوئی حاصل ہو گی۔

ہمزاد کو تسخیر کرنے کا پہلا طریقہ

شراب کی ایک بوتل لے کر اس کو اپنی داہنی بغل میں دباؤ مگر اس طرح کہ اس کا منہ آگے کی طرف رہے اور اس وقت تک جبکہ سورج نکل کر اچھی طرح اونچا ہو چکا ہو اور تمہارا عکس یا سایہ جو تمہارا سر ہو' تمہارے قدموں سے کم از کم چار گز کے فاصلے پر ہو اور تاریخ شنبہ یا یک شنبہ کو کسی کھلے میدان میں جاؤ مگر ایسا میدان ہو جہاں دیگر آدمی کا گزر ہو سکے اور عمل پڑھنے کے واسطے کوء مخل نہ ہو سکے' تخلیہ ہو۔ اپنی پشت کو مشرق کی جانب رکھو اور پہلے یہ معلوم کرو کہ تم سے 20 یا 25 قدم کے فاصلے پر کوئی پیپل کا درخت ہے کیونکہ اس کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ بعدازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر جماؤ اور جب تمہاری نظر اچھی طرح جم جائے تو بلا کسی دوسری طرف دیکھنے کے یہ اسم پڑھو:

صَہمْ ذَاتِ الشَّیَاطِیْنْ

اس عمل کو ایک گھنٹہ کامل پڑھتے رہو۔ اس کے بعد نظر اٹھا کر سامنے والے پیپل کو دیکھنا چاہئے۔ اس وقت تم کو پیپل کی چوٹی پر ایک بے ڈول سایہ نظر آئے گا۔ بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی تیز ہو۔ اسی طرح وہ شکل روزبروز قریب ہوتی جائے گی اور نیچے اترتی آئے گی حتیٰ کہ چالیس روز میں وہ شبیہ تمہاری صورت میں تمہارے سامنے آئے گی۔ اس وقت داہنے ہاتھ سے شیشی کا کاک کھول کر بائیں ہاتھ سے بوتل اس کے منہ سے لگا دو۔ بعض آدمی آخیر یا دوران عمل میں خود شراب پی جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا عمل ادھورا رہ جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے جس سے تمہارا ہمزاد تمہارے قابو میں آ جائے گا۔ یہ صحیح ترکیب ہے' اگر ہدایت کے بموجب عملدرآمد کیا جائے تو کیا ممکن ہے کہ تمہارا ہمزاد قبضہ میں نہ آئے۔ اس میں یہ بھی

خیال رکھنا چاہئے کہ انسان تارک الصلوۃ ہو۔ کیونکہ گو یہ عمل روحانی ہے مگر ہمزاد کی مثال خود شیطانی ہے اس لئے وہ نیک عمل سے قابو میں نہیں آسکتا۔ اس کا قاعدہ بھی منتر کی مثال ہے۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ خدا ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بچائے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس عمل کی طرف التفات نہ کریں ورنہ میں عذاب کا ذمہ دار نہیں۔ ان کی اپنی ذات ذمہ دار ہے۔

دوسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے

جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں' یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے اور اس تھوڑی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضہ میں آ جاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزاد کا آقا کر سکتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی مٹی جس کو کائی مٹی کہتے ہیں' لا کر اس کی چالیس گولیاں بناؤ اور گولیوں کو گول نہ رکھو بلکہ بیضوی رکھو جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہو سکیں تو آگ پر خشک کر لو۔ پس جب رات کا $\frac{1}{2}$ حصہ گزر چکے اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو اور تخلیہ میں بیٹھو جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تخلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو' اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو:

یَاوَ جھلھَا

اس اسم کو 70' 70 مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو اور یہ بھی خیال رکھو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ کنوئیں پر جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ نہ کوئیں

سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضرور کام نہ ہو مگر اس کی پروا نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی۔ تمہیں لازم ہے کہ ذرا خوف نہ کھاؤ' طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیونکہ عمل کا مؤکل تم کو ڈرائے گا' خوف دلائے گا کہ کسی طرح تم عمل کو چھوڑ دو۔ مگر تمہیں لازم ہے کہ اس کی مطلق پروا نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ عمل کو ایک ہفتہ تک بلا غسل کے ناپاک رہنا ہو گا' تب عمل کام آئے گا۔

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

طریقہ تیسرا ہمزاد کے تسخیر کا

اس عمل میں ابجد کے حساب سے یا مہینوں کے حساب سے عامل کے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں اور پھر اس میں بیس اور جمع کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل جمع کہ صرف ندائیہ (یا) اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل یا آلہ کے چھ چلوں تک پڑھے۔ اس میں ایک دن ناغہ نہ ہو۔ تعین مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ علم نوچندی جمعرات سے شروع ہو گا جس وقت چھ چلے خوشی سے گزار لو گے' ہمزاد تمہارا مطیع فرمانبردار ہو جائے گا۔ تمہارے حکم سے گردن نہ پھرائے گا۔ تمہارے فرمان کو حکم قضا و قدر سمجھ کر بجالائے گا۔

طریقہ چوتھا تسخیر ہمزاد کا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھا لو' جب کوئی نیا کام شروع کرو' پیشتر اپنا نام لو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے تو قمری مہینے کی عروج ماہ میں یعنی یکم سے تاریخ پندرہ تک میں اس طرح کہ کمرہ خالی مکان کے صحن میں تنہا آفتاب کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے رہو اور نگاہ گڑا کر یہ اسم پڑھتے رہو:

یَاہمزاد قصبة الا ھذاً

مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ جس وقت اسم پڑھو تو کافور کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے دائیں ہاتھ میں رکھو اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ۔ جب اکتالیس دفعہ پڑھ سکو تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مارو اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہئے' کافور کی ڈلی روزانہ نئی ہونی چاہئے۔ اس ڈلی کو اسی جگہ جمع ہونے دو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو تو اس جمع شدہ کافور کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گزرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کرے گی اور روزانہ نیچی ہوتی جائے گی حتیٰ کہ چالیس روز گزرنے پر وہ تمہاری صورت میں تمہارے پاس آئے گی اور تم سے سوال جواب کرے گی۔ مکان بالکل الگ ہونا چاہئے۔ کوئی دوسرا آدمی تمہارے اسم پڑھنے میں مخل نہ ہو۔ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے۔ کوئی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو جس وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز ایسا موقعہ آ جائے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ عمل کا ناغہ کرو بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر عمل پڑھنا چاہئے۔

پانچواں طریقہ تسخیر ہمزاد کا روحانی پاک اسما الٰہی سے خاص مسلمانوں کے واسطے

ایک سیاہ کاغذ لے کر اس پر زرد نشان پیسہ کے برابر بنا لو اور اس کاغذ کو ایک چوکی پر لگا لو اور صبح دس بجے سے بعد بیٹھ کر اس کو تین گھنٹہ کامل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس نشان کو منتقل کر دو جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آ سکے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ کی چربی بھر کر عورت خوبصورت کے بالوں کی بتی بنا کر اس میں روشن کرو اور اپنے مقابل رکھ کر یہ پڑھنا شروع کرو:

"یا ہمزاد تسخیر یا ہمزاد تسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہو گا حتیٰ کہ وہ سایہ چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کر دے گا اور ٹھیک اختتام عمل کے روز

وہ سایہ تمہاری شکل بن کر تمہارے سامنے آئے گا جس روز عمل شروع کرو اس روز ایک بڑا قرابہ شیشہ کا اپنے برابر رکھو اور اس کے ساتھ تھوڑا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئے گا تو آتے ہی تم سے سوال کرے گا کہ میرے ہم شکل خاکی پتلے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے' بیان کر۔ اس وقت تمہیں لازم ہے کہ تم اسے کہو کہ میں تیرا عاشق ہوں اور نہیں چاہتا کہ میرا معشوق مجھ سے جدا رہے۔ چونکہ تو بے وفا ہے' مجھ سے جدا ہے اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلایا ہے کہ ہمیشہ پاس رکھوں۔ یہ سوال سن کر وہ جواب دے گا کہ اگر تجھے عشق کرنا ہےتو کسی اپنے ہم جنس حسین عورت سے کر' مجھ سے عشق کر کے کیا پائے گا تو خاکی میں آتشی' تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے تو میں ایسی صورت پیدا کر دوں جس کو دیکھ کر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھا لے اور اس کی محبت میں مبہوت ہو جائے۔ اس کا جواب تمہیں یہ دینا چاہئے کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھے اپنے عیوض میں حور بھی دے تو مجھے منظور نہیں۔ میرا عشق صادق ہے' اس لئے ناممکن ہے کہ وہ کسی اور طرف میرا خیال بدل سکے تو تکرار نہ کر' میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دور سے نہ ستا۔ وہ جواب دے گا' اے خاکی تصویر اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا تو سب کچھ پائے گا ورنہ پچھتائے گا۔ تم جواب دو میں ہرگز باز نہ آؤں گا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے' تب بھی تیرے عشق کے مقابلہ میں' میں اس پر بھی خیال نہ کروں گا۔ اس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہے گا' دیکھ ظالم مجھے نہ ستا' باز آ۔ تم کہو' یہ میرا آغوش وا ہے' جلدی آ۔ سایہ! اچھا اے میرے چاہنے والے تو نہیں مانتا تو لے میں تیری آغوش میں آنے کو تیار ہوں۔ یہ کہہ کر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اس کی گردن اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کر دو۔ وہ ہرچند شور مچائے گا کہ ارے ظالم کیا کرتا ہے۔ معشوق کی جان لیپٹتا ہے۔ ارے میں مرا جاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا' فوراً اس کو شیشے میں بند کر دینا۔ وہ ذرا ہاتھ 'پاؤں نہ مارے گا۔ شیشے میں اترتا جائے گا البتہ منہ سے بہت شور مچائے گا۔ جب وہ دھواں بن کر اس شیشے میں داخل ہو جائے اس وقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔ مگر یہ خیال رہے کہ منہ اس طریقہ سے بند کیا جائے کہ مطلق ہوا نہ نکل سکے ورنہ وہ تمہارے قبضہ سے نکل کر تم کو بہت ستائے گا۔ پھر قابو میں نہ آئے گا۔ تعجب نہیں' اگر جان کا نقصان ہو۔ ہوشیاری لازم ہے۔ بعد اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو

تاکہ کوئی شخص اس کو نکال نہ سکے یا کسی صدمہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس پھر وہ ہر وقت تمہارے قبضہ میں اور تمہارا تابعدار رہے گا۔ جو حکم دو گے بلا پس و پیش اس کی تعمیل کرے گا۔

مسمرسٹ یا عامل کے خواص اور ہدایات

عامل کو چاہئے کہ

1- ہمیشہ پاک' صاف رہے۔ خوشبو کا استعمال عمل پڑھنے کے وقت ضرور کرے۔ لباس صاف رکھے' مکان عمل پڑھنے کے واسطے مصفیٰ ہو۔

2- نشہ والی چیزوں کا استعمال نہ کرے۔

3- بد صحبت سے پرہیز کرے۔

4- عورت کی صحبت سے پرہیز کرے۔

5- ایام عمل میں حجامت نہ کرے۔

6- غذا کم کھائے اور ہلکی غذا کا استعمال کرے۔ غذا جلدی ہضم ہونے والی ہو۔

7- گوشت سے پرہیز کرو۔

8- پیاز' لہسن' ہلدی' ادرک' سرخ مرچ' گرم مصالحہ اگر چھوڑ سکو تو قطعی چھوڑ دو ورنہ کم ضرور کرو۔

9- سخت محنت کا کام نہ کرو' چست کپڑے نہ پہنو۔

10- عمل شروع کرو تو اپنا خیال سب طرف سے ہٹا کر عمل کی طرف کرو۔

11- نہ از حد خوشی اور نہ بے حد رنج کرو۔

12- زیادہ سونے سے پرہیز کرو۔

13- حسن پرستی کرو۔

14- فحش مذاق سے انکار کرو۔

مذکورہ بالا باتیں عامل کے واسطے لازمی ہیں۔ ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ

15- صبح اور شام تفریح کرو۔ قدرت کی فیاضی سے فیض اٹھاؤ' دل بہلاؤ۔ اس عامل کو ضرور

خیال رکھنا چاہئے۔

16- جھوٹ مت بولو۔

17- کسی پر ظلم مت کرو۔

18- حرام کا مال نہ کھاؤ۔

19- جس چیز پر تمہارا حق نہ ہو' اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ زنا سے پرہیز کرو۔

یہ ہدایات ضروری ہیں' ان کا خیال ضرور رکھنا چاہئے۔

معمول کے خواص اور ہدایات

1- معمول خوبصورت' نیک سیرت' مہ جبین' نازک طبع' نازک اندام ہونا چاہئے۔

2- مذہب کا سوال نہیں خواہ کوئی شخص ہو۔

3- جامع زیب ہو۔

4- عورت ہو تو بہت مناسب ہے۔ مگر باکرہ ہو' بیس سال کے اندر عمر ہو۔

5- اگر مرد ہو تو لڑکا ہو جس کی عمر بیس سال کے اندر ہو۔ حسین ہو' نازک طبع' نازک اندام ہو۔ الغرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ تمام نیک خوبیاں موجود ہوں۔

6- معمول اور عامل کے سوا اگر اور کوئی نہ ہو تو عمل جلدی اثر کرتا ہے۔ اگر گواہی مقصود ہو تو کوئی ایک شخص جس کو عامل پسند کرے۔ موجود نہ ہو' کمرہ خوب طور سے بند کر لینا چاہئے تاکہ اسم پڑھتے وقت کوئی مخل نہ ہو سکے۔

7- معمول کو چاہئے کہ اچھے لباس سے ملبوس ہو۔ خوشبو کا استعمال کرے۔ ہر طرح خود کو آراستہ پیراستہ کرے۔ عمل کی بات میں دخل نہ دے۔ اگر عامل دھج بھی کر دے' تب بھی ہوں نہ کرے۔

8- اگر دخل دے گا' عامل کے کام میں تو عمل الٹ جائے گا جس سے معمول کی جان کا نقصان ہے۔

9- جس طرح عامل کہے' معمول کو اس کی مرضی کا تابع رہنا چاہئے۔

10- عامل معمول کا ایک خواص ہونا چاہئے۔ ایک جان اور دو قالب ہو' تب عمل خوب ہوتا

ہے۔

نگاہ پختہ اور زور آور کرنے کا طریقہ

دیوار یا کاغذ پر سیاہ نشان کر کے اس کو اپنی نظر کے مقابل رکھے اور ہر روز تین گھنٹہ اس کو دیکھتا رہے۔ روزانہ طاقت بڑھاتا جائے جہاں تک پلک نہ جھپکے وہاں تک برابر دیکھتا رہے۔ پھر اسی طرح نظر زور دار ہو جائے گی اور مقناطیسی طاقت بڑھ جائے گی۔

عورت اور مرد دونوں عامل ہو سکتے ہیں

یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف مرد ہی اس علم سے فائدہ اٹھا سکے۔ بلکہ عورتیں بھی وہی فائدہ اٹھا سکتی ہیں جیسا کہ مرد اٹھا سکتے ہیں۔ انہیں ہدایات پر عورتوں کو بھی عمل کرنا ہوگا جن پر مردوں کو۔ گو کتاب بجائے خود ایک استاد ہے۔ مگر پھر بھی استاد کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

مسمریزم کا اصلی راز یا اثر ہونے کی وجہ

1- وہ لوگ جو ضد کرتے ہیں۔

2- وہ لوگ جو جلسوں میں اسٹیج پر مقابلے میں آ جاتے ہیں۔

3- وہ لوگ جو مسمریزم کے وجود سے منکر ہیں۔

4- وہ لوگ جو اس کو ایک کمائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

5- وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے اور مسمریزم کو بدنام کرتے ہیں۔

6- وہ لوگ جن کو اس بات کا یقین ہو کہ ہم پر مسمریزم اثر نہ کرے گا۔

7- جو قلب کو یکسو نہ رکھ سکتے ہوں۔

8- جو نشہ کا استعمال کرتے ہوں یا بدکار ہوں' زانی ہوں' اغلامی ہوں۔

9- یا بداعتقاد ہوں۔

10- یا صحیح النسل ہوں۔

ان لوگوں پر مسمریزم کا اثر نہیں ہوتا جس کو لوگ کہتے ہیں کہ عامل کچھ نہیں جانتا مگر یہ نہیں معلوم کہ معمول میں نقص ہے اس میں عامل کا کیا قصور ہے۔

معمول کا متاثر کرنے کا طریقہ

مسمریزم کرنے سے پہلے عامل کو لازم ہے کہ اپنے معمول کو خوب اچھی طرح اس بات کا یقین دلائے کہ اس پر مسمریزم ضرور علم کرے گا اور عاملوں کے واقعات سنا کر اس کے دل میں مسمریزم کی وقعت پیدا کرتے ہیں تاکہ اس کو یقین ہو جائے کہ ضرور مجھ پر مسمریزم عمل کرے گا۔ اگر اس کا دل بداعتقاد رہا تو ہرگز اثر نہ ہو گا۔

معمول پر خواب طاری کرنے کا طریقہ

عامل جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہے اس پر اس طرح عمل کا آغاز کرے کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر اور چہرے پر سے اس کے پیٹ اور پاؤں تک اتارے اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عامل کا ہاتھ معمول کے جسم بلکہ لباس تک کو نہ لگنے پائے اور نہ اس قدر فاصلہ پر ہو کہ اثر ہی نہ کرے بلکہ جہاں تک ممکن ہو' معمول کے قریب رہے مگر اس کے جسم پر مس نہ ہو اور عامل معمول پر ہمہ تن مصروف ہو کر اس طرح نظر جمائے کہ اسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہے اور معمول کو لازم ہے کہ وہ عامل کی مرضی کا تابع ہو اور یہ بھی ہو تو بہتر ہے کہ معمول عامل کے عمل پر اعتقاد رکھے تو جلدی اثر ہوتا ہے مگر یہ تو نہایت ضروری ہے کہ معمول عامل کے خواب طاری کرنے سے رضامند ہو اور خوشی سے اس کو قبول کرے اور دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں۔ نظر سے نظر اور دل سے دل تک ایک نورانی تار لگا رہے مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ دونوں کی آنکھیں لڑی رہیں۔ دونوں کے دلوں میں کوئی دوسرا خیال جگہ نہ پائے۔ دونوں کے خیالات کو منتشر کر دے والی کوئی چیز وہاں موجود نہ ہو۔ اول تو کوئی شخص نہ ہو تو بہتر ہے بلکہ اگر کوئی وہاں موجود نہ ہو تو وہ بھی خاموش اور ہمہ تن مصروف ہو۔ بعض معمول ایسے ہوتے ہیں جن پر جلدی اثر ہوتا ہے اور بعض پر دیر سے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر خواب طاری ہونے سے پہلے سردی یا گرمی یا گدگدی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

اس وقت عامل کو لازم ہے کہ اپنی توجہ کو اور زور دے۔ فوراً معمول پر خواب طاری ہونے کی علامات ظاہر ہوں گی۔ بعض معمول ایسے سخت ہوتے ہیں جن پر گھنٹوں اثر نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عامل کو استقلال سے کام لینا چاہئے' ہرگز گھبرانا نہ چاہئے۔ جو لوگ مسمریزم میں مشاق ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسی حالت کی مطلق پروا نہیں کرتے اور نہ گھبراتے ہیں بلکہ اور بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ہاں مگر کچے عامل گھبرا جاتے ہیں جس کا انجام ذلت پر ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ معمول عامل سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ یا اس وقت وہ عمل خود عامل پر وارد ہو جاتا ہے اور بعض موقعہ پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس مجمع میں کوئی مسمریزم کا زبردست عامل بھی موجود ہوتا ہے جس کے باعث عامل کا اثر معمول پر نہیں ہوتا' نہ عمل اس پر چلتا ہے۔ اس لئے لازم ہے' عامل کو کہ کبھی دعویٰ نہ کرے بلکہ عاجزی سے کام کرے اور پہلے کہہ دے کہ اگر اس مجمع میں کوئی صاحب موجود ہوں تو میں ان سے اجازت کام کرنے کی چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں البتہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کو پیش نظر رکھے' دعویٰ کرنے سے پرہیز کرے۔ دعویٰ کرنے کے واسطے صرف خدا کی ذات ہے۔ دعویٰ کرنا کسی کام میں بشر کو ہرگز لازم نہیں۔ کیونکہ بشر محتاج ہے اور ہروقت مجبور ہے۔ بعض عاملوں کی مشق اس قدر بڑھی ہوتی ہے کہ وہ چند منٹ میں معمول پر خواب طاری کر دیتے ہیں۔ یہ استعداد اعلیٰ مشق کا نتیجہ ہے۔ جس قدر تم مشق کرو گے اسی قدر زیادہ جلدی کامیاب ہو گے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خلاف امید دیر لگ جاتی ہے اس لئے عامل کو ہرگز مایوس نہ ہونا چاہئے۔

دوسری ترکیب خواب طاری کرنے کی

عامل کو لازم ہے کہ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے نرم پکڑ کے اور خوب غور سے اس کی آنکھوں سے ٹکٹکی لگا کر دل کو اس کی طرف متوجہ کرے اور معمول کو بھی ایسا ہی چاہئے کہ وہ عامل کی طرف اسی طرح دیکھتا رہے جس طرح عامل دیکھ رہا ہے۔ یہ ترکیب مذکورہ بالا ترکیب سے آسان اور سہل ہے۔ اب عامل کو لازم ہے کہ جو ترکیب اس کے نزدیک آسان اور اچھی ہو اسی پر عملدرآمد کرے۔ دونوں ترکیبیں تحریر کر دی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنے

معمول کے ہاتھ میں کوئی چیز دے دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اس پر نظر جما کر اس کو دیکھتے رہو۔ اس سے بھی معمول پر عامل کا اثر ہوتا ہے اور تیسری یہ ہے کہ عامل معمول سے اونچی کوئی چیز رکھ کر معمول کو اسی کی طرف نظر جما کر دیکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ان دونوں طریقوں سے ایسا نمایاں اثر ہوتا ہے کہ معمول کا بے ہوشی سے بچنا امر محال ہو جاتا ہے۔

اعصاب کو مجہول کرنے کا عمل

معمول پر جب تمہارا عمل اثر کر جائے گا تو معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں گی۔ یا اگر کھلی بھی رہیں تو ان پر ایک سفید جھلی سی نمودار ہو گی۔ اس وقت معمول کو ہرگز ہوشیار نہ خیال کرنا چاہئے کیونکہ نہ تو وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے' نہ سن سکتا ہے۔ اس کی بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کو نیند محسوس ہوتی ہے اس کے بعد یکایک اس کا ہوش کھو جاتا ہے۔ یعنی وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ مگر عامل کے سوالوں کا جواب نہایت متانت سے دیتا ہے۔ جیسے ہوشیار آدمی سوچ کر جواب دیتا ہے۔ صحبت و تکرار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بحث کرتا ہے اور معقولیت سے جواب دیتا ہے۔

بعض معمولوں کا قاعدہ ہے کہ وہ عامل سے سونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس وقت عامل کو بھی لازم ہے کہ ان کی درخواست کو رد نہ کرے بلکہ فوراً منظور کر لے۔ مگر ان کے ساتھ وقت مقرر کرکے وعدہ لے لے کہ کتنے منٹ میں تم بیدار ہو گے۔ جتنے منٹ کا معمول وعدہ کرے' ٹھیک اتنے ہی منٹ پر اپنے بیدار ہونے سے عامل کو مطلع کرے گا۔ مثلاً کسی معمول نے عامل سے آدھے گھنٹے سونے کی اجازت لی۔ عامل نے پندرہ منٹ گزرنے کے بعد اس سے دریافت کیا کہ ابھی تم کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے جواب دیا کہ پندرہ منٹ' اس کے بعد دریافت کیا کہ کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے کہا کہ سات منٹ۔ پھر اس کے بعد تین منٹ۔ حاضرین کو سخت تعجب ہوا مگر یہ اس قسم کے راز ہیں کہ سوائے ماہران فن کے دوسرے کی سمجھ میں مشکل سے آتے ہیں البتہ جو شخص عامل کامل ہے' وہ ان رمزوں میں مستغرق ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے عجائبات اور اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے جس کے سمجھنے سے عقل انسان حیران اور ششدر رہتی ہے۔ بعض آدمی جن کو مسمریزم کے وجود سے انکار ہے' وہ اس کو

شخص بناوٹ خیال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ معمول کو بنانا اور بے ہوش کرنا یہ سب بناوٹی ہے اور عامل معمول دھوکہ اور فریب سے خلقت کو لوٹتے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے کہ ایک چیز معمول کے بے ہوش ہونے کے بعد کسی جگہ پوشیدہ رکھ جائے اور پھر معمول کو اس کی خبر نہ کی جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جائے۔ امید ہے کہ معمول بالکل صحیح پتہ بتائے گا۔ ایک یہ بات بھی ناظرین کو معلوم ہونا ضروری ہے کہ معمول کے ضمیر کے خلاف ہرگز سوال پر زور نہ دینا چاہئے۔ بعض معمول بعض قسم کے سوالوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں بلکہ جواب دیتے وقت رکتے ہیں تو ان سے اس سوال کو دریافت ہی نہ کرنا چاہئے۔ مثلاً لفظ موت سے ہر ایک معمول سخت گھبراتا ہے اور جواب دیتے وقت رکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی ٹھیک ہے کہ موت کا حال سوائے خدا کے کون جان سکتا ہے۔ پھر اس کا بتانا معمول کے امکان اور طاقت سے باہر ہے۔ پھر ایسے سوال کا وہ کیا جواب دے سکتا ہے البتہ اگر کسی مرض وغیرہ کی نسبت کسی معمول سے دریافت کرو تو فوراً بتائے گا اور اس کی تشریح اس طرح کرے گا کہ اس کے بیان کے سامنے حکیم حاذق بھی عاجز آ جائے اور وہ بھی اس قدر تشریح نہ بیان کر سکتے جتنی کہ معمول بیان کر جائے گا اور اس مرض کا علاج ایسا صحیح بتائے گا کہ تیر بہدف!

معمول سوائے عامل کے دوسرے سے بات نہیں کرے گا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو تو اس کے ساتھ اس کا ربط کرانا پڑے گا۔ وہ اس طرح کہ اس کا کپڑا معمول کے ہاتھ میں دینا ہو گا' تب اس کے ساتھ مخاطب ہو گا ورنہ ہرگز بات نہ کرے گا اور بعض معمول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ بلاواسطہ اور بلاربط ہر ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں خواہ کوئی سوال کرے۔

طریقہ معمول کو آگے کی طرف گرانے کا

اگر معمول کو آگے کی طرف گرانا مقصود ہو تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح پختہ کر لو کہ ہم ضرور اس کو آگے گرائیں گے اور قلب کو یکسو کرکے اور نظر کو معمول کے چہرہ پر گڑا کر عمل شروع کرو اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ عمل فوراً اپنا اثر دکھائے گا۔ یعنی معمول بے ہوش ہو کر آگے کی طرف گرے گا۔ مگر پہلے اس

کا انتظام کر لو کہ اس کے چوٹ نہ لگے ورنہ گرنے سے زخمی ہو جائے گا۔ پیشتر کسی شخص کو اس کے مقابل کھڑا کر لو کہ جس وقت وہ گرے تو فوراً سنبھال لے۔ اس طرح معمول صدمہ سے محفوظ رہے گا۔ دوئم یہ کہ عمل پڑھتے وقت اپنی آنکھیں معمول کے چہرے پر گڑا دو اور معمول سے کہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے اور اس کو پہلے اچھی طرح اس بات کا یقین کرا دو کہ تم پر مسمریزم کرنے لگا ہوں اور اب تو بے ہوش ہو کر آگے کی طرف گرے گا۔ جب سب کام کر چکو تو قلب کو یکسو کر کے نظر کو قائم کر کے قوت مقناطیسی سے کام لینا شروع کرو اور یہ اسم پڑھتے جاؤ:

شمیانا فنا ئے نافنا خواب ہوم

پس جب تک تمہارا معمول گر نہ پڑے، اس عمل کو پڑھتے جاؤ۔ بہت جلدی اثر ہو گا۔

طریقہ معمول کو پیچھے کی طرف گرانے کا

طریقہ سب مذکورہ بالا طور پر کرنا ہو گا۔ صرف بجائے چہرہ کے آنکھوں کی پتلیوں سے پتلیاں عامل معمول کی ملی رہنی چاہئیں اور آنکھ نہ جھپکے اور سنبھالنے والا آدمی بجائے آگے کے پیچھے ہونا چاہئے اور عمل پڑھتے وقت تم بھی اپنے دل میں اسی خیال کو جگہ دو کہ میں معمول کو پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہوں اور یہ اب گرا چاہتا ہے اور معمول کو بھی یقین دلا دو کہ تم پیچھے کی طرف بے ہوش ہو کر گرو گے۔ اس کے بعد طریقہ مذکورہ پر عمل پڑھنا شروع کرو، فوراً اثر کا ظہور ہو گا اور معمول پیچھے کی طرف گر کر بے ہوش ہو جائے گا۔ جو آدمی سنبھالنے کے واسطے تم نے مقرر کر دیا ہے، اسے لازم ہے کہ فوراً سنبھال لے ورنہ معمول کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگ سکتی ہے۔

معمول کے ہاتھ باندھ دینے کا عمل

معمول کو اچھی طرح اس بات کا یقین دلا دو کہ ہم تیرے ہاتھ باندھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد معمول کو اپنے سامنے ایک کرسی پر بٹھا دو اور دوسری پر خود بیٹھ جاؤ۔ معمول کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں کی طرف قائم کرا دو اور خود معمول کے ہاتھوں کو دیکھتے جاؤ اور دل میں یہ خیال کر

لو کہ میں قوت مقناطیسی کی نوری رسی سے اس کے ہاتھ نظر کے ذریعے باندھ رہا ہوں مگر شرط یہ ضروری ہے کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو اور اس کے سوا جو تمہارا مطلب ہے، کوئی دوسرا خیال تمہارے دل میں پیدا نہ ہونے پائے اور نہ کوئی شخص تمہارے عمل پڑھنے کے وقت مخل ہو۔ عمل یہ ہے:

ثمنا مصلدون الا انسان معمولو عاملین ظورا

پس فوراً تمہاری مرضی کے موافق اثر ہو گا اور معمول کے دونوں ہاتھ ایسے بند ہو جائیں گے جیسے رسی سے جکڑ دے۔ ہزار در ہزار کوشش سے بھی نہ کھلیں گے تاوقتیکہ تم خود ان کو نہ کھولو۔

آنکھوں کے ذریعے خواب طاری کرنا یا آنکھیں بند کرنا

مذکورہ بالا طریقہ سے معمول کو کرسی پر بٹھا کر قلب کو یکسو کر کے اس خیال کو دل میں خوب طور سے یقین کر لو کہ میں صرف آنکھوں کے ذریعے اس کی یعنی معمول کی آنکھیں بند کر دوں گا اور معمول کو بھی یقین دلا دو کہ میں آنکھوں کی کشش سے تجھے سلا دوں گا۔ تیری آنکھیں بند کر دوں گا۔ اس کے بعد معمول سے آنکھیں لڑاؤ اور خیال رکھو کہ دونوں میں سے کبھی ایک بھی آنکھ جھپکنے نہ پائے اور دیگر خیال بھی دونوں کے دلوں میں نہ آنے پائے۔ دونوں کے دل میں یہی خیال موجیں مار رہے ہوں اور عامل اپنا عمل شروع کر دے اور یہ اسم پڑھے:

یا ابو صل چشمتاً خواب ھا

ایک سو چالیس مرتبہ پڑھو یا جب تک اثر نہ ہو پڑھتے جاؤ، ضرور اثر ہو گا۔ جاننا چاہئے ہر ایک اسم کا ورد بے تعداد اس وقت تک رکھنا چاہئے جب تک معمول حسب مرضی کام نہ کرنے لگے یا جیسا تم چاہتے ہو، ویسا نہ ظاہر ہو۔ اگر دیر لگے تو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مسمریزم کا دارومدار معمول کی طبیعت پر ہے۔ جیسی معمول کی طبیعت ہو گی، ویسا اثر ہو گا۔ اگر طبیعت ہلکی ہے تو فوراً ظہور ہو گا۔ اگر طبیعت سخت ہے تو بہت عرصہ کی ضرورت ہے۔ عامل کو لازم ہے کہ گھبرائے نہیں، استقلال سے کام لے۔ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہیں جو عامل کو کئی کئی روز حیران کرتے ہیں، جب مرضی کے موافق کام دیتے ہیں۔ عامل کو مستقل مزاج ہونا

چاہیے۔ اگر گھبرائے گا تو کام خراب ہو جائے گا۔

معمول کو ملکوں کی سیر کرانے کا طریقہ

اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ معمول کو کرسی پر بٹھایا جائے اور اس طریقہ سے بٹھایا جائے کہ اس کے دونوں کندھے سیدھے رہیں اور آپ خود داہنی طرف کھڑے ہو جائیں۔ اپنے انگوٹھے اور پہلی تین انگلیوں سے معمول کی کنپٹی کو آہستہ آہستہ سہلانا شروع کریں اور بائیں ہاتھ سے اس کی گدی کو پکڑ لیں۔ جس سے اس کو تکلیف محسوس نہ ہو مگر پہلے جو آپ نے کرنا ہے اس کو اس کی دماغ میں اچھی طرح بٹھا دو۔ اس کو اس بات کا یقین دلا دیں کہ میں تجھ کو جس ملک کی تو چاہتا ہے' سیر کراتا ہوں۔ جب تم سب کچھ کر چکو گے' جو اوپر بیان کیا گیا ہے تو اس کے دماغ میں خون گردش کرنے سے رک جائے گا۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ انسان کے دماغ میں بیداری کے وقت خون زیادہ ہوتا ہے اور سوتے وقت کم۔ پس تو یقین کرنا لازمی ہے کہ جس وقت خون کا دوران بند ہوا تو نیند کا آنا لازمی ہے اور جس وقت نیند آئی تو اس کے دماغ میں وہی خیالات بھرے ہوں گے جس کی تم اسے امید دلا چکے ہو۔ پس تم اپنی قوت مقناطیسی سے اس کی آنکھوں کے خیال میں وہی نقشہ پیدا کرنے کا خیال کرو جس کا وہ خواہشمند تھا۔ ضروری بات ہے کہ اس کو حالت خواب میں وہی نظارہ نظر آئے گا جس کا وہ طالب تھا یعنی جس ملک کی وہ سیر کرنا چاہے' وہ ملک اس کو معلوم ہو گا بلکہ وہ یہ معلوم کرے گا کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں۔ اس عرصہ میں تم اس سے جو سوال کرو گے اس کا عین جواب دے گا' تمام حالات بتائے گا۔ جو کچھ آنکھوں سے خیال میں اس کو نظر آئے گا' زبان کی مدد سے تم کو بتائے گا۔ تمام حال سنائے گا۔ ایک یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر کسی جگہ تمہیں ناکامی ہو یا تم سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو تم شرمندہ ہو کر ہمت نہ چھوڑ دو بلکہ پہلے سے زیادہ مستعدی سے کام کرو گے۔ اس مرتبہ ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ معلوم کر کے مت شرماؤ کہ معمول کو تمہاری غلطی معلوم ہو گئی ہے' ہرگز نہیں۔ اگر تم ہزار غلطیاں کرو گے تب بھی تمہارا معمول ان کو برائے نام بھی محسوس نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اس علم سے ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کوشش کرو کہ دوبارہ تم سے ویسی غلطی پھر نہ سرزد ہو۔

معمول کو میدان جنگ کا مشاہد الٰہی آنا

جب عامل معمول پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو معمول کی آنکھیں بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور اس پر ایک خمار سا چھا جاتا ہے اور معمول اس قدر محظوظ ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو اس حالت سے بیدار نہ کیا جائے بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت یہی حالت طاری رہے۔ یہ عمل نہایت آرام دہ اور راحت بخش ہے۔ تم کو لازم ہے کہ معمول کو اچھی طرح اس امر کا یقین دلا دو کہ اگر کوئی شخص دنیا میں جادوگر یا مسمریزم کا عامل ہے تو وہ تم ہو اور جو کچھ تم کہتے ہو' ضرور اس سے بھی زیادہ کر دکھاؤ گے۔ مگر اس قدر مبالغہ نہ کرو کہ معمول تم کو دروغ گو خیال کرے اور تمہاری بات کا اثر نہ ہو۔ اگر معمول کی یہ خواہش ہے کہ میدان جنگ کا نظارہ دیکھے تو اس سے دریافت کرو کہ کون سی جنگ دیکھنا چاہتا ہے یعنی کس وقت کی اور کس شخص کی۔ کیونکہ تم کو عمل میں وہی نام اور اسی جنگ کا نظارہ طلب کرنا پڑے گا جس نظارہ جنگ کا عامل طالب ہو۔ تم کو لازم ہے کہ عامل کو ایک پلنگ پر دراز کر دو اور چت لٹاؤ۔ دونوں ہاتھ معمول کے سینہ پر رکھ دو اور اس کو کہہ دو کہ آنکھیں بند کرے میں تجھے وہی سین دکھاتا ہوں مگر وہ اپنا خیال صرف اسی طرف جمع کرے کہ میں نظارہ جنگ دیکھ رہا ہوں اور تمام خیالات اپنے دل سے دور کرے۔ اس کے بعد تم خود اپنے دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے معمول کے سرہانے پر کھڑے ہو اور معمول کے سینہ کو اپنی نظر کی کشش سے پاس کرو یعنی برابر ٹکٹکی باندھ کر معمول کے سینہ کو اس طرح دیکھنا شروع کرو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے اور اپنے دل میں یہ خیال پختہ طور پر جمع ہو کہ میں عامل کی روح کو وہی نظارہ دیکھا رہا ہوں۔ جوں جوں تمہاری نظر گیری اور قوت دار ہوتی جائے گی اسی قدر معمول کو کامیابی ہوتی جائے گی۔ تم اس وقت یہ عمل پڑھنا شروع کرو:

یا ایوصل اثرانیکا نظارہ تون قتلو وجدانوھا

جب تک تمہارا معمول خوف اور دہشت سے لرزہ جائے۔ اس وقت تک برابر پڑھتے جاؤ اور معمول سے دریافت کرتے جاؤ کہ اب کیا نظر آتا ہے۔ وہ سب بیان کرے گا کہ فلاں شخص نے فلاں سردار کو قتل کیا' فلاں سوار بھاگا جاتا ہے' فلاں لشکر نے شکست کھائی' فلاں آدمی

گرفتار ہو گیا' وہ توپ چھوٹی۔ اسی قسم کی باتیں کرے گا۔ اس کے بعد جب وہ بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ اسے یقین دلا کر بیدار کر دو۔

بہت سے معمولوں کو ایک ساتھ سلا دینا

یہ عمل جب عامل کامل نہ ہو' نہیں ہو سکتا۔ اس میں برسوں کی مشق کی ضرورت ہے۔ کم از کم سات سال کی مشق ہو' جب اتنا اثر پیدا ہو گا کہ تم تمام مجمع کو اپنے عمل کے اثر سے محصور کر سکو گے۔ معمول عامل اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ بلحاظ اگر تم چاہتے ہو کہ بہت سے مجمع کو ایک ساتھ محصور کر سکو تو اس کے واسطے مشق کرو۔ ہمیشہ اپنی نظر کی مقناطیسی تعداد روزانہ آدمیوں پر بڑھاتے رہو۔ یعنی معمول پہلے ایک سے شروع کرو۔ اس کے بعد میں اضافہ کرتے جاؤ۔ سات سات سال تک برابر مشق کرنے سے تمہاری یہ کیفیت ہو جائے گی کہ اگر ایک آدمی کا مجمع ہو گا تو تم سب کو محصور کر سکو گے اور تمہاری قوت قائم رہے گی۔ تمہارا عمل کبھی خطا نہ کرے گا۔ بغیر مشق کے ایسا ہونا سخت دشوار ہے۔ عمل یہ ہے:

یا جمیع انسان محصور السحر مسمریزم ھا

روزانہ اس کی مشق کو ترقی دو' انشاء اللہ بہت جلدی کامیاب ہو گے۔ ممکن ہے کہ تمہاری قوت جلدی ہی اس کو حاصل کر سکو۔ یہ بات قوت پر بھی موقوف ہے۔ سات پر موقوف نہیں' اگر قوت اچھی ہے تو جلدی بھی ہو سکتا ہے مگر مشق کرنے سے یہ بات خود بخود معلوم ہو گی۔

معمول پر خواب طاری کر کے کوئی عادت ترک کرانا

عامل کو لازم ہے کہ اپنے معمول کو سب سے پہلے مسمریزم کے کارنامے سنائے۔ اس کے بعد اس بات کا یقین دلائے کہ اگر کوئی شخص مسمریزم کے ذریعے سے تمہاری عادت چھوڑانے والا دنیا میں عامل ہے' وہ میں ہوں اور ابھی عمل کر کے تمہاری عادت چھڑا دیتا ہوں۔ اس کے بعد معمول کی آنکھوں سے آنکھیں لڑا کر معمول کو بے ہوش کرو۔ جس وقت معمول بے ہوش ہو جائے تو اسے خوب طور سے اس چیز کی برائیاں سمجھاؤ۔ اس کے بعد اس سے وعدہ

لو کہ تم ہوشیار ہو کر اس چیز کی استعمال تو نہ کرو گے۔ جب وہ پکا اقرار کرے گا۔ اس وقت اس کو ہوشیار کرو:

یا ایوصل الدنیا ترک العادات من انسان

عمل کے ذریعے اعصاب کو سن کر دینا

بغیر کلوروفارم کے اگر آپ بے ہوش کر کے کسی اعصاب کو سن کرنا یا کاٹنا چاہتے ہیں تو مذکورہ بالا طریقہ سے مریض کو بے ہوش کر کے اس اعصاب کو جس کو سن کرنا مقصود ہو' پاس کرنا شروع کرو۔ چالیس پاس جب تم اس اعصاب پر کر چکو تو دس پاس طرح اور کرو کہ اپنے دل میں یہ خیال جماؤ کہ ہم اس عضو کو سن اور بیکار کرنا چاہتے ہیں۔ قلب کو یکسو کر کے دس پاس اور کرو۔ کل پاس پچاس ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اس بات کا اطمینان کرو کہ آیا تمہارا عمل پورا ہوا یا نہیں۔ معمول کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں اور اس کا اطمینان چٹکی کاٹنے سے ہو سکتا ہے۔ اگر عضو سن ہو گیا ہو تو معمول کو چٹکی کاٹنے سے ہرگز محسوس نہ ہو گا اور اگر عمل کا اثر پورے طور پر نہیں ہوا تو اس کو درد محسوس ہو گا۔ الغرض عامل کو لازم ہے کہ بغیر اطمینان کئے کوئی کام جلد بازی سے نہ کرے۔ ورنہ بعد کو شرمندگی اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ ہر ایک کام اطمینان کر کے کرنا اچھا ہوتا ہے۔

چھڑی کو سانپ بنا دینا

ایک لکڑی میدان میں ڈال دو اور معمول کو کہو' اپنی آنکھیں اس کی طرف دیکھنے میں محو کر دے اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھے اور دل میں یہ یال جمائے کہ یہی لکڑی اب سانپ بن کر چلنے لگے گی۔ ادھر تم بھی اس لکڑی پر ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور دل میں اس خیال کو جگہ دو کہ میں اپنے عمل کے زور سے اس لکڑی کو اپنے معمول کو سانپ بنا کر دکھا رہا ہوں اور اپنی قوت مقناطیسی سے ابھی اس کو چلا دوں گا اور یہ سانپ کی طرح چلنے لگے گی۔ اس کے بعد یہ عمل ایک ہزار ایک سو اکیس مرتبہ پڑھو:

ایو نـاس ما رسیاہ رفتار پیدا شد

تمہارا عمل جس وقت ختم ہو گا' تمہارا معمول اس لکڑی کو سانپ کی طرح چلتا ہوا پائے گا اور اس سے خوف کھائے گا۔ معمول کے سوا باقی سب کو لکڑی معلوم ہو گی مگر معمول اس کو مار سیاہ پائے گا۔

کچے آلو کو سیب بنا دینے کا عمل

کچا آلو لے کر اس کو کمرے کے بیچ میں رکھ دو۔ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دو اور خود معمول کی پس پشت پر کھڑے ہو جاؤ اور معمول کو یہ یقین دلاؤ کہ یہ آلو تھوڑی دیر میں تمہارے دیکھتے دیکھتے ولایتی سیب بن جائے گا۔ معمول سے کہو کہ اس کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے اور تم سات مرتبہ اس آلو کو اپنے ہاتھ سے پاس کرو اور پھر اپنی جگہ آ کر کھڑے ہو جاؤ۔ معمول کو ہدایت کرو برابر اس آلو کو دیکھتا رہے اور آنکھ جھپکنے نہ پائے۔ اس کے بعد تم بھی اسی آلو کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھو اور اپنے دل میں یہ خیال پورے طور پر جما لو کہ میں اپنے دل کو یہ آلو سیب بنا کر دکھاؤں گا اور اپنی قوت مقناطیسی پر بھروسہ رکھو کہ اس کے اثر سے یہ آلو ضرور سیب ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد تمہارے معمول کی آنکھیں اسی آلو کو سیب کی شکل میں پائیں گی۔ تم معمول سے دریافت کرو کہ اب تم کو کیا نظر آتا ہے۔ اگر وہ آلو بتائے تو تم اور بھی اپنی نظر کو زور دو۔ اگر سیب بتائے تو بس مطلب پورا ہو گیا۔

روحوں سے معمول کی ملاقات کرانے کا طریقہ

روحوں سے ملاقات کرانے یا روحوں کو ملانے کا طریقہ بیان کرتے ہیں جو بالکل صحیح اور آزمودہ ہے۔ جس میں مطلق کلام کی گنجائش نہیں ہے جس کو شک ہو' کر کے دیکھ لے۔ روح کو بلانا' اس سے سوال کرنا اور سوالوں کے جواب حاصل کرنا ایک نہایت مفید طریقہ ہے جو ہم درج کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کے بہت سے طریقہ ہم کو معلوم ہیں مگر سب کو نظرانداز کر کے اس کی جگہ صرف ایک طریقہ درج کرتے ہیں جو نہایت سہل طریقہ ہے۔ جس سے عامل بہت جلدی روح سے ملاقات کرا سکتا ہے۔ اس عمل میں روح کو میز پر بلایا جاتا ہے جس مکان میں یہ عمل کیا جائے گا وہاں اتنی باتوں کا ہونا لازمی ہے:

1- پاک صاف نیا اور ستھرا ہو۔
2- خوشبوؤں سے مکان کے اس کمرے کو خوب بسایا جائے جس میں روح کو بلانا مقصود ہے۔
3- شور و غل اور مجمع سے خالی ہو۔
4- زیادہ روشنی نہ ہو' نہ زیادہ تاریک ہو۔ کسی قدر تاریکی ضروری ہے۔
5- کمرہ ہوادار ہو مگر بالکل کھلا ہوا ہو۔
6- مختصر مکان ہو' بڑا نہ ہو۔
7- مکان میں نمی مطلق نہ ہو۔
8- مکان میں کوئی مریض نہ ہو۔
9- کوئی چیز خیال کو بٹانے والی نہ ہو۔
10- مکان میں گھنٹہ نہ ہو' وغیرہ وغیرہ۔

میز کے بنانے کی ترکیب جس پر روح بلائی جائے گی:

میز کو اس طرح بنانا چاہئے کہ ایک بہت ہلکا تختہ لے کر اس میں ایک گول ٹکڑا تراش کر نکال لو۔ اس کا قطرہ ایک فٹ ہو مگر وزن تیس تولہ سے زائد نہ ہونا چاہئے۔ تختہ سادہ ہو' وارنس یا رنگ پالش وغیرہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد ایک اور گول لکڑی کا چھوٹا تختہ تین انچ کا چکلی کی مانند بنوا کر اس کے نیچے لگا دو اور اس میں ایک گول لکڑی قریباً تین فٹ لمبی لگائیں اور اس کے نیچے تین پائے لگائیں۔ بلندی اس قدر ہونی چاہئے کہ فرش پر بیٹھ کر اس کے اوپر آسانی سے ہاتھ رکھا جا سکے یا کرسی پر بیٹھ کر یہ مرضی عامل پر موقوف ہے جیسا کہ مناسب ہو' کرے۔ ان سب چیزوں کا مجموعہ میز ہو گا مگر میز میں کیل مطلق نہ ہو۔ یہ خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔

ترکیب عمل:

ترکیب عمل روح کو بلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ یا چار آدمی میز کے گرد کرسی یا فرش پر بیٹھ جائیں اور آہستہ سے میز پر ہاتھ رکھیں اور انگلیاں سینہ سے ملی رہیں اور ہتھیلی اوپر رہے اور انگلی سے آہستہ آہستہ تختہ پر حرکت دیتے رہیں۔ یہ عمل روزانہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک ہفتہ

کے آخری روز اس میز پر روح مطلوبہ آئے گی جس کو بلانا چاہتے ہو' وہی نمودار ہو گی اور تم سے سوال جواب کرے گی۔ جو تم دریافت کرو گے' اس کا جواب دے گی۔

گفتگو کرنے کا طریقہ:

آخری روز میز سے سوال کرو کہ اگر تجھ میں کسی کی روح آئی ہے تو ایک پایہ گرا۔ پس اگر یہ گر گیا تو سمجھ لو کہ روح جس کو تم نے بلایا ہے' آگئی ہے۔ پھر اس سے حسب مرضی سوال کرو۔ مثلاً فلاں شخص کہاں ہے' وہ کب آئے گا' چوری کی چیز ملے گی یا نہیں' اگر ملے گی تو ایک ورنہ دو پائے اٹھا کر زمین پر ماریں۔ پس جب ظہور میں آئے' اس کے مطابق سمجھ لو۔ اگر دوسرا شخص سوال کرنا چاہے تو اس کا ہاتھ بھی مذکورہ بالا طریقہ پر میز پر رکھو اور اسے بھی جواب ملے گا۔ سوال کرنے سے پہلے یہ باتیں کرنی ضروری ہیں:

1- السلام علیکم! اگر ہمارا سلام قبول ہے تو سامنے کا پایہ گرا دو۔ جواب جیسا ملے' نتیجہ نکالو۔
2- آپ خیریت سے ہیں۔
3- آپ کا نام کیا ہے' نشان کے لئے پایہ کا ایک یا دو چار دفعہ گرنا قرار دو۔ اس سے جواب سمجھ لو۔
4- پایہ تمہارے سوال کے بغیر ہرگز نہ گرے گا۔
5- یہ خیال رکھنا چاہئے کہ روح کے ساتھ دل لگی' مذاق یا خلاف تہذیب سوال نہ کرنا چاہئے۔
6- روح اگر ناراض ہو گی تو پھر نہ آئے گی۔
7- ممکن ہے کہ کوئی نقصان بھی پہنچائے۔
8- تمہاری اجازت کے بغیر روح نہیں جا سکتی۔

حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات' چرند یا درند پر پہلے پہل تجربہ کے لئے بلی' کتا' گائے' بھینس خوب ہے۔ ان جانوروں پر خواب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہو گا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب موقعہ ملتا ہے کہ

عامل محض خیال ہی نہیں بلکہ عامل کا عمل ضرور پڑھتا ہے۔ اس میں دھوکہ فریب ہرگز نہیں ہے جو لوگ اس عمل سے واقف ہوں' وہ دل ہی دل میں اس کا مزہ لیتے ہیں۔ مگر دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے۔ اگرچہ بعض اصحاب نے بخل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے محض انسانی ہمدردی کے خیال سے اس فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ مگر ان کی عبارتیں اس قدر طول طویل ہیں کہ جیسے مطلب فوت ہو گیا ہے۔ ہم نے اول تو ایسی کتاب میں بہت کچھ لکھ دیا ہے' ان دونوں حصوں کے مطالعہ اور عمل سے انشاء اللہ آپ پورے مسمریزم کے عامل ہو جائیں گے۔

دوسرے لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس قدر طول اور طویل ہے کہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے۔ آخر میں بعض دفعہ ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اگرچہ لائق مصنفوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت کا باقی نہیں رکھا۔ مگر چونکہ اس قدر طول شوقینوں کو بہت ہی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ بلحاظ گھبرا کر کتاب اور عمل دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر ہم نے یہ کتاب مرتب کی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ ناظرین اس کے مطالعہ سے خوش ہوں گے اور ہماری محنت کی داد دیں گے۔

چند منٹ آپ نظر جما کر ایک بلی کی طرف دیکھو۔ اگر بلی کا رنگ سیاہ ہو تو اور بھی بہتر ہو گا۔ اس کے بعد پاس کرو' فوراً اس پر خواب مقناطیسی طاری ہو جائے گا۔

معمول سے خزانہ یا دفینہ معلوم کرنا

عامل اپنے معمول کو خواب مقناطیسی کے اثر سے بے ہوش کرے۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں کو ستر مرتبہ پاس کرے اور اپنے دل میں یہ خیال پورے طور پر جمائے کہ میں اپنے معمول سے دفینہ معلوم کروں گا۔ مگر معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے کہ کس کام کے لئے اس کو بے ہوش کیا گیا ہے۔ جب یہ کام کر چکے تو معمول سے سوال کرے۔ آیا جو جگہ اس کے خیال میں خزانہ ہونے کا گمان ہو' معمول سے اس طرح دریافت کرے کہ بتا اے عالم باطن کے سیر کرنیوالے معمول اس جگہ کیا چیز ہے۔ اگر اس جگہ دراصل دفینہ یا خزانہ ہے تو معمول فوراً بتا دے گا ورنہ جواب نفی نہیں ملے گا کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ معمول بیان کرے' وہ بالکل درست اور صحیح سمجھنا چاہئے۔ اس میں ذرا بھی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ہپناٹزم یا کلیرواسٹینس یا روشن ضمیری کا بیان

کامیابی اور تھوڑی سی کوشش سے ہپناٹزم کرنے کے لئے تمام صفات کی ضرورت ہے جو مسمرائزر میں عامل مسمریزم میں ہونی چاہئیں۔ اس کے احکام ناطق' مستقبل اور مضبوط ہوں جس سے معمول پر اپنے خیالات جما سکے۔ ہپناٹزم کا اصلی راز یہ ہے کہ مستقل ارادہ سے دو تین منٹ تک کسی ایک شے کی طرف دیکھا جائے اور اس زمانے میں قلب بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے۔

اہل اسلام اور اہل ہنود کے صوفیہ طریقہ سے اکثر تیز حس لوگوں کو روشن ضمیری ہو جایا کرتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ یہ قاعدہ استعمال کرتے ہیں کہ ناک کے بالنے کو نظر جما کر دیکھنے کی ہدایت کرتے ہیں اور واقعی یہ ایک پُراثر طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقہ سے اکثر تیز حس لوگ روشن ضمیر ہو جایا کرتے ہیں۔

معمول کو سمجھا دیا کرے کہ اس شے کی طرف خوب غور سے دیکھے بلکہ دیکھتا رہے۔ جو چمکدار چیز اس کے ہاتھ میں تم نے دے دی ہے اس کا اثر یہ ہو گا کہ اول پتلیاں سکڑنی شروع ہوں گی' اس کے بعد پھیلنے لگیں گی۔

جب اس حالت کو کچھ عرصہ گزر جائے اور معمول کی آنکھوں سے غنودگی کے آثار ہویدا ہوں تو اپنے ہاتھ کی اول اور دوئم انگلیاں ذرا پھیلا کر اور علیحدہ علیحدہ کر کے اس چمکدار شے کے قریب سے معمول کی آنکھوں کے پپوٹوں کے پاس لے جاؤ' امید غالب ہے کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائے گی اور اگر شاید کھلی رہیں تو تم دوبارہ وہی عمل کر کے معمول کو ہدایت کر دو کہ اب کے جس مرتبہ میں ہاتھ تیری آنکھوں کے پاس لاؤں تو فوراً آنکھیں بند کر لینا۔ مگر اس سے قبل برابر توجہ کے ساتھ چمکدار چیز کی طرف دیکھتے رہنا۔

مذکورہ صدر طریقہ سے ناظرین میرا مطلب تو ضرور سمجھ گئے ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ معمول اس شے کا خیال برابر قائم رکھے۔ لیکن ہر حالت میں ضروری نہیں ہے۔ صرف عامل کا یہ اس حالت کا جس میں وہ داخل ہے۔ مفرد خیال بھی وہی کام دے دیا کرتا ہے۔

ہمارا اپنا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اپنے معمول کو کرسی پر بٹھا کر اور کوئی چمکدار چیز اس کے

ہاتھ میں دے کر اسے حکم کرتے ہیں کہ اس کو برابر دیکھتا رہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا خیال اپنے دل میں نہ آنے دے اور برابر توجہ سے اسی چیز کی طرف لگاتار دیکھتا رہے' اس کی طرف سے نظر ہٹا کر اور طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی فضول خیال اپنے دل میں آنے دے۔ نہ خود کسی سے سوال کرے' نہ کسی کو جواب دے۔ ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے۔ چند منٹ یہ مشق کرنے سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور ایسی بند ہوتی ہیں کہ باوجود ہزار دو ہزار کوشش کے بھی نہیں کھلتیں۔ اگر اس وقت میں معمول سے کہتا ہوں کہ تم اپنی آنکھیں کھولو تو بھی وہ نہیں کھول سکتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ تماہرے ہاتھ تمہارے گھٹنوں سے چپک گئے ہیں۔ ان کو علیحدہ کرو۔ معمول نے ان کو الگ کرنے کی بہت کوشش کی مگر دراصل وہ الگ نہ ہوئے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اس کو یقین دلا چکا تھا کہ تمہارے ہاتھ چونکہ چپک گئے ہیں۔ اس لئے اب ان کا علیحدہ ہونا بغیر تیرے حکم کے ناممکن ہے۔ ہم اس سے متواتر بات چیت کر رہے تھے اور ہر مرتبہ معلوم کر لیتے تھے کہ آیا کوئی نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ پھر ہم اس کا ہاتھ اٹھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے تھے' وہ ہاتھ ایسا بے حس ہوتا تھا کہ چھوڑا اور گرا اور جس طرح گرا' اسی طرح رہ گیا۔ جب ہم نے اس کی آنکھوں کو پنک ماری اور یقین دلایا کہ اب وہ اثر زائل ہو گیا تو فوراً اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن آنکھیں کھول دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وہی مقناطیسی کیفیت اس پر آ رہی ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے' گویا سخت تھکا ہوا ہے۔

اس کے سوا ایک اور طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی معمول کہ خوال وہ کسی عمر کا ہو' کرسی پر بٹھا کر اسے کہا کہ تم سو جانے کی کوشش کرو اور سوائے اس کے کہ تم کو نیند آ جائے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دو اور اسی میں مستغرق ہو جاؤ کہ تمہیں نیند آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم بار بار اس کو اس طرح یقین بھی دلاتے جاتے تھے۔ مثلاً دیکھو اب تمہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں۔ تمہاری آنکھیں خمار آلودہ ہو گئی ہیں۔ تمہاری ہر ایک بات سے نیند کا اظہار ہو رہا ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں۔ تم پر تھکان چھا رہی ہے۔ اب تم سو جاؤ گے۔ وہ دیکھو تمہارے ہاتھ سو گئے۔ اب تو پھر بھی سو گئے۔ تمہارے بدن پر نیند نے اپنا قبضہ کر لیا۔ تمہارے دماغ پر بھی نیند نے اپنا قبضہ کر لیا۔ اب

تو تمہارے خیالات بھی منتشر ہو گئے۔ بس اب تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ اب تو تم بالکل ہی سو گئے، سو جاؤ۔

اتنا کہنے سے معمول نے آنکھیں بند کر لیں اور ہم نے یوں دریافت کرنا شروع کیا جس سے پورا پورا اطمینان ہو جائے:

ہم: کیا تم سو گئے؟

معمول: ہاں!

ہم: کیا تم اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے؟

معمول: نہیں۔

ہم: (معمول کا ایک ہاتھ اونچا کر کے) تم اس ہاتھ کو نیچے گراؤ؟

معمول: میں کوشش کر چکا، ہاتھ نہیں گرتا۔

ہم: کیا تم کسی خوش الحان کے گانے کی آواز سن رہے ہو؟

معمول: بے شک کوئی عورت بڑے شیریں سروں میں گا رہی ہے۔

ہم: کیا اس کے ساتھ باجہ بھی بجتا سنتے ہو؟

معمول: ہاں! ہارمونیم باجہ بڑے زور شور سے بج رہا ہے۔

ہم: (کوئی چیز معمول کو دے کر) دیکھو یہ خرگوش کتنا خوبصورت ہے۔

معمول: واقعی اس کی پشم کتنی نرم ہے۔

ہم: اب تم آنکھیں کھول دو۔

معمول: میں کوشش کر چکا ہوں، میری آنکھیں نہیں کھلتیں۔

ہم: (پھونک مار کر) اب کھولو، کھل جائیں گی۔ آنکھیں کھول کر تم اس خرگوش کو دیکھو۔ اس کے بعد تم پھر سو جاؤ گے اور جب تک میں تم کو حکم نہ دوں گا، تم بیدار نہیں ہو سکتے تو آنکھیں کھول دو اور دیکھو، کیسا خوبصورت خرگوش تم کو میں نے دیا ہے۔

معمول: (آنکھیں کھول کر) واقعی میری آنکھیں اب بلا کوشش سے کھل گئیں۔ ہاں دیکھو، کتنا پیارا خرگوش ہے۔ آپ نے بھی دیکھا۔ اس کی پشم کتنی نرم اور سفید ہے۔ (پیار کرنا)

پیارے ناظرین! غرض بات یہ ہے کہ انسان کے خیال کو خدا نے بہت بڑی قوت دی ہے جس طرح آپ کوئی خیال کرتے کرتے سو جاؤ تو وہی صورت خواب میں مجسم آپ کو نظر آتی

ہے۔ یہی حالت بیداری کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑھی ہوئی ہے تو آپ بیداری میں بھی وہی سین مشاہدہ کر سکتے ہیں جو خواب میں اصل چیز انسان کا خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل میرے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زور کے ساتھ ان کے لئے کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ کی مشق درست ہو گی تو کبھی خطا نہ کریں گے۔ البتہ آپ روزانہ یہ کوشش کریں کہ آپ کی مشق سوا ہوتی جائے اور روزانہ پریکٹس بڑھایئے۔ امید ہے کہ آپ کو اس وقت خود بخود بغیر میرے یقین دلائے، میری بات کا یقین تجربہ سے ہو جائے گا اور آپ خود بخود مجھ کو تلاش کرتے چلے آئیں گے۔

گم شدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

مثلاً چوری کی چیز کا پتہ لگانا، کسی گمشدہ آدمی کا پتہ لگانا یا مفرور قاتل کا پتہ لگانا وغیرہ وغیرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ معمول پر خواب مقناطیسی طاری کر کے اس سے دریافت کرے کہ آیا فلاں شخص جو مفرور ہے، کہاں ہے، کیونکر دستیاب ہو گا۔ یا فلاں چیز چوری گئی ہے کیونکر ملے گی۔ یا فلاں چیز کا چور کہاں ہے، قاتل کہاں ہے، گرفتار ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ جب معمول خواب میں خوب اچھی طرح مخمور ہو جائے اس وقت معمول کو لازم ہے کہ اپنے مطلب کا سوال کرے۔ خواب طاری کرنے کا طریقہ وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی مذکورہ بالا طریقہ ہے صرف خواب طاری کرتے وقت وہی خیال کرنا چاہئے جس کے لئے خواب طاری کرنے لگے ہو۔ قلب کو یکسو کر کے وہی خیال کرو۔ معمول کو اس راز سے آگاہ مت کرو کہ تم اس سے کیا بات دریافت کرو گے، صرف اتنا بتا دو کہ میں تم کو بے ہوش کر کے تم سے چند راز کی باتیں دریافت کروں گا اور تم بہت جلدی مسمریزم کے اثر سے بے ہوش ہو جاؤ گے۔ اگر نیند آئے تو تم بھی سونے کی کوشش کرنا اور سو جانا بلکہ سوائے سونے کے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جس وقت میں عمل شروع کروں، تم بھی یہی خیال کرنا کہ اب عنقریب تم بے ہوش ہو جاؤ گے اور تمہیں اپنے تن بدن کی ہوش باقی نہ رہے گی اور دور دراز ملکوں کا حال میں تم سے دریافت کروں گا جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تمہیں اس کی مطلق خبر نہ ہو گی۔ ایک یہ کہ معمول سے ایک ہی وقت میں کئی کئی سوال مت کرو۔ صرف

ایک معمول سے ایک ہی سوال کرو۔ جو سوال کرو گے، معمول جواب ٹھیک دے گا۔ ایک یہ بھی خیال رکھو کہ جس چیز سے یا سوال سے معمول نفرت ظاہر کرے، دوبارہ وہ سوال مت کرو۔ اگر معمول بیدار ہونے کی درخواست کرے تو اس کو یقین دلا کر بیدار کر دو۔ اگر ایسا کرو گے تو معمول تمہارے حسب منشاء اور صحیح جواب دے گا۔ اگر اس کے خلاف کیا تو جواب تو دے گا مگر وہ غلط ہوں گے جو بیکار ہیں۔

تمہارے دل کا حال بتا دینا

علم قیافہ کی مشق کرو یعنی کسی شخص کو کہو کہ اپنے دل میں کسی پھول کا نام مقرر کرے۔ پھر تم اپنی قوت مقناطیسی کی طاقت سے بطور مراقبہ اس کو بتا دو گے کہ تو نے کون سا پھول لیا تھا۔ پس اسی طرح مشق کو بڑھاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو تو گھبراؤ نہیں بلکہ مشق کرتے جاؤ۔ چند روز میں تم کو اس بات کی مہارت ہو جائے گی کہ قوت مقناطیسی کی مدد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

دوسرا طریقہ:

یعنی کسی محفوظ جگہ بیٹھو اور چار شخصوں کو کہو کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل میں سوچ لو، ان باتوں کو ہی مقرر کرو۔ مثلاً:

1- کیا پہلا شخص
2- کیوں کیوں دوسرا
3- کسے تیسرا
4- کسے چوتھا

تمہارے بتائے بغیر چاروں شخص ایک ایک بات اپنے دل میں مقرر کر لیں۔ بعد میں تم اپنے قیافہ پر زور دے کر بتاؤ۔ چار میں دو ضرور صحیح ہوں گی۔ الغرض مشق کرنے سے سب باتیں بتا سکو گے۔

آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین دراصل آسیب کوئی چیز نہیں، یہ صرف لغویات ہے۔ لوگوں نے بالکل فضول بات کو مشہور کر دیا ہے۔ ورنہ آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے، سب مقناطیسی قوت کا اثر ہے جس کو مسمریزم کا عامل بذریعہ پاس رد کر کے اتار سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیالی صورتیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں اس لئے مسمریزم کے عامل سے رجوع کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہے تو بتاؤ، آج تک کسی نے بھوت یا آسیب آنکھ سے بھی دیکھا یا پری کسی کو نظر آئی۔ اس کا جواب ہی ملے گا کہ بزرگوں سے سنا یا پرانے قصوں میں پڑھا۔ پیارے دوستو! یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو، اس کے منہ پر مرچوں کا جو سرخ اور پسی ہوئی ہوں توبڑہ چڑھا دو۔ دیکھو آسیب کیسے رہ سکتا ہے۔ اگر آسیب ہے تو وہ مرچ کے باپ کی بھی پروا نہ کر کے قائم رہے گا اور اگر بناوٹ ہے تو مرچ کا نام سن کر جان نکل جائے گی اور تندرست ہو جائے گا۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں جس سے اپنے خاوند یا لواحقین کو دکھ دینا اور ستانا مقصود ہوتا ہے۔ آپ کبھی اس دھوکہ میں نہ آئیں بلکہ فوراً علاج مذکورہ سے اس آسیب کو بھگا کر اپنے عزیز کو اس دکھ سے چھوڑائیں۔

حب سے اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت مطمئن ہو اور قلب یکسو ہو تو خیال کرے کہ مطلوب حاضر ہے اور اس کی تصویر کو آنکھیں بند کر کے خوب پختہ کرے اور اس سلسلہ کو عرصہ تک خیال میں رکھے۔ جب تصور پختہ ہو جائے تو اسے کبھی کھڑے ہونے اور کبھی بیٹھنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشاء کام ہونے لگے تب زور سے خواہش کرے کہ مطلوب جہاں ہو، حاضر ہو جائے یا حاضر ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر تجربہ کرے کہ اس پر کیا اثر ہوا ہے تو پھر کوشش کرے، پھر کوشش کرے۔ آخر ضرور کامیابی ہو گی۔ تجربہ کیا ہوا عمل ہے۔

نظری مشق کر لینے کے بعد حب کا یہ عمل بھی ہے کہ جب تمہارا مطلوب کہیں جا رہا ہو اس کی پشت پر نظر جماؤ اور کوشش کرو کہ وہ ٹھہر جائے یا کھڑا ہو تو بیٹھ جائے یا چل پڑے۔ جس

وقت خیال کرو تو قلب سے خوب زور لگاؤ اور کوشش کرکے یہ امید کرو کہ ضرور ایسا ہو گا۔

اسی طریقہ سے اسے اپنے پر فریفتہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب خیال سے متعلق ہے۔ سب خیال اور نظر کا کھیل ہے۔

جادو کا چھلا

نمک کے پانی سے ایک تاگا تر کرکے اس میں ایک ہلکا سا چھلا باندھ کر لٹکا دو اور ڈورے کو ماچس سے جلا دو۔ چھلا معلق رہ جائے گا اور تاگا جل جائے گا مگر اس کو حرکت مطلق نہ دیں ورنہ خراب ہو جائے گا۔

آندھی میں چراغ روشن رہے

نمک پیس کر سن کے کپڑے پر چھڑک دو اور اسی کپڑے کو موم بتی کے گرد لپیٹ دو اور موم بتی کو روشن کر دو۔ آندھی سے کبھی نہ بجھے گی۔ سخت آندھی میں جلتی رہے گی۔

رات کو سورج دکھانا

انڈے کی زردی مٹی کے نئے کوزے میں رکھ کر اس میں اسی قدر ہڑتال کا سفوف ڈال دیں اور قدرے خون بکری کا بھی اس میں ملا دیں۔ بعدازاں کسی برتن میں ڈال کر اس کو دھوپ میں لٹکا دیں۔ اس سے ایک قسم کے کیڑے پیداہ و جائیں گے۔ ان کو ایک دوسرے برتن میں ڈال دو اور زردی بیضہ مرغ ان کیڑوں کو کھلا دو۔ آخر میں کھانے کو کچھ نہ دو۔ جب وہ بھوکے ہوں گے اور کھانے کو کچھ نہ پائیں گے تو ایک دوسرے کو کھاتے جائیں گے۔ آخر کھاتے کھاتے ان میں ایک رہ جائے گا۔ اس کو تم مار کر دھوپ میں خشک کر لو۔ جب خشک ہو جائے تو اس کو پیس کر ایک بڑے سفید پیالہ پر لیپتو اور اس پیالہ کو اندھیرے میں ایک طاق میں رکھ دو اور اس پر ایک سیاہ پردہ ڈال دو۔ دو تین یوم تک اس مکان میں مدار کی کلی کی دھونی دو جس سے وہ مکان کسی قدر سیاہ ہو جائے گا۔ بعدازاں جب تماشا دکھانا مقصود ہو تو طاق سے پردہ ہٹا دو۔ وہ

پیالہ سورج معلوم ہو گا مگر وقت رات کا ہو۔ روشنی مطلق نہ ہو تو بہت اچھا معلوم ہو گا۔

دنیا میں فرشتے

بھیڑ کی آنکھیں شیشے کے برتن میں سات روز تک تشویہ کرکے اور روغن زیتون میں ملا کر اس روئی کی بتی روشن کرو۔ مکان میں جس قدر آدمی ہیں، سب فرشتے معلوم ہوں گے۔

ایک عجیب و غریب اسم

ایک رسی پر جو سوت کی بنی ہو اور کنواری لڑکی نے اس کو کاتا ہو، ایک لاکھ دفعہ اسم "یا اسرافیل، میکائیل، عزرائیل" پڑھو اور گرہ لگاتے جاؤ۔ سو گرہ لگا کر چھوڑ دو اور ہر اتوار کو اسے خرگوش کی مینگنی کی دھونی دے کر رکھو۔ جب تک کام نہ آئے، روزانہ دھونی دیتے رہو۔ مرد اور عورت کی مٹی گائے گا۔ دونوں سروں پر رسی کے گانٹھ دو جس جگہ تمہاری دشمنی ہو اور وہ طوائف محفل میں ناچ رہی ہو، تم اس رسی کو چاقو سے کاٹ دو۔ طوائف کا کمربند فوراً ٹوٹ جائے گا اور وہ برہنہ ہو جائے گی۔

عورت کی پستان غائب کرنا

اکتالیس روز تک یا ابرار یا ابرار کا علم روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ٹکٹکی باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہے اور آخر میں ہاتھ کی ہتھیلی اس کو دکھا کر مٹھی بند کرکے اکتالیس روز میں جب خوب مشق کر لے تو پھر کسی عورت کے پاس جاکر اسے اپنی ہتھیلی دکھانے سے پہلے اکیس مرتبہ اسم یا ابرار دل میں پڑھ کر اس کو ہتھیلی دکھا کر مٹھی بند کر لے مگر نظر اس کی پستان کی طرف جمائے رہے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ میں اس کی پستان اپنی مٹھی میں بند کرنے لگا ہوں۔ جس وقت اسے دکھا کر مٹھی بند کرے گا، اس کی پستان ایک کہے گا ایک دو کہے گا دونوں ایک ہاتھ سے ایک دونوں سے دونوں غائب ہو جائیں گی اور جب تک مٹھی نہ کھولے گا، وہ پستان عورت کے ظاہر نہ ہوں گے۔ سینہ بالکل صاف ہو جائے گا۔ جسے مرد کا آزمودہ علم ہے

اسی طرح مرد کا خصیہ بھی غائب کر سکتا ہے۔ اسی طریقہ سے عمل یہی ہے۔ صرف خیال کا فرق ہے اور مؤنث اور مذکر کا یہ اسم میں بڑھانا پڑے گا۔

فوراً درخت لگانا

تخم کسوم کے تیل میں تلسی وغیرہ چھوٹے درختوں کے تخم ملا کر مٹی کے برتن میں ملائیں اور ان کو مٹی میں گاڑ دیں اور آٹھ روز کے بعد نکال کر انہیں احتیاط سے رکھ چھوڑیں۔ جب تماشہ دکھانا مقصود ہو تو ان کو نکال کر معمولی تخموں کی مانند لئی میں دفن کر دیں۔ بہت جلدی سرسبز درخت پیدا ہو جائے گا۔

پھول کا رنگ تبدیل کرنا

نوشادر اور چونہ ملا کر پھول پر مل دیں فوراً اس کی تاثیر سے پھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

دیگر نئی ترکیب

جس پھول کا رنگ بدنما مقصود ہو' اس کو گندھک کی دھونی دو فوراً رنگ اس پھول کا بدل جائے گا۔ اس کی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئے گا۔

تبدیل شدہ پھول کو اصل رنگ پر لانا

اسی پھول کو تھوڑی دیر پانی میں ڈال دینے سے اصلی رنگ ہو جائے گا۔

آگ سے ہاتھ نہ جلنا

زرد مینڈک کی چربی' امونیا' عرق پیاز تینوں چیزیں ہم وزن لے کر اپنے ہاتھ پر مل لو۔

پس اگر تم اپنے ہاتھ پر دھکتا ہوا انگارہ بھی رکھ لو گے تو بھی تمہارا ہاتھ مطلق نہ جلے گا بلکہ معلوم تک نہ ہو گا۔

آگ پر کپڑا نہ جلے

پھٹکڑی اور انڈے کی سفیدی میں کپڑے کو تر کرکے خشک کرلو اور نمک کے پانی سے دھو کر خشک کر لو' پھر اسے جس وقت تماشا کرنا ہو' بلاخوف اس پر ڈال دو۔ اسے آگ سے ہرگز نقصان نہ پہنچے گا۔ آگ اس کپڑے کو نہ جلا سکے گی۔

خفیہ تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لکھ کر خشک کرلو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ سادہ نظر آئے گا جس وقت پڑھنا مقصود ہو' آگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف نمودار ہو جائیں گے جیسے سیاہی کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ خط لکھنے کا ہے جس سے راز کی بات کوئی غیر شخص معلوم کرکے اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے' تحریر محفوظ رہے۔

خودبخود مینڈک پیدا ہو جائیں

ایک بڑے مینڈک کو مار کر خشک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سوکھ جائے تو اس کو پیس لو۔ اس کی مٹی ہو جائے گی۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھ چھوڑو جس روز بارش ہو اس مٹی کو مکان کے صحن میں رکھ دو۔ جب بارش ہو گی اور بارش کی بوندیں اس مٹی پر پڑیں گی تو اس مٹی سے ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں پیدا ہو کر اِدھر اُدھر اچھلنے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سخت تعجب معلوم ہو گا کہ مٹی میں کس طرح جان پڑ گئی۔

آگ کے شعلے منہ سے نکالنا

رال باریک پیس کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لو اور ایک بتی جلا کر کپڑے کی تیل میں تر کرکے اپنی

انگلی میں جس کو گھائی بھی کہتے ہیں' رکھ لو۔ ہتھیلی کو منہ کے مقابل کر کے زور سے پھونک مارو۔ تمہارے منہ کی ہوا سے رال اُڑ کر اس بتی پر پڑے گی جس سے بہت بڑے بڑے آگ کے شعلے اٹھیں گے۔ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو گا کہ تم نے اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکالے ہیں۔ خوب زور زور سے پھونک مارو۔ اگر شعلہ کسی کو لگ بھی جائے تو صدمہ نہ پہنچے گا' اطمینان رکھنا چاہئے۔

بیماریوں کا علاج

اور تشخیص کے بارے میں چند ہدایتیں اس جگہ درج کرتا ہوں۔ عامل کو لازم ہے کہ جب جب تمہارے پاس کوئی مریض واسطے علاج کے آئے تو اسے دوسرے روز بلاؤ اور خود اس کے دوست احبابوں سے مل کر اس کے مرض کی بابت معلومات بہم پہنچاؤ۔ دوسرے روز جب مریض آئے تو اس کو سمجھا سمجھا کر وہ تمام حالات بتاؤ جو تم نے اس کے احبابوں سے سنے ہیں۔ اس سے مریض کو تمہارا اعتقاد بڑھے گا اور وہ تم کو غیب دان خیال کرے گا جس کا یہ فائدہ ہو گا کہ جو تم علاج کرو گے اس پر وہ یقین کرے گا۔ اس لئے اس کو بہت جلدی صحت حاصل ہو گی اور تمہیں بھی زیادہ تکلیف نہ ہو گی۔

درد سر کا علاج مقناطیسی

مریض کو آرام کرسی پر بٹھا کر عامل پس پشت ایستادہ ہو کر اس کے سر کو اپنے جسم کا سہارا دے اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے وسطی حصہ پر بالمقابل رکھ کر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کرے اور متواتر دس منٹ تک ہاتھوں کو آہستہ آہستہ مریض کے سر کے پیچھے کی جانب اپنی طرف کو کانوں کے اس طرف تک لا کر علیحدہ کر لے۔ کچھ عرصہ تک سر کا دور کریں۔ بعدازاں دونوں ہاتھوں سے پیشانی اور سر کے اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں۔ پھر مریض سے سات سانس ایسے لے کر آہستہ آہستہ چارج کرنے کا حکم کریں۔ پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں اور غضبناک نظروں سے مریض کو گھوریں اور یقین کے لہجے میں اس کو کہیں کہ اب تو تم کو آرام ہو گیا۔ یا کچھ حصہ درد کا باقی رہ گیا ہے۔

امید ہے کہ مریض تمہارے حسب منشاء جواب دے گا۔ اگر کہے کہ ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو پھر اسی طریقہ سے عمل کر کے دریافت کرو کہ اب تو نہیں ہے۔ ضروری امر ہے کہ دوسری مرتبہ وہ کہے گا کہ ہاں اب آرام ہے۔

چہرہ کا درد

مریض کو سیدھا لٹا کر اس کی آنکھیں چمکنا بند کر دیں اور ایسے کہہ دیں کہ وہ اپنے دل میں اس بات کا یقین رکھے کہ اسے ضرور تمہارے علاج سے فائدہ ہو گا بلکہ تم خود اسے یقین دلاؤ کہ تم کو ضروری اور لازمی طور پر آرام ہو جائے گا تاکہ وہ اسی خیال میں لگا رہے اور کسی طرف اس کا خیال نہ جاسکے۔ خود عامل بھی عضو بیمار کو دیکھا کرے۔ اپنے قلب کو یکسو کرے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ امید قوی ہے کہ مریض کو آرام ہو جائے گا۔ دونوں ہاتھوں سے دور اس طرح کرے کہ سر کے بالائی حصہ سے رخسار کی ہڈی کی طرف ہو کر ٹھوڑی تک اپنا ہاتھ لے جائے اور اس مقام سے ہٹا دیں اور مریض کی درد کی طرف کان میں گرم سانس اپنے دہن سے داخل کریں۔ معمولی طور سے دس منٹ تک لرزاں دور لرزاتے ہوئے ہاتھوں سے کریں اور مریض سے کہیں کہ چھ بار لمبے اور گہرے سانس لے اور جلدی جلدی اس کو خارج کر دے۔ یہ سب کام دس منٹ میں تکمیل کو پہنچ جائے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں دریافت کرو کہ اب تو تمہیں آرام ہے۔ امید ہے کہ مریض جواب میں ہاں کہے گا۔

دانت کا درد

مریض کو آرام کرسی پر چت لٹا کر جس سے مریض بے آرام نہ ہو' پھر دس منٹ تک برابر درد پر دونوں ہاتھوں سے معمولی طریقہ پر اور سات منٹ تک لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دور کریں اور ہر مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں جس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو مریض کا مرض تم پر اثر نہ کرے گا' دوسرے مریض کو یہ یقین کامل ہو جائے گا کہ اس کا مرض دور ہو رہا ہے۔ پھر عامل کو لازم ہے کہ مریض سے کہے کہ اب تم تین چار ٹھنڈے سانس لو اور اندر کی کثیف ہوا خارج کرو اور جس دانت میں درد ہو اس کو اپنی چٹکی سے ٹھونکیں۔ اس عمل سے مریض پر

بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اس کے بعد سخت اور کرخت لہجہ میں حکومت کے طور پر دریافت کرو کہ کیوں اب تو تمہارے دانت کا درد جاتا رہا جس کے جواب میں مریض ضروری بات ہے کہ ہاں کہے گا۔

کان کی بیماری کا علاج

عامل کو لازم ہے کہ مریض کے سرہانے کھڑا ہو اور مریض کو لٹا دے۔ خواہ کرسی پر خواہ پلنگ پر یا فرش پر اور اپنی کلمہ کی انگلی مریض کے کان میں داخل کرکے باآواز بلند 70 مرتبہ اسم **یا وھاب** پڑھے اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں لرزہ پیدا کر دے۔ اس کے بعد انگلی کان سے نکال کر زمین پر سات لکیریں نکالے اور کان میں پھر پھونک مارے۔ اس کے مریض سے دریافت کرے' اسی حکومت کے لہجہ میں کیوں اب تو درد نہیں۔

آنکھ کی بیماریوں کا علاج

عامل کو لازم ہے کہ مریض کو لٹا کر سامنے سے دور شروع کرے۔ تمام چہرہ پر ہاتھ پھراتا ہوا آنکھوں تک لائے اور آنکھوں سے ہٹا کر پھر ماتھے اور سر تک لے جائے اور پھر ناک سے ہوتا ہوا لے جا کر رخسار پر سے الگ کرکے جھٹک دے۔ اس طرح پانچ منٹ تک کرے اور بقیہ پانچ منٹ لرزاں ہاتھ سے کام کرے۔ اس کے بعد آنکھوں پر اکیس بار انگلی سے اشارہ کرے۔ پھر زمین پر سات لکیریں نکال کر مریض کو کہے کہ ان لکیروں کی طرف غور سے دیکھو اور خود اسم **یا ایوب** باآواز بلند پڑھے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرے۔ اگر مریض بتائے کہ ابھی کچھ باقی ہے تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض ضرور کہے گا کہ آرام ہو گیا ہے۔

پیٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں کرا کر چت لٹا دیں۔ پھر عامل کو لازم ہے کہ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں

طرف اور بائیں ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے شکم پر پھرا دے اور آخر میں ناف پر لا کر چکر دے۔ چھ منٹ تک سیدھا ہاتھ چلائے اور چار منٹ تک لرزاں کل دس منٹ تک عمل کا دور کرے۔ اس کے مریض کو کہے کہ لمبے لمبے دس سانس لے۔ اس کے بعد اس سے کیفیت دریافت کرے' ضرور آرام ہو جائے گا۔

دست' باؤ گولہ' بدہضمی' مروڑ وغیرہ کا علاج

مریض کو اوندھا لٹا کر دس منٹ تک اس کی کمر پر اپنی کلیہ کی انگلی سے **یا شافع یا رفیع یا شفیع** کا اسم لکھے۔ سیدھے ہاتھ سے دو منٹ اور لرزتے ہوئے ہاتھ سے تین منٹ اسم لکھے اور مریض کو یقین لائے کہ تجھے ضرور آرام ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسم ختم کرکے غضبناک لہجہ میں اسے دریافت کرے کہ اب تو تمہارے مرض کو آرام ہے جس کے جواب میں لازمی طور پر مریض لفظ ہاں کا استعمال کرے گا۔

قلبی امراض کا علاج

سینہ کے اوپر اپنے ہاتھوں کو عامل اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کی پشت باہم ملی رہے۔ پھر ہاتھ سے نصف دائرہ کی صورت میں اس طرح دور شروع کرے کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے حتیٰ کہ دونوں رفتہ رفتہ ایک دوسرے کی سیدھ میں ہو جائیں۔ پھر دس منٹ تک معمولی دور ختم کرکے دس منٹ تک لرزاں ہاتھ سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ پر دم کریں اور سات مرتبہ مریض سے سانس کھنچوا کر خارج کرائیں۔ پھر دریافت کریں' انشاء اللہ مریض کہے گا کہ بالکل آرام ہے۔

امراض جگر

عامل کو لازم ہے کہ مریض کو کروٹ سے لٹا کر آپ اس کی داہنی طرف بیٹھ جائے اور سیدھے ہاتھ سے جگر کو سہلانا شروع کرے اور زبان سے اسم **یا وارث** برابر پڑھتا رہے۔

دونوں انگوٹھوں کو کلمہ کی انگلیوں سے اور ناخنوں کو انگوٹھوں سے اور کلمہ کی انگلی کے ناخن کو پشت سے ملا کر بالائی حصہ سے نیچے چوتڑوں تک دور کریں۔ دس مرتبہ اسم جگر پر دم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے کہ اب کیا حالت ہے۔ اگر وہ کہے کہ ابھی کچھ حصہ درد کا باقی ہے تو پھر دوبارہ دور شروع کرے۔ جب مریض کہے کہ ہاں اب درد نہیں ہے' اس وقت وقت تک عمل تمام کرے۔

حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریوں میں سوزش کا ہونا یقینی اور لازمی ہے اور مثلاً دمہ' گلٹی' ذات الجنب' خناق وغیرہ وغیرہ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو اپنے مقابل بٹھا کر خود اس کے منہ کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرا دے اور دونوں ہاتھوں سے گلے کے قریب سے سینے تک اور سینے سے پاؤں کے ناخنوں تک معمولی دور کریں اور دور کرتے وقت داہنے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لا کر الگ الگ کریں۔ پندرہ منٹ اس طرح کر کے پھیپھڑے پر گرم گرم سانس پھونکیں۔ اگر حلق کے اندر تکلیف ہو تو سات بار پھونکیں۔ بعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کر کے مریض سے کہیں کہ گیارہ لمبے لمبے سانس لے کر آہستہ آہستہ ان کو خارج کرے۔ اس کے بعد تحکمانہ لہجہ میں حال دریافت کرو۔ جواب انشاء اللہ حسب منشاء ملے گا۔

خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو تو تمام جسم پر دس منٹ تک دور کریں اور معدے پر پانچ گرم گرم سانس پھونکیں۔ بعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔ مریض کو حکم کریں کہ اکیس لمبے سانس لے کر جلدی جلدی ان کو خارج کر دے۔ پھر اس کے بعد دریافت کرو کہ اب کیا حال ہے۔

بخار کا علاج

دس منٹ تک مریض کے جسم پر دور کریں۔ پھر دو منٹ تک لرزاں۔ پھر پانچ منٹ تک تمام جسم پر ٹھنڈا سانس پھونک دیں۔ اس کے بعد مریض سے کہیں کہ سات مرتبہ آنکھیں کھول کر بند کرے اور ہر مرتبہ "یا محمد ﷺ" کہتا جائے۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرو اور دیکھو' بخار فوراً دور ہو گا۔

زکام کا علاج

پندرہ منٹ تک ناک پر کلمہ کی انگلی سے پاس کریں۔ اس کے بعد عامل مریض سے کہے کہ اپنی آنکھیں بند کر۔ جس وقت مریض اپنی آنکھیں بند کر لے اس وقت عامل مریض کی ناک کے دونوں نتھنوں کو بند کر دے۔ ایک منٹ تک مریض سانس روکے رہے۔ اس کے بعد زور سے خارج کر دے' زکام دور ہو جائے گا۔

بواسیر بادی کا علاج

مریض کو کروٹ سے لٹا کر دس پندرہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر پر دورہ کریں اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی طرف لائیں اور جسم کے نچلے حصہ پر آ کر دونوں ہاتھوں کو ملا دیں۔ دس منٹ تک سادہ اور دس منٹ تک لرزاں دور کریں۔ مریض سے دوسرے روز معلوم کریں۔ انشاء اللہ ذرا برابر بھی درد اور تکلیف باقی نہ ہو گی۔

خونی بواسیر کا علاج

دونوں چوتڑوں کے درمیان کی ہڈی کو سات مرتبہ پاس کریں۔ مریض کو اوندھا لٹا دیں۔ اوپر سے دور کرتے ہوئے چوتڑوں کے نیچے کے حصہ تک لائیں اور نیچے لا کر دونوں ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ جھٹک دیں۔ ورنہ خود عامل کو مرض کے لگ جانے کا احتمال ہے۔ اس کے بعد معمول مریض سے کہنے کے سات ڈنڈ نکلوائے۔ پھر نو مرتبہ گرم سانس ریڑھ کی ہڈی پر پھینک

دیں۔ اسی رات کو جس رات کو یہ علاج کیا ہے۔ ایک چھلا چاندی کی تار کا بنا کر اس پر ایک ہزار مرتبہ یا قَادِرُ یا قَادِرُ کا اسم پڑھ کر دم کریں اور وہ چھلا مریض کو پہنا دیں اور تاکید کر دیں کہ اس چھلے کو اپنی انگلی سے جدا نہ کرے۔ انشاء اللہ پھر مرض نہ رہے گا۔

اعصابی بیماریوں کا علاج

مثلاً لقوہ، سکتہ، سودا، دیوانگی، مرگی، فساد خون وغیرہ وغیرہ کا مقناطیسی طریقہ پر علاج اس طرح کرنا چاہئے کہ مریض کو چت لٹا کر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک پاس کریں۔ سیدھے ہاتھ سے سات منٹ اور لرزے سے پانچ منٹ پاس کریں۔ اس کے بعد پٹ لٹا کر اسی طرح دوسری طرف بھی کریں۔ ہر مرتبہ پاس کے بعد کمر پر ایک تھپکی لگائیں۔ بعد ازاں دل دماغ کی جڑ اور کمر پر گرم سانس پھونکیں اور مریض سے اٹھارہ بار سانس کھنچوائیں اور سات بار خود دم کریں۔ انشاء اللہ صحت کلی حاصل ہو گی اور کوئی شکایت باقی نہ رہے گی۔

اعضائے تناسل کی بیماریاں

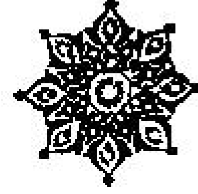
عامل کو لازم ہے کہ مریض کو چت لٹا کر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دور کرے کہ وہ کندھوں کی ہڈی کے نچلے حصہ سے گزر جائے اور دونوں سرین تک جا پہنچے۔ بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کرے۔ گردن پر تین بار گرم سانس پھونکے۔ پھر چت لٹا کر چند منٹ تک عضو تناسل کو پاس کرے۔ اس کے بعد لمبے لمبے آٹھ سانس لینے کی مریض کو ہدایت کرے۔ انشاء اللہ ہر ایک مرض عضو تناسل کا دور ہو جائے گا۔

عورتوں کے مخصوص علاج

مریض کو پٹ لٹا کر دس منٹ تک سر سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک دور کرو۔ سات منٹ معمولی طور پر اور دس منٹ لرزاں ہاتھ سے اس کے بعد دس مرتبہ گرم سانس اس کے سر پر پھونکیں اور چودہ سانس ٹھنڈی مریضہ سے کھنچوائیں مگر رحم کے الٹاتے اور بہتے ہوئے

خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی ہاتھ کو مریضہ کے سیدھا کر کے سات مرتبہ پاس کریں اور سوئی پر سات مرتبہ مریضہ سے پھونک لگوا کر اس سوئی کو کاغذی لیموں میں چبھو دیں۔ تین روز کے بعد وہ سوئی سیاہ ہو جائے گی۔ اس کو کسی قبرستان یا مسان میں جا کر سر شام دفن کرائیں۔ راستہ میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج الٹے ہوئے رحم اور بہتے خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی مخصوص مرضوں میں مذکورہ بالا ترکیب بہتر ہے۔

اسی طریقہ پر عورتوں کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔



تمہید

زمانہ سے علوم راز مفقود نہیں ہوئی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ عوام ان سے واقف نہ ہوں یا اپنی کاہلی اور بداعتقادی کے سبب ان سے واقفیت بہم پہنچایا نہ چاہتے ہوں۔ لیکن ان علوم کے محافظ جب وقت مناسب آتا ہے تو ضرور عوام پر اس کا افشا کرتے ہیں اور مستحق لوگ ان سے نفع اٹھاتے ہیں۔

دنیا میں صدہا علوم ایسے موجود ہیں جو دوبارہ رواج پانے پر کسی شخص کی ایجاد دکھلاتے ہیں باوجودیکہ قدیم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس علم کی بابت اس مختصر سے رسالہ میں' میں بحث کروں گا وہ بھی جدید نہیں ہے بلکہ ہر مذہب میں اس کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک ہی شہر میں پہنچنے کے مختلف راستے ہو سکتے ہیں لیکن سب سے بہتر وہ راستہ کہلاتا ہے جو سب سے قریب ہو۔ اسی طرح گو کہ اس علم کے صدہا طریقے استادوں نے لکھے ہیں لیکن چونکہ مجھ کو آج کل اس فن کے اظہار کی ضرورت بشدت محسوس ہوتی ہے اس لئے میں وہ طریقہ لکھوں گا جس کو آج تک بہت ہی کم اشخاص نے ظاہر کرنے کی جرأت کی ہے۔ میرے طریقہ سے شاغل کو بہت عرصہ دق ہونا نہیں پڑتا اور اکثر اوقات اول ہی روز کامیابی کی صورت نظر آ جاتی ہے۔ تھوڑا سا عملی اور عینی ثبوت مل جانے سے شاغل کی ہمت بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور یہ اس کی کامیابی کا سیدھا زینہ بن جاتی ہے۔

مجھے یہ علم کس طرح ملا

ہمیشہ بڑے بڑے عقلمندوں کی زبانی میں سنا کرتا تھا کہ ایک ایسا علم بھی ہے جس کے ذریعے سے انسان ایسے کام انجام دے سکتا ہے جو بادی النظر میں انسانی طاقت سے بعید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی راوی یہ بھی کہہ دیتے تھے کہ ہم نے اپنی آنکھ سے ایسے لوگ نہیں دیکھے ہیں جو ایسے علم سے ماہر ہوں۔ اگر کسی نے ایسے شخاص سے واسطہ پڑنے کا

اقرار بھی کیا تو یہ بھی اس ہی سانس میں کہہ دینے پر مجبور ہوئے کہ وہ بالکل شعبدہ بازی تھی ورنہ اس کی اصلیت کچھ نہ تھی۔

چونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے عجائب پسند عجوبہ جو واقع ہوئی ہے اس لئے میں نے بھی ہر چہ بادا باد کہہ کر اس علم کی جستجو شروع کر دی۔ اس میں شک نہیں کہ صدہا بار خود میرے دل میں بھی یہ گزرا کہ بالکل ڈھکوسلا اور مکاروں کا بنایا ہوا چکمہ ہی ہے۔ لیکن طبیعت نے یہ قبول نہ کیا کہ ایسی مشہور بات بالکل ہی جھوٹ ہو۔ آخر اس کی تہہ کو ضرور دریافت کرنا چاہیئے۔ اگر یہ درحقیقت مکر کا جال ہی ثابت ہو تو اس میں پھنسنے سے خلق خدا کو ضرور بچانا چاہیئے اور اگر اس کی اصلیت ہے تو کیوں خواہشمندوں اور مستحقوں کو اس سے فیض نہ پہنچے۔ چنانچہ اس تلاش میں' میں نے خوب خاک چھانی اور بڑے بڑے ظاہراً ولی مگر باطنی طور پر اشد دنیاداروں سے سابقہ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ مجھے صدہا نیک نیت اور سچے استادوں سے بھی ضرور واسطہ پڑا اور انہوں نے ہرچند کوشش کی کہ میں اول اُس علم کے اصول کو سمجھ لوں جس کی تلاش میں دیوانہ بنا ہوا تھا۔ لیکن اس جوش میں مجھے ایک نہ سوجھی اور اپنی بدنصیبی سے شہر بہ شہر حیران اور سرگرداں پھرتا رہا آخر نوبت یہاں تک پہنچنے کو تھی کہ میں مایوس ہو کر بیٹھ جاؤں اور آئندہ اس کی تحصیل لاحاصل پر لعنت کروں اور عوام کو اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دعوت کروں۔ لیکن (جو بندہ یابندہ) مجھے ایسے لوگوں سے بھی گفتگو کا موقع ملا جن کی تقریر مجھے مجبوراً سننی ہی پڑی اور آخر مجھے ہمزاد کی اصلیت معلوم ہوتی گئی۔ ان بزرگواروں نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا کہ ہمزاد کے عمل کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں ان کی اصلیت ضرور ہے لیکن غلط فہمی اور مبالغہ نے بھی بہت کچھ دخل کر لیا ہے۔ اگر یہ دونوں برائیاں دور ہو جائیں اور تم ٹھیک طور سے اس کا فلسفہ سمجھ لو تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو حاصل نہ کر لو چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ

ہمزاد کی نسبت مبالغہ

یہ سراسر مبالغہ ہے کہ ہمزاد جب قابو میں آ جاتا ہے تو عامل کو چین نہیں لینے دیتا اور ہر وقت کسی نہ کسی کام پر مجبور کرتا رہتا ہے اور وقت مرگ کچھ بدسلوکی کر جاتا ہے۔ یا اس کے

قابو کرنے میں کوئی سفلی عمل استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہرگز یہ کام ہمزاد کے نہیں ہیں بلکہ یہ حرکت

--- ایک قسم کی ناری مخلوق---

کی ہے جو انسانوں کی بہ نسبت کسی قدر اعلیٰ طبقہ فلکی پر بودوباش رکھتے ہیں اور جن کو مختلف مذاہب میں مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔ انگریزی زبان میں ایلی مینٹل (یعنی ارواح عنصری) ہنود کے یہاں گند ہرو' پشاچ مسلمانوں کے یہاں جن اور پری اور دیو وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کی اعلیٰ اقسام میں اس ہی طرح نیک اور بد' بھلے اور بُرے موجود ہیں جس طرح انسانوں میں ہیں۔ ہر انسان میں ان کے وجود کو بذریعہ دیدۂ باطنی دیکھنے کی کم و بیش قابلیت موجود ہے۔ صرف محنت اور صحیح طریقہ پر عمل درآمد کرنا فرض ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ مخلوق نظر نہ آئیں۔

ان کی نسبت صریح لفظوں میں یہ کہنا کہ ان کی صورت کیا ہے' عادات کیا ہیں' بہت ہی مشکل مضمون ہے۔ جو علوم راز کی عملی واقفیت بغیر سمجھنا بہت ہی مشکل ہے لیکن صرف یہ جان لینا فی الحال کافی ہے کہ یہ مخلوق علی العموم انسانی شکل رکھتی ہے باوجودیکہ ان کو تبدیل شکل کا کامل اختیار ہے۔ شکل تبدیل کر لینے کے علاوہ ان میں یہ طاقت بھی ہے کہ چشم زدن میں جہاں چاہیں چلے جائیں۔ ان کی عادت کی نسبت مشرح تو لکھا نہیں جا سکتا لیکن یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ ان کو علی العموم انسانوں سے ایک قسم کی نفرت ہے۔ کیونکہ اُس مادہ کو جس میں ان کی بودوباش ہے' انسان کا محض خیال ہی گدلا اور متزلزل کر دیتا ہے جس طرح پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پانی کے ہر ذرہ کو حرکت ہو جاتی ہے اسی طرح اُن کے مادۂ قیام کو محض خیال سے تحریک نالائم ہو جاتی ہے۔ لیکن جب کوئی شخص ان کے طبقہ یا عالم یا مقام بودوباش پر پہنچ ہی جاتا ہے تو اول تو یہ مخلوق مختلف اقسام کی صورتیں دکھا دکھا کر اپنی ناراضگی ظاہر کرتی ہیں اور جب کوئی زبردست ارادہ والا ان کی دھمکی میں آتا ہی نہیں ہے تو مجبوراً اس سے باز پُرس چھوڑ دیتے ہیں یا اسی کو بدل کر یوں کہو کہ مطیع و محکوم ہو جاتے ہیں۔

علاوہ اس کے ان میں ایک خاص بات اور بھی ہے جو کہہ دینا ضروری ہے یعنی ان میں دل لگی بھی عادت ہے چونکہ جب عامل ان کے طبقہ پر پہنچ جاتا ہے تو اس کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر ہی اِن آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو وہ قسم قسم سے دھمکاتے اور ڈراتی ہیں۔

ہم پیشتر کہہ چکے ہیں کہ ان کے مقام بودوباش پر ہمارے خیالات کا اثر پڑتا ہے اس لئے اگر ہم ان سے خوف نہ کھائیں تو ہم کو کوئی مضرت بھی نہیں پہنچا سکتے۔ عمل پڑھتے وقت علی

العموم عامل کو ایک حصار میں بیٹھنا ہوتا ہے جو وہ کوئی عمل پڑھ کر اپنی انگلی سے اپنے گرد مضبوط قوت ارادی سے کھینچ لیتا ہے۔ یہ کیا بات ہے؟ درحقیقت ایک مسمریزم کا عمل ہے۔ چونکہ ہر انسان کی آنکھ اور انگلیوں سے بہت زیادہ ایک قسم کا نُور خارج ہوتا رہتا ہے اس لئے جب خواہش قلبی سے وہ اپنے گرد ایک لکیر بنا لیتا ہے تو گویا ناری مخلوق کے لئے جو صرف خیال سے متاثر ہوتے ہیں' ایک ناری دیوار حفاظت کی بنا دیتا ہے جس کے اس جانب وہ آ نہیں سکتی ہیں اور اسی لئے اکثر عاملوں سے سنا ہو گا کہ ان کو وقت عمل کچھ خوفناک صورتیں نظر آئیں لیکن حصار کے باہر ہی باہر رہیں' اندر کوئی داخل نہ ہو سکی۔

ایک نکتہ

اگر کوئی شخص روز رات کو سوتے وقت یہ خیال کر لیا کرے کہ اس کے جسم کے چاروں طرف ایک نُورانی جسم نہایت پختہ بیضوی شکل کا موجود ہے جس میں کوئی مخالف مخلوق یا کسی دوسرے شخص کا بد خیال یا سحر اثر نہیں کر سکتا اور خیال نہایت زور سے جما لیا جائے جیسا کہ کاملین کا معمول ہے تو ہرگز اُس پر کسی کا اثر غالب نہ آئے گا۔

تعویذوں کا اثر کیا ہے

تعویذوں میں درحقیقت عامل یعنی تعویذ یا نقش لکھنے والے کی قوت ارادی سے ایک ایسا نُوری کرہ بن جاتا ہے کیونکہ اس کو کامل اعتقاد ہے کہ میں فلاں عمل کا عامل ہوں اور میں نے زکوٰۃ دے لی ہے علاوہ ازیں تعویذ استعمال کرنے والے کو بھی عقیدہ ہوتا ہے جو زیادہ تر عامل کے تقدس اور تقویٰ پر مبنی ہوتا ہے اس لئے وہ اپنی قوت ارادی اُس مرض یا بلا پر غالب آ جاتا ہے اور اثر بد سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کی طبیعت بھی زور پکڑ جاتی ہے جو مرض یا بد اثر کو باہر پھینک دیتی ہے۔ مذکورۂ صدر قسم کی ارواح خاص رسوم اور طریقوں سے انسان سے مانوس ہو جاتے ہیں اور خاص ہی اشیاء سے جذب کر کے زیادہ مادی ہو جاتے ہیں۔ یہ قوم انسانوں سے کچھ عرصہ تک تابعداری سے پیش آتے ہیں اور پھر انسان کی ہوس اور حرص سے ناراض ہو کر دق کرنے لگتے ہیں۔ چونکہ اس مخلوق کو انسانوں سے ایک قسم کی فطرتی ناموافقت اور جنسیت

ہے اس لئے وہ در حقیقت سفلی عملوں کے ذریعے انسانوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ یہ یہ کہو کہ قدرے تعلق پیدا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جب ان کا تعلق ہو جاتا ہے تو اس وقت تک اپنی جبلی شرارت سے باز رہتی ہیں کہ جب تک وہ ان کی خوشامد اور خاطر و مدارات کرتا رہتا ہے اور جب ان کو مشغلہ بہم پہنچانے اور غذا دینے میں کمی یا قصور کرتا ہے تو وہ اس کو دق کرتے ہیں اور وقت مرگ قسم قسم کی بدسلوکیاں کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو زیادہ مادی یا معمولی اصطلاح کے بموجب زبردست اور قوی کرنے کے لئے بداعمالیوں اور بدکاریوں کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مخلوق خون سے ایک خاص قسم کی قوت یا حرارت غریزی جذب کرکے زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں اس لئے ان کے عامل زیادہ تر خودغرض' بدچلن اور بدکار ہوتے ہیں اور جب ان سے کسی کام لینے کی احتیاج ہوتی ہے تو اول کسی نذر یا بھینٹ کا وعدہ کرنا لازمی ہوتا ہے جو کسی جانور کا خون ہوتا ہے۔ پس ایسی ہی مخلوق کا واسطہ یا تعلق ہے جو عوام میں ہمزاد کرنے سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چونکہ استادوں نے ان سے واسطہ پیدا کرنے کے طریقے بالکل خفیہ رکھے ہیں اس خیال سے نہیں کہ عوام کو ان سے نقصان پہنچے گا بلکہ خودغرضی کے سبب سے کہ دوسرا جان لے گا تو اُس کی ذات کو نفع پہنچ جائے گا باوجودیکہ وہ بات جسے وہ نفع خیال کرتے ہیں اور اپنی خودغرضی پورا کرنے میں خوش ہوتے ہیں' ایک قسم کی سخت بدکاری اور گناہ ہے۔ پس یہ کام ہمزاد کا نہیں ہے کہ اس کو سدھ یا تابع کرنے کے لئے بُرے قسم کے اعمال پڑھنے کی ضرورت ہو اور وہ کسی وقت بھی اپنے عامل کو دق کرے یا کسی وقت بھی بدسلوکی کرے کیونکہ ہمزاد اپنی ہی ذات سے بدسلوکی نہیں کر سکتا۔

عملیات کا اثر

استادوں نے زمانہ قدیم میں ہی یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہر مفرد آواز کا جداگانہ رنگ و تاثیر ہے بلکہ زیادہ وضاحت کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر مرکب آواز کی جداگانہ تصویر ہے۔

سطور مندرجہ بالا کے تحریر کرتے وقت ہم کو ایک مضمون مثالیہ ملک امریکہ کے ایک رسالہ میں ہاتھ لگا چنانچہ اس کا انتخاب بغرض ملاحظہ ناظرین ہم اس جگہ ترجمہ کرتے ہیں۔ مضمون ہذا کے راقم ڈبلیو ہوایٹ ورتھ ہیں اور وہ مضمون حسب ذیل ہے:

ابتدائے زمانہ طفولیت سے عوام الناس کا خیال میری نسبت یہ ہے کہ میں ایک نازک خیال اور نازک مزاج آدمی ہوں اور میری قابلیت دریافت نتائج' حسن باطنی و ظاہری عمدہ ہے۔ میں ایک مرتبہ جس کی یاد میرے دل میں ابھی تک مستقر ہے' کسی محفل رنگ و طرب میں اپنی چودھویں سن و سال میں شریک ہوا اور ایک عالم فن موسیقی اہل جرمن کے ایک ساز بجانے سے جو اشکال عجیبہ و مخلوقات غریبہ اس کی ہر ایک آواز سے نکلتی تھیں' ان کو دیکھ کر کمال متحیر ہوا۔ یہ شکلیں جو مجھ کو دکھائی دیتی تھیں ان اقسام مخلوقات کی تھیں جو ہوپا یعنی گند ہرپ و ائسرا لے ناموں سے مشہور ہیں اور ان میں حوران پری پیکر و غلمان رشک قمر جو نہایت چھوٹے قد کی تھیں' شامل تھیں اور ان کی شکل و شباہت بالکل مثل اُن لوگوں کے تھی جو اس کمرہ میں بقد آدم موجود تھے۔ یہ عجیب و غریب ہر قسم کی رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھیں الا منجملہ کل اقسام رنگ کے سرخ و سبز رنگ زیادہ تھا۔ ان کی پوشاک میں زیورات زر و جواہر شامل تھے اور اس پر طلائی و نقرئی گوٹہ پٹہ کی چمک دوبالا تھی۔ خوبصورت اور خوشنما پھول جو ان کی پوشاک پر بنے ہوئے تھے' وہ نہایت پسند اور مرغوب خاطر معلوم ہوتے تھے۔

علاوہ بریں یہ امر ظاہر تھا ان اقسام مخلوقات میں مرد و زن ہر دو شامل ہیں اور نیز ان کی پوشاک و لباس اس امر کی بخوبی شاہد حال تھی۔ ہر نغمہ اور الحان شیریں سے جو اس ساز کے ہر ایک تال سُر سے پیدا ہوتا تھا۔ ایک جداگانہ مخلوق عالم جن تنہا یا بہمراہی دو باتیں مخلوق عالم مذکورہَ بالا نظر آتا تھا اور وہ اُس مقام سے جہاں سے کہ اُن کی اولا پیدائش ہوئی' نکل کر اس وقت تک جب تک کہ وہ راگ قائم رہتا اس کے ساتھ ہم آہنگی کرتا ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ کو بطور خود نقل و حرکت کیا کرتا تھا۔

اس واقعہ عجیب اور مشاہدات غریب سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آیا یہ راگ کی روح یا خاص راگ بہیئت مجسم تو نہیں ہے جو اس طرح مجھ کو دکھائی دیتا ہے کیونکہ اُن کی ہم آہنگی اور سرعت رفتار بہ محل ہائے خاص رقص ماتمی وغیرہ و آواز گلوی خوش نوا و نغمہ فرحت افزا ایسی تھی کہ اُس سے اس امر کی اور بھی تصدیق ہوئی کہ یہ اُس راگ سے متعلق خاص ارواحیں ہیں اور اُس مقام سے جہاں سے کہ وہ راگ پیدا ہوا نکلتی ہیں اور بہ عجلت تمام وہ کس خوبی کے ساتھ محبوبانہ رقص کرتی ہیں اور کیونکر حالت مستی راگ میں اپنی ٹوپی و بال و پر ہلاتی و اچھالتی ہیں۔ ایک مقام سے دوسرے مقام تک اُسی حالت رقص میں بہ سرعت تمام

جانا اور پھر اُس پر کسی تال اور سُر کی آہنگی میں فرق نہ آنا اور راگ بدلتے ہی یکایک مثل برق رقص ماتمی میں شریک ہونا اور پھر اُن اشکال ہوائی کا غائب ہو جانا اور ان کی جگہ غلمان سیاہ فام و سیاہ پوش کا مثل فقیر و تارک الدنیا اشخاص کے لباس پہنے ہوئے نظر آنا اور گونگے بہرے اشخاص کی طرح رنج و الم ماتمی میں شریک ہونا ایک سانحہ عجیب اور واقعہ غریب تھا مگر اس کے سوا اور بھی بہت سی باتیں تھیں جو اس سے بھی عجیب و غریب تر تھیں چنانچہ منجملہ ان باتوں کے ایک بات یہ تھی کہ ان میں سے ہر ایک کے چھوٹے سے منہ سے راگ کے آثار نمایاں تھے۔ ایسا کہ یہ میں فوراً جان سکتا تھا کہ وہ اب کس خواب و خیال کو ظاہر کیا چاہتے ہیں۔ اسی وقت جبکہ اندوہ و غم کا شور و فغاں بڑھا ہوا تھا ایک طرف سے مادران مہربان با سینہ چاک و دل افگار کے بال کھولے ہوئی آنکھیں پھاڑے ہوئی اپنی ناز پروردہ اغصا کے ماتم میں زار زار بادل پُرفراق روتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے بہادران جنگ اور نبرد آزمایان کلغی بر سرے پر کے پرے باجوش و خروش سپاہیانہ مع ڈھال و تلوار و برچھی کے نظر آئے۔ ان کے ہاتھ خون آلودہ تھے اور ان میں بعض پیدل اور بعض سوار تھے جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی کسی مہم میں دریائے خون بہا سے چلے آتے ہیں اور یہ صورتیں اس وقت نظر آئیں کہ جب فن جنگ سے متعلق راگ شروع کیا گیا چنانچہ اسی طرح ہر راگ کے ساتھ اس سے متعلق نئی ارداحوں کی صورتیں نظر آئیں اور جیسے ہی وہ راگ ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوا وہ صورتیں خودبخود دفعتاً غائب ہو گئیں۔ جب کبھی کسی راگ کی ہم آہنگی میں فرق آتا تو اس راگ سے متعلق ارواح کا چہرہ ست پڑ جاتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ ناگہانی طور پر اس موقع پر چلی آئے ہے اس کے اعضائے جسمانی و لباس باہری میں شکن پڑ جاتی اور وہ مثل ایک بونا پستہ قد شکستہ کمر آدمی کی جس کی آواز بھدی اور اکھڑی ہوئی ہے' دکھلائی دیتا۔ اس کی ہر ایک ناز و انداز حرکت میں ایک قسم کی بے لطفی سی پیدا ہو جاتی تھی۔

جب میں پچیس برس کی عمر کو پہنچا اس وقت میری حیرت اور بھی زیادہ ہوئی کیونکہ مجھ کو یکایک اس وقت میں ہر ایک آدمی کے منہ سے جو گفتگو کر رہا ہے' ایسے اشکال عجیبہ و مخلوقات غریبہ نکلتی ہوئی دکھلائی دیں۔ ہر ایک لفظ کے ساتھ جو منہ سے نکلتا ہے' ایک ایسی عجیب مخلوق کی شکل پوشاک پہنے ہوئے نکلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہے اور اس کی شکل و شباہت بالکل اس خیال کے مطابق جس سے کہ وہ پیدا ہوئی ہے چنانچہ یہ بات اس وقت دریافت ہوئی جبکہ دو بہنیں جو

مدت سے علیحدہ تھیں' پھر ملیں اور ایک دوسرے سے اپنا شوق و انتظار و اشتیاق محبت باہمی ظاہر کرنے لگیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی صورتیں جو ان کے لبوں سے صف بہ صف نکلی تھیں' نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھیں اور ان کی شکل و شباہت نہایت موزوں تھی اور وہ بھی انہی کلمات محبت آمیز کا جو ان کو بظاہر وجود میں لائے' اعادہ کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ ایک اور موقع پر جس کو کہ شاید میں تمام عمر نہ بھولوں مجھ کو ایک سانحہ درد انگیز دیکھنے کا اتفاق ہوا اور وہ یہ تھا کہ ایک طرف ایک شخص اظہار وفاداری میں سرگرم اور دوسرا دوسری طرف ظالمانہ اور دوزخی بیوفائی میں مشغول تھا۔

اِس موقعہ پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اور اس کا عاشق جو کہیں دور دراز کے سفر کو جانے والا تھا' باہم ملاقات آخری اور رخصت الوداعی کہنے کو آئی ہوئی تھی۔ اُس لڑکی کے منہ سے اس وقت جبکہ وہ گفتگو کرتی تھی' اسی طرح خوبصورت مثل روز روشن پریوں کی صورتیں نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں جیسا کہ اس وقت جبکہ وہ دو بہنیں آپس میں گفتگو کر رہی تھیں۔ ہر ایک لفظ جو اس کے منہ سے اُس لڑکی کے رخ کو سامنے ہو کر نکلتا ہے اسی طرح صاف معلوم ہوتا جیسا کہ اُس لڑکی کے الفاظ کی شکل تھی جو اُس سے گویا تھی اور اس سے آثار تبسم ایسے نمایاں ہوتے تھے کہ جس سے یہ بات صریح پائی جاتی تھی کہ اُن کی محبت دائمی ہے اور اُس میں کسی طرح کا فرق نہیں آنے کا الا اس اور دوزخی کی گفتگو کا ایک جزو سیاہ مثل روی شیطان بدنما تھا اور اُس سے شعلہ ہائے آتشیں سرخ و نیلی زبان کے جو کسی ظالم کے منہ سے نکلتی ہیں' نکلتے ہوئے دکھلائی دیتی تھی اور وہ ایک شریر و چالاک رقاص کے ہر گوشہ چشم کے اشارہ کی موافق و مشابہ تھی۔ اِن چھوٹی صورتوں کا پچھلا حصہ سیاہ تھا اور وہ دیکھنے میں نہایت خطرناک معلوم ہوتا تھا اور ہمیشہ متبدل و متغیر اور مایوس نظر آتا تھا اور اس سے اخفا کے آثار نمایاں اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ وہ شخص جو اُس لڑکی کا عاشق تھا' یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی خامی عشق و لاپروائی کو اُس لڑکی سے جو اس کا بہت کچھ اعتقاد کرتی تھی' اخفا کرے اس لئے اُس کے کلمات کی صورت بظاہر ایک جانب عمدہ نظر آتی تھی اور دوسری جانب جہاں وہ اپنے ارادہ فکر آمیز کو مخفی رکھتا تھا اُس کی صورت بُری نظر آتی تھی اور یہ بات ظاہر تھی کہ جبکہ عمدہ خیالات کے چاروں طرف ایک روشنی کا صاف ہالہ نظر آتا تھا' خیالات بد کی چاروں طرف ایک ہالہ بہ شکل تیرہ و تار نظر آتا تھا اور اس میں کبھی کبھی روشنی کے آثار نظر آتے تھے۔ سب سے عمدہ اور

خوبصورت وہ چھوٹے قد کی ارواحیں تھیں جو ایک مادر مہربان کے منہ سے جو اپنی لڑکی سے گفتگو میں مصروف تھی، نکلتی تھیں۔ یہ چاندی کے سفید بادل کی طرح نکلتی تھیں اور عرقیات گل اور خوشبویات معطر سے بھری ہوئی مثل باران رحمت الٰہی کے اُس لڑکی کے سر کی کاکلون سے لے کر قدم تک گرتی ہوئی دکھلائی دیتی تھیں لیکن اس وقت جبکہ میں نے ایک ناشکری لڑکی کے منہ سے خوفناک مخلوقات عالم جن کی صورتیں نکلتی ہوئی دیکھیں تو مجھ کو ایک بادل عظیم اور خوفناک نظر آیا اس وقت اُس لڑکی کی مادر مہربان با چشم اشک آلود تھی اور بہ ملائمت اُس سے رفع غیظ و غضب کی التجا کر رہی تھی اور اُس وحشی ناشکری لڑکی کے منہ سے جو کلمات بطور جواب نکلتے تھے، اُن سے بھدی و تیز آتشیں صورتیں مثل شیطان کی نکلتی تھیں اور ان کا سانس پھولا ہوا تھا اور آنکھیں نیچے کی طرف گڑی ہوئی تھیں۔ وہ مثل تیز و نکیلی چاقو یا ہتھیار کی اُس مادر مہربان کے سینہ کو چاک کئے ڈالتی تھی اور جو الفاظ اُس لڑکی کے منہ سے نکلتے تھے وہ مثل ایک قاتل آلہ کے تھے جو اُس کے دل میں گھس کر اُس کو پاش پاش کر ڈالتا تھا اور اُن سے وہ خوف زدہ صورتیں جو بجواب اس کے اس کی مادر مہربان کے منہ سے نکلتی تھیں، دیوار سے لگ کر پاش پاش ہو جاتی تھیں۔ دوزخی صورتیں ان مخلوقات کی جو عالم جن سے تعلق رکھتی ہیں میں نے اکثر اشخاص کے منہ سے نکلتی ہوئی دیکھی تھیں و بالخصوص یہ صورتیں زمانہ ساز و مکار و دروغ گو وغیرہ ہر دل عزیز و نیز وہ اشخاص ہیں جو امراء اور اُن کے عزیز و اقارب کے بستر عیادت پر بیٹھ کر جھوٹے درد و الم کے آنسو بہاتی اور اظہار درد و غم کرنے و جھوٹے کلمات محبت آمیز و دوستانہ ظاہر کرنے میں اکثر نکلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں۔

اس تقریر سے بخوبی ظاہر ہے کہ اگر اس لفظ سے اچھے خیالات اور جذبات کا اظہار ہو گا تو وہ تصاویر جو اُس سے پیدا ہوں گی وہ خوش اور خوبصورت اور مکمل ہوں گی اور اگر عمدہ خیالات ظاہر نہ کئے جائیں گے تو تصاویر بھی جو اُن سے پیدا ہوں گی بدشکل، اُداس اور نامکمل ہوں گی۔

علم طب کی اصلیت

فطرت ہر رنگ اور ہر عنصر سے متعلق ہے اور دنیا میں ہر ایک شے سے جدا قسم کا رنگ

اور نُور ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہے اس کو مسمریزم والے ایام حیوانی مقناطیس کہتے ہیں۔ ان رنگوں کی جداگانہ طبی تاثیر بھی ہے۔ جب ان رنگوں میں کسی سبب سے خلل واقع ہو جاتا ہے تو یوگیوں یا ماہران علم راز کی اصطلاح میں اس کو تتوں کا خلل اور اطبا کی اصطلاح میں خلطوں کا نقصان کہتے ہیں۔

چونکہ قدما کو ہر درخت و ہر شے کی نُوری رنگت یا اورا دیدۂ باطنی سے دیکھ لینے کی تمیز تھی اس لئے جب وہ کسی مریض کے معالج ہوتے تھے تو اُس کے اورے کو دیکھ کر معلوم کر لیتے تھے کہ کس رنگت میں جو ترکیب انسانی کے لئے مناسب ہے خلل واقع ہوا ہے۔ یعنی کسی تتو میں کمی یا بیشی ہوئی ہے تو وہ فوراً اُس ہی قسم کی بوٹی دیکھ کر کھلا یا پلا دیتے تھے یعنی جو کوئی خاص رنگت ترکیب جسمی میں کم ہو گئی ہے اس کو ہی پورا کر دینے والی رنگ کی بوٹی دیکھ کر کھلا پلا دیتے تھے۔ اگر کوئی رنگ زیادتی پر ہوتا تھا تو اس کو کم کرنے والی دوا کھلا دیتے تھے جس سے مریض کے اورے میں مساوات بہم پہنچ جاتی تھی۔ وہی ادویات بعد کو کسی خاص مرض کے لئے مفید کہلانے لگیں چنانچہ ادویات میں تو وہی اثر موجود ہے لیکن ان کے استعمال کرانے والے یعنی طبیب لوگ مریض میں نہیں دیکھ سکتے کہ درحقیقت کون سا رنگ کم یا زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب محض ظاہری شناخت اور خیال پر کاربند ہونا پڑتا ہے اور اس ہی لئے علم طب ایک ظنی علم رہ گیا ہے جو نہایت خطرناک ہے۔

اب حکیم لوگ صرف مریض سے ہی دریافت کر لیتے ہیں کہ تمہارا کیا حال ہے اور اس کے ہی کہنے کے بموجب ایک نسخہ متعدد ادویات کا اس احتمال سے کہ کوئی نہ کوئی تو اُس زیادتی یا کمی کو ضرور درست کر دے گی، لکھ دیا کرتے ہیں۔

اگر اتفاق سے یا مریض کی خوش قسمتی سے نسخہ میں ایسی ادویات یا اجزاء زیادہ شامل ہو جاتے ہیں جو مرض یا اورے رنگت کے خلل کو درست کرنے والے تھے تو مریض کو نفع ہوتا ہے اور حکیم جی دوسرے روز غیر مفید اجزاء کو اُس ظن اور احتمال پر نکال دیتے ہیں اور دوسرا اُس کی جگہ شامل کر دیتے ہیں اور رفتہ رفتہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اگر خلاف ادویہ زیادہ شامل ہو جاتی ہیں تو مرض بگڑتا جاتا ہے اور آخر کار مریض مرجاتا ہے۔

جو طبیب زیادہ انسانوں پر اپنے خیال کو آزما چکتا ہے، وہ حاذق حکیم کہلاتا ہے اور پھر اُس سے زیادہ آدمیوں کو شفاء ہوتی ہے۔

لیکن پیشتر ایسا وہم اور گمان کا معاملہ نہیں تھا بلکہ ٹھیک مرض کے لئے ٹھیک ہی دوا دی جاتی تھی جس سے فوری صحت ہوتی تھی چنانچہ جس طرح اطباء کا نسخہ امراض کے لئے نافع ہو سکتا ہے اس ہی طرح عمل اور منتر وغیرہ سے بھی بشرطیکہ عامل دیدۂ باطنی رکھتا ہو اور مفرد اور مرکب آوازوں کی رنگت پہچان سکتا ہو' نفع کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ہم پیشتر کہہ چکے ہیں کہ آوازوں کی بھی جدا جدا رنگت ہوتی ہے۔ چونکہ آواز بھی ایک قسم کا مادہ ہے جس طرح خیال ہے تو اس میں بھی جڑی بوٹیوں کی طرح اثر ہے۔ پس اگر واقف شخص بجائے کوئی دوا دینے کے کوئی آواز کا استعمال بتا دے جسے دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی عمل پڑھنے کو بتا دے تو فوراً دوا سے بھی زیادہ سریع اثر مریض کو ہو گا اور مریض فوراً اچھا ہو جائے گا۔

کیوں عملیات میں اثر نہیں

چونکہ عملیات استادوں کے ایجاد کردہ لفظی نسخے ہیں اس لئے عامل کو ہر مرض کے لئے کام میں لانے سے پیشتر اُن کی موافقت مزاجی بھی جان لینا ضروری ہے۔ چنانچہ اس کے لئے عاملوں نے اعمال مطابق کرنا بذریعہ حروف تہجی ایجاد کیا ہے۔

حروف بھی خاکی' بادی' آتشی اور آبی ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اُن حروف کے زبان سے ادا کرنے میں جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ سیاری یا سماوی طبقہ پر خاکی' بادی' آبی یا آتشی اثر کرتے ہیں اور اپنے ہی ہم جنس ناری مخلوق کو اس کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ یا یہ کہو کہ جس قسم کی آواز ہوتی ہے اُس ہی قسم کی ناری مخلوق آواز پیدا کنندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

پس جو لوگ عملیات کی صحیح آواز جو عاملوں نے کسی خاص مؤکل کے متوجہ یا تابع کرنے کے لئے مختص کر رکھی ہے' ادا کر سکتے ہیں وہ ضرور اپنے عمل میں کامیاب ہوتے ہیں۔ دوسری بات جو عملیات میں معین اور ضروری ہے وہ بخور ہے۔ یہ بھی کاملین نے اورے یا نُور کی رنگت کے لحاظ سے مقرر کی ہیں۔ جب کسی آواز سے کوئی مؤکل متوجہ یا متاثر کر لیا جاتا ہے تو اس کو وہ بخور یا غذا دینی ہوتی ہے جو اس عمل کے تابع مؤکل کو قوی کر دے اور عامل کے روبرو موجود رکھ سکے۔ چنانچہ عوام بخور سے بھی بخوبی واقف نہیں ہوتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ عملیات میں 69 فیصدی ناکامیابی ہوتی ہے۔ عمل کا بخش دینا بھی اس کی کنجی بتا دینا ہے۔ میرا

ارادہ نہیں ہے کہ سحر اسود ہو یا ابیض کسی کو سکھاؤں اس لئے اِس مضمون کو یہیں چھوڑتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ اصلی ہمزاد کیا ہے۔

ہمزاد کی اقسام

1- جسم لطیف:

انسان جو عوام کو نظر آتا ہے درحقیقت اصلی انسان نہیں ہے بلکہ یہ اصلی انسان کا قید خانہ ہے جس کے اندر اصلی انسان قید ہے۔ انسان کو ایسی ترکیبیں معلوم ہیں کہ وہ اپنے اس خاکی جیل خانہ کو چھوڑ کر باہر نکل جائے اور جب یہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو اختیار ہو جاتا ہے کہ چشم زدن میں جہاں چاہے' چلا جائے۔ چنانچہ اسی قوت سے فقرائے کاملین چشم زدن میں ہزاروں کوس کے فاصلہ پر چلے جاتے تھے اور چلے جاتے ہیں۔ جسے اُن کی اصطلاح میں طے ارض کہتے ہیں۔ ایسا کرنا بہت ہی مشکل ہے لیکن انسان کے لئے ناممکن نہیں۔ اس اصلی انسان یا اندرونی جسم کو صوفیائے کرام نے جسم لطیف اور ہندو جوگیوں نے لنگ شریر و شوکشم شریر کہا ہے۔

اکثر اشخاص نے سنا ہو گا کہ فلاں فقیر ایک مقفل مکان سے باہر نکل گیا اور جب قفل کھول کر دیکھا تو فقیر کو بدستور اندر سوتا پایا۔ حقیقت میں فقیر مذکور اپنے خاکی جسم سے باہر نہیں نکل گیا تھا بلکہ اس کا جسم لطیف باہر نکل گیا تھا۔ مادی جسم کو خاص صورتوں کے سوائے جو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی بات ہے' کوئی بھی مکان مقفل سے باہر بلا معمولی وسائل کے نہیں لے جاسکتا۔

2- جسم خیالی:

اول الذکر قسم سے کسی قدر ادنیٰ قسم کے فقراء اپنے ایک اور جسم سے بھی دور دراز مقامات پر نمودار ہو سکتے ہیں اور وہ اُن کا جسم خیالی یا تصوری ہوتا ہے۔ اس جسم سے درحقیقت فقیر باہر نہیں چلا جاتا ہے بلکہ دوسرے شخص کو دکھائی دے جاتا ہے۔ ہنود کے یہاں اِسکوما یاوی روپ کہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ عامل دوسرے شخص کے خیال میں اپنی قوت ارادی کے زور سے نمودار ہو جاتا ہے چنانچہ اس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے بے شمار جسم بنا

لے اور ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر لوگوں کو نظر آئے اور جہاں اس کا اصلی خاکی جسم موجود ہے وہاں بھی برابر دوسرے لوگوں سے باتیں کرتا رہے لیکن جسم لطیف نکل جانے کی حالت میں خاکی جسم کو ہوش نہیں ہوتا۔

اس علم کا ادنیٰ درجہ نظربندی ہے یعنی عامل ایک چیز کو دوسری کوئی غیر شے دکھا سکتا ہے گویا وہ ایک کثیر تعداد آدمیوں پر اپنا مسمریزمی یا ہپناٹیزی اثر کر سکتا ہے۔

مذکورہ صدر دونوں اقسام کے جسم بنانے و نکالنے کا طریقہ یا ابتدا ایک ہی ہے۔

قوت ارادی

جس شخص کی قوت ارادی یا خواہش مستمرہ قوی نہ ہو یا جو اپنے خیالات اور افعال پر غالب نہ آ سکتا ہو' اُس کو ان ہر دو امور کے حصول میں زیادہ مستقل مزاج اور پختہ طبیعت کے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ عرصہ لگے گا لیکن یہ نہیں ہے کہ انسان جس کام کو کرے اور کر نہ ڈالے اس لئے اول اگر کامیابی یقینی کرنی ہے تو قوت ارادی کو زبردست کر لیا جائے لیکن تاوقتیکہ کسی شخص کا قلب یکسو نہ ہو گا' قوت ارادی زبردست نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اول قلب کو یکسو کیا جائے پھر قوت ارادی مضبوط کی جائے اور پھر عمل کیا جائے تو 75 فیصدی اشخاص کو کامیابی یقینی ہے۔

قلب کو یکسو کرنے کا آسان طریقہ

بعض آدمیوں کو علی العموم یہ عادت ہوتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتے ہیں تو دھیان یا خیال دوسرے کام میں ہوتا ہے۔ یہ عادت اس کام کے لئے نہایت مضر ہے بلکہ جب ایک کام شروع کیا جائے تو خواہ وہ کام نیک ہو یا بد ہمہ تن مصروف ہو کر کیا جائے۔ اگر اُس مکان میں جس میں شاغل کوئی دنیاداری کام بھی کر رہا ہو تو ایسا اپنے کام میں مستغرق ہو جائے کہ وہاں دوسرے اشخاص کی موجودگی کا بھی قطعی خیال نہ رہے۔ گو یہ بات ابتدا میں حاصل ہونے بہت مشکل ہے لیکن عادت ڈال لینے سے بہت جلد عادت ہو جاتی ہے۔ اس طرح قلب کو جو کھلاڑی لڑکی کی طرح ہر وقت تازہ مشغلہ کی تلاش میں رہتا ہے' ایک خاص کام میں مصروف رہنے کی

عادت ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ ٹھہر جاتا ہے۔

صوفیائے کرام نے یکسوئی قلب کے لئے عشق مجازی تجویز کیا تھا اور ہنود نے بت پرستی تجویز کی تھی۔ اصلی غرض یہ تھی کہ مُرید قلب کو کسی خاص شے پر لگائے رکھنے کا عادی ہو جائے تب اس کو کسی روحانی شغل میں لگا دینا بہت آسان ہو گا۔ صوفیوں کا عشق مجازی یکسوئی قلب کے لئے بہت ہی سریع الاثر اور آسان ٹوٹکا ہے لیکن ساتھ ہی اس کے خطرناک بھی ہے کیونکہ 99 فیصدی مجازی عشق کی ندی میں ڈوب رہتے ہیں۔ بت پرستی کسی قدر دیر کا کام ہے لیکن خطرناک کم ہے لیکن جو لوگ بُت کو خدا سمجھیں یہ ان کی ظاہری معنی میں سخت غلطی ہے۔ اگر ہمہ اوست کے عقیدہ کے بموجب اُن کا ایسا خیال ہو تو کوئی بات نہیں لیکن فیصدی ایک بھی بُت پرستی یا عشق مجازی کی اصلی غرض سے واقف نہیں ہے۔

یکسوئی قلب کا جدید طریقہ

جو طریقہ اوپر بیان ہوا ہے' قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے اور نہایت ہی مفید اور یقینی اور پائیدار ہے لیکن عوام کی طبیعت بے حد کمزور ہو گئی ہے۔ ان کو اس قدر استقلال نہیں ہے کہ مہینوں یا برسوں ایک کام پر جمے رہیں اور تکمیل کو پہنچا کر چھوڑیں بلکہ آج کل عوام کے مزاج میں اس درجہ شتاب کاری آ گئی ہے کہ ایک سال کا کام چند لمحہ میں پورا کرنا چاہتے ہیں اور ذرا سی رکاوٹ بھی اُن کو نہایت مفید مقصد سے باز رکھ سکتی ہے۔ اس لئے استادوں نے اُن کے مزاج کی موافق ہی طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔

زمانہ وسطی کا طریقہ

انسان سب کام اپنی قوت ارادی سے انجام دے سکتا ہے لیکن اس کے لئے ہتھیار یعنی عملیات بنانے کے بعد کچھ ایسی باتوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو قوت ارادی کو ایک جگہ قائم رکھ سکیں۔ چنانچہ ان کاموں کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا گیا ہے کہ مبتدی اول کسی شے پر نظر جما کر دیکھا کرے لیکن کسی شے کی طرف نظر جما کر کچھ عرصہ تک دیکھنے سے آنکھ سے ایک خاص قسم کا زبردست مقناطیسی اثر خارج ہونے لگتا ہے اور اس کی مقدار سے مذکور کے مزاج کے

موافق ہوتی ہے۔ مثلاً چمکدار شے پر نظر جمانے سے اس قدر اثر پیدا ہو گا کہ ذکی الحس شخص خودبخود ہی متاثر ہو جائے گا اور بعض وقت اس کی بیرونی خواہش معطل ہو جائے گی اور ممکن ہے کہ کوئی شخص اُس علم سے واقف موجود نہ ہو تو دوسرے ناواقف لوگ اُس کو مُردہ یا کسی مہلک مرض میں گرفتار خیال کر کے گھبرا جائیں گے۔ اِس لئے تجربہ کار لوگوں نے یہ مناسب خیال کیا ہے کہ کسی گول شے مثلاً کسی اناج کے دانہ وغیرہ پر ہی نظر جما کر دیکھا کرے لیکن اہل یورپ نے اس سے بھی مفید اور غیر مضرت رساں طریقہ نکالا ہے۔

زمانہ حال کا طریقہ

ایک فٹ مربع سفید کاغذ ذرا ایک دبیز لو اُس پر ایک سیاہ گول داغ روپیہ کے برابر بناؤ۔ احتیاط رہے کہ بیچ میں ذرا بھی سفید باقی نہ رہے۔ اِس کاغذ کو کسی تنہا مکان میں جہاں شور و غل نہ ہو، اپنی نشست سے (خواہ زمین پر ہو یا کرسی وغیرہ پر) اس قدر اونچا لٹکاؤ کہ وہ سیاہ داغ ٹھیک دونوں آنکھوں سے قریباً انچ بھر اونچا رہے یعنی اگر آنکھ کے مرکز سے اُس داغ کے مرکز تک ایک افقی خط مستقیم کھینچا جائے تو داغ انچ بھر اونچا نکلے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ داغ کی جانب ذرا نظر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔ پھر اِس داغ کی طرف نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ سانس لیتے وقت سانس ناک سے خارج ہو، منہ بند رہے اور بلا پلک مارے جس قدر عرصہ تک دیکھ سکتے ہو، دیکھتے رہو۔ ابتدائے مشق میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے اور ذرا تکلیف بھی معلوم ہو گی لیکن ان باتوں سے کسی قسم کا اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔

اس مشق کا ایک عجیب نفع

ناواقفوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس مشق سے ضعف بصر ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ علم طب سے واقف ہیں، وہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اٹیک نرو (یعنی رگ بصارت) مضبوط ہو جاتی ہے اور نظر ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ بڑھاپے تک کمزور نہیں ہو سکتی۔ اِس مشق سے آنکھوں کے علاوہ دیگر امراض خفیف بھی خودبخود دور ہو جاتے ہیں۔ اطبا کے نزدیک دو شدید بلکہ لاعلاج امراض کا بھی ازالہ ہو سکتا ہے۔ صدہا اشخاص کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ

باوجودیکہ ان کی آنکھیں ظاہراً سب طرح درست ہوتی ہیں مگر ان کو دور کی چیز نظر نہیں آتی ہے اور بعض کو قریب کی شے معلوم نہیں ہوتی یا کم نظر آتی ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹروں کے پاس صرف عینک لگانا ہی علاج ہے۔ لیکن یہ ایک عارضی علاج ہے جو ہر وقت اور ہر حالت میں ناممکن نہیں ہے تو تکلیف دہ ضرور ہے لیکن ہم وہ ترکیب بتاتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے آنکھوں کو ان امراض سے محفوظ کر دے گی۔ اول یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ قریب بین لوگوں کی آنکھ کی پتلی دور کی شے دیکھتے وقت سکڑ جاتی ہے اور دوربین لوگوں کی قریب کی شے دیکھتے وقت پھیل جاتی ہے اس لئے ان کو ٹھیک نظر نہیں آتا ہے۔ قریب بین کے ڈاکٹر لوگ وہ عینک تجویز کیا کرتے ہیں جو اُن کی پُتلی کو پھیلائے رکھے اور اس کو اُن کی اصطلاح میں کانکیو (یعنی دبی ہوئی سطح والی) کہتے ہیں اور دوربین اشخاص کے لئے ایسی عینک کے لگانے کی ہدایت کرتے ہیں جس سے پتلی سکڑی رہے۔ ڈاکٹر لوگ اس کو کانوبکس (یعنی ابھری ہوئی سطح والی) کہتے ہیں۔ ہم ان دونوں امراض کے لئے وہ علاج بتاتے ہیں جو ہمیشہ قائم رہے گا، پھر کسی عینک کی ضرورت نہ رہے گی۔

علاج دوربین شخص کا

جس شخص کو دور کی شے صاف نظر آتی ہو لیکن قریب کی اچھی طرح نظر نہ آتی ہو، وہ کاغذ کے اوپر ایک چنے کی دال کے برابر نکتہ لگا کر طریقہ مذکورۃ الصدر کی بموجب دیوار پر لٹکا کر قریباً چھ فٹ کے فاصلہ سے ٹکٹکی لگا کر بلا پلک جھپکائے روزمرہ نصف گھنٹہ تک دیکھا کرے۔ ایک ہفتہ کے اندر اس کی آنکھ کی پُتلی جو پھیلی ہوئی تھی، سکڑنے لگے گی اور رفتہ رفتہ وہ حالت اس کی قائم ہو جائے گی کیونکہ رگ ریٹینیا جس میں آنکھوں کے گولے بندھے ہوئے ہیں اور جس میں کو روشنی دماغ کے اندر جاتی ہے، مضبوط ہو جائے گی۔ اس عرصہ میں غذائے مرغن استعمال کرنی چاہیئے اور دوسرا کام نظر سے نہ لینا چاہیئے۔

علاج قریب بین شخص کا

جس شخص کو قریب کی شے نظر آتی ہو اور دور کی صاف نہ معلوم ہوتی ہو وہ سفید کاغذ یا دیوار پر ایک فٹ محیط کا سیاہ داغ بنائے اور اس کو اول اس قدر فاصلہ سے دیکھے جہاں سے کہ

اسے صاف نظر آتا ہو اور روز اُس فاصلہ کو بڑھاتا جائے جب اس قدر فاصلہ تک بخوبی دیکھنے کی عادت ہو جائے کہ جہاں سے اسے وہ نشان نظر نہ آتا تو جان لے کہ اُس کی تپلی نے اب سکڑنا موقوف کر دیا۔ ایسا شخص بھی کچھ عرصہ تک قریب سے کوئی باریک کام نہ کرے انشاء اللہ ایک ماہ میں بلا کسی دوسرے علاج کے یہ مہلک مرض ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا اور پھر کبھی عود نہ کرے گا۔

سیاہ داغ دیکھنے کے دیگر منافع

سیاہ داغ کو دیکھنے والا اول ہی روز ایک قسم کی روشنی اُس داغ کے گرد متحرک دیکھے گا۔ اس کو چاہئے کہ قلب سے یہ خواہش اور کوشش کرے کہ یہ حرکت بند ہو کر روشنی قائم ہو جائے۔ جب تک قلب متحرک رہے گا' یہ روشنی کبھی اوپر کبھی نیچے ہوتی رہے گی اور جب یکسو ہونے لگے گا تو یہ روشنی بھی قائم ہوج ائے گی۔ یکسوئی قلب کی شناخت بھی یہ ہے کہ روشنی مستقل ہو جائے۔

سیاہ داغ کے بعض کرشمے

غبی الحس کو تو صرف روشنی ہی بہت عرصہ تک نظر آتی رہے گی۔ لیکن ذکی الحس شخصوں کو جب قلب یکسو ہونے لگے گا تو عجیب و غریب تماشے نظر آئیں گے بعض ذکی الحس اشخاص کو اس روشنی کے بعد اُس داغ میں سفید سفید بادلوں کے سے ٹکڑے اِدھر اُدھر تیرتے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ پھر قسم قسم کی رنگتیں نظر آیا کرتی ہیں اور اُس کے بعد روشنی کو تارے سے دکھائی دیا کرتے ہیں اور یہ ہی تارے پھر روشنی کی شعاعیں ہو جاتی ہیں اور دفعتاً نظر کے سامنے سے ایک پردہ سا اُٹھ جاتا ہے اور قسم قسم کے آدمی یا مکانات یا میدان اور جنگل یا دیگر اشیاء نظر آنے لگا کرتی ہیں۔ گویا کہ شاغل حالت مراقبہ یا سادھی میں ہو جاتا ہے یا یوں کہو کہ مسمریزم کی اصطلاح کی بموجب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اگر اسی کام میں باضابطہ تعلیم دی جائے تو شاغل ہر ملک و دیار کی سیر گھر بیٹھے روزمرہ کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ بتانا کسی قدر مہلک اور ہمارے مضمون کی بحث سے خارج ہے اس لئے ہم درگزر کرتے ہیں اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ اس مشق

کے آئندہ مدارج بھی ظاہر کر دیں کیونکہ ممکن ہے کہ شاغل اپنی قوت متخیلہ سے وہ باتیں جو اُس کو قبل سے معلوم ہو جائیں گی عالم سماوات میں خود نہ بنائے اور اس طرح اصلی علوی مشاہدات سے محروم رہے۔

اس قدر ہم ضرور کہے دیتے ہیں کہ جس شخص کو ابتدائی علامات معلوم ہونے لگیں وہ اگر استقلال کے ساتھ مشق کئے جائے گا تو عجیب و غریب باتیں دیکھے اور معلوم کرے گا جن کا حال کتاب میں لکھنا فضول اور قبل از وقت ہے جو لوگ ذکی الحس نہ ہوں اور ان کو صرف حلقہ کے گرد روشنی ہی نظر آتی رہے ان کو بھی مناسب ہے کہ قرص کو اُس وقت تک ضرور دیکھا کریں کہ جب تک اُس کا کل سیاہ سطح روشنی سے نہ چھپ جائے۔ جب ایسا ہونے لگے گا تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی آنکھوں میں اس قدر مقناطیسی اثر پیدا ہو گیا ہے کہ وہ جس شخص کی طرف نظر جما کر دیکھے گا اس کا رعب اس پر ضرور ہو گا۔ ہماری غرض یہ نہیں ہے کہ ہر شخص پر یکساں اثر ہو گا لیکن کم ہو یا بیش سب پر ہو گا ضرور۔ وہ شخص بھی اس اثر سے عجیب و غریب کام لے سکتا ہے۔ اس کو علم مسمریزم میں بہت کامیابی ہوگی گویا ایسا شخص اس علم کے لئے موزوں ہے۔ ہماری یہ غرض نہ سمجھنا چاہئے کہ آخرالذکر قسم کا شخص روشن ضمیر نہیں ہو سکتا لیکن اس کو عرصہ اور استقلال سے مشق کئے جانے کی اشد ضرورت ہے۔

المختصر اس داغ کی طرف کچھ عرصہ تک دیکھتے دیکھتے نظر کی مقناطیس بڑھ جانے اور روشن ضمیر ہو جانے کے علاوہ سب سے بڑا یہ نفع ہو گا کہ اس کا قلب بھی یکسو ہو جایا کرے گا اور اس کو اختیار ہو جائے گا کہ جس قدر عرصہ تک چاہے' ایک طرف دل لگائے رہے۔ یہ علوم مخفیہ میں کامیابی حاصل کرنے کا اول زینہ ہے جس کے بعد دوسرے مفید کام آسان ہو جائیں گے جن کا آئندہ اس ہی کتاب میں بیان ہو گا۔ یکسوئی قلب کے ہو جانے کے بعد قوت ارادی بھی قوی ہو جائے گی جو کامیابی کا دوسرا زینہ ہے۔

قوت ارادی کی طاقت جانچنے کا اول طریقہ

قوت ارادی کے جانچنے کے علم کو انگریزی زبان میں سائیکومیٹری (یعنی پیمائش روح) کہتے ہیں۔ اس کا اول طریق یہ ہے کہ ایک سوئی نہایت ہی باریک دھاگہ میں درمیان سے اس طرح

ابندھی جائے کہ جب اس کو معلق کریں تو ترازو کی ڈنڈی کی طرح اس کے دونوں سرے افقی رہیں۔ اِس سوئی کو کسی ایسے مکان میں جہاں ہوا وغیرہ نہ آتی ہو' ایک کیل سے لٹکا دیا جائے لیکن یہ دیوار سے بالکل علیحدہ رہے۔ پھر اس کے قریب بیٹھ کر اور سانس روک کر تاکہ سانس کی ہوا سے جنبش نہ کرنے لگے' اپنے دائیں ہاتھ کی سب انگلیاں جمع کرکے (جس طرح قلم وغیرہ پکڑانے کے لئے کر لیا کرتے ہیں) اُس سوئی کے قریب لے جائے مگر انگلیوں کے مجتمع سرے سوئی کی نوک کو چھو نہ جائیں۔ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کو پیچھے کو ہٹادے اور دل میں زور سے خواہش کرتا جائے کہ وہ سوئی اس کے مجتمع انگلیوں کی جانب کھنچ آئے۔ دو چار روز کوشش کرنے کے بعد ایسا ہو گا کہ سوئی اس کی انگلیوں کے ساتھ کشش کرتی ہوئی معلوم ہو گی اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچ جائے گی کہ سوئی ہاتھ کے ساتھ چلی آئے گی اور جب ہاتھ سوئی کی جانب کو بڑھایا جائے گا تو سوئی پیچھے کو ہٹ جائے گی۔ عوام کے لئے یہ عجیب تماشا ہو گا لیکن یہ قوت ارادی کے ناپنے کا نہایت آسان طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ:

ایک چوہے کا دو تین روز کا بچہ تلاش کرو جو چل سکتا ہو۔ اُس کو اپنے سامنے رکھو اور اس پر ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور جب وہ چلنے کی کوشش کرے تو تم یہ کوشش قلب سے کرو کہ یہ چلنے سے باز رہے۔ زیادہ توجہ کے ساتھ خواہش کرنے سے وہ رک جائے گا۔ جب رکنے لگے تو قلب سے یہ خواہش کرو کہ یہ چل نہ سکے لیکن ہاتھ سے اسے اشارہ کرو کہ وہ چلنے لگے۔ جب تم اس طرح بھی کامیابی حاصل کر لو تو روز روز ایسا کرتے رہو پھر چوہا چاہے کسی عمر کا کیوں نہ ہو جائے' برابر ارادہ کی فرمانبرداری کرے گا۔

جب تم ایک جانور پر ایسا غلبہ حاصل کر سکو گے تو پھر جس جانور کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھو گے اور قلب سے خواہش کرو گے کہ وہ ٹھہر جائے یا چل پڑے یا بیٹھ جائے تو وہ ضرور تمہاری قوت ارادی کی فرمانبرداری کرے گا۔

حکیم فیثا غورث نے اپنی نگاہ کی قوت سے ایک اُڑتے ہوئے عقاب کی پرواز بند کر دی تھی۔ اب یہ بتانا فضول ہے کہ جو شخص اپنی نظر اور قوت ارادی کو ایسا زبردست کر لے گا' وہ ضرور انسان پر بھی اپنا اثر ڈال سکے گا اور اسی کا نام عاملوں کی اصطلاح میں حب و تسخیر ہے۔

حب و تسخیر میں فرق

حب و جذبہ قلبی ہے جو ایک شخص کو دوسرے شخص کی جانب محبت رجوع اور مائل کر دے۔ لیکن تسخیر کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ مسخر خواہ مخواہ محبت ہی کرے بلکہ عامل کو مسخر شدہ پر ایک قسم کا قلبی قابو حاصل ہو جاتا ہے۔

حب کا قدیم طریق

قدمائے دوسرے شخص کو اپنی جانب مائل کرنے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا تھا کہ اول مطلوب کے نُور جسمی کا حال بذریعہ خواص حروف تہجی معلوم کیا جائے اُس کے بعد ایسے حروف کا ایک جملہ مہمل یا موضوع بنایا جائے جس کے مجموعی نُور کا اثر مطلوب کے ارادے پر غالب آئے۔ مطلوب کو طالب کے اثر قبول کرنے کے لئے تیار یا ظرف بنانے کے لئے یہ ترکیب کی جاتی تھی کہ اس کو کسی طرح یہ اطلاع کر دی جاتی تھی کہ فلاں شخص تم پر عمل کر رہا ہے۔ اس سے مطلوب کو طالب کا ایک خاص خیال پیدا ہو جاتا تھا اور اس کی طبیعت کمزور ہو جاتی تھی اور وہ عامل یعنی طالب کا اثر جلدی قبول کرنے لگتا تھا۔ اِدھر طالب یا عامل عالم سماوات یا سیاری طبقہ میں اُس پر غالب آنے والے اثر بذریعہ اپنے علم کے متحرک کر دیتا تھا اور اگر عامل متواتر اور یکسوئی قلب کے ساتھ کام کئے جاتا تھا تو ضرور کامیاب ہوتا تھا۔ اس کو موجودہ زمانہ میں زیادہ سہل اور زود اثر کر دیا گیا ہے۔

حب کا نیا طریقہ

اب زمانہ کی رفتار کی بموجب حب کا عمل دوسری طرح کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ طالب و مطلوب کی تصویر رات کے وقت یا کسی وقت دن میں جب قلب کو یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو' اپنے تصور میں اس طرح جما دے کہ گویا وہ سامنے کھڑا ہے۔ جب دو چار روز میں کامل طور پر تصور میں تصویر آنکھ بند کرکے معلوم ہونے لگے تب کبھی اس تصویر خیالی کو کھڑے

ہونے کو حکم دے اور کبھی بیٹھنے کو۔ جب حسب دل خواہ ایسا ہونے لگے تب کسی روز زور سے خواہش کرے کہ مطلوب جہاں کہیں وہ ہو' کھڑا ہو جائے یا اگر یہ خیال ہو کہ وہ اس وقت کھڑا ہو گا تو خیال کرے کہ بیٹھ جائے اور پھر کسی ذریعہ سے معلوم کرے کہ آیا اس پر کچھ اثر ہوا یا نہیں۔ اگر اثر نہ ہوا تو مایوس نہ ہو جائے بلکہ پھر کوشش کرے۔ دوسری یا تیسری مرتبہ میں ضرور کامیاب ہو گا۔

بہتر ترین ترکیب تو یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اور مطلوب روبرو چلتا پھرتا نظر آنے والا ہو یعنی پردہ وغیرہ میں نہ ہو تو جب وہ کہیں جا رہا ہو تو اُس کے پیچھے غور سے نظر جما کر دیکھے لیکن اول نظر کی مقناطیس یا قوت کی مشق کر لی ہو جیسا کہ اس ہی کتاب میں پیشتر تحریر ہو چکا ہے اور کوشش کرے کہ وہ ٹھہر جائے یا اگر کھڑا ہو تو زور سے خواہش کرے کہ وہ چل پڑے۔ اگر ایسے احکام قلبی کا اُس پر اثر ہونے لگے تو آگے یہ بتانا فضول ہے کہ اس ہی طرح اُس کو اپنے اوپر فریفتہ کر لے یا اپنے قابو میں کر لے۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس روز سے زیادہ کا نہیں ہے۔ بشرطیکہ انسان استقلال سے عمل کرتا رہے۔ عامل لوگ اس ہی استقلال سے عمل نہ کرنے کو بد اعتقادی سے منسوب کیا کرتے ہیں۔ اس عمل میں ناغہ بھی اس لئے مضر ہے کہ روز روز مشق کرنے سے جو تصور کا مادہ مضبوط ہوتا ہے' وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ناغہ بھی نہ کرنا چاہئے۔ غذا وغیرہ بھی غیر محرک اور زود ہضم کھانی چاہئے۔ اول تو اس لئے کہ ثقیل غذا سے طبیعت منتشر رہے گی۔ دوسرے بیمار ہو جانے کا بھی زیادہ اندیشہ ہے کیونکہ جب تصور ایک جانب مصروف ہوتا ہے تو قوی ہاضمہ معطل ہو جاتا ہے اور غذا خواہ زود ہضم ہی کیوں نہ ہو ہضم نہیں ہوتی چنانچہ ہر شخص تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے کہ وہ پیشہ ور جن کا کام دماغ سے زیادہ کام لینا ہوتا ہے' ہمیشہ غذا کم کھاتے ہیں اور ضعیف الجسہ ہوتے ہیں اس لئے عمل پڑھنے والے جو کی روٹی' دودھ' میوہ جات اور چاول کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

تسخیر کا انگریزی قاعدہ

دس میں سے چار آدمی ایسے ہوتے ہیں جو ذیل کی ترکیب سے پانچ منٹ کے اندر مسخر ہو جائیں گے۔ یہ عمل عورت اور بچوں پر بہت اثر کرتا ہے کیونکہ وہ بہ نسبت مردوں کے زیادہ

اثر پذیر اور ذکی الحس ہوتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ کوئی چمکدار شے مثلاً بٹن یا مقناطیسی قرص جو ولایت سے ایک یا دو روپیہ فی عدد مل سکتے ہیں اور ہم بھی بہم پہنچا سکتے ہیں' دس پانچ لئے جائیں اور دس بارہ ہی آدمیوں کو (جن میں بوڑھے' بچے' بیمار' تندرست' عورت' مرد سب قسم کے ہوں تو بہتر) برابر برابر فرش یا کرسیوں وغیرہ پر بٹھایا جائے اور ہر ایک سے ہاتھ میں ایک ایک قرص یا بٹن وغیرہ دے دیا جائے اور ان سب سے کہہ دیا جائے کہ اپنے کسی ہاتھ کی ہتھیلی کے بیچ میں رکھ کر اور دوسرا ہاتھ اس کے نیچے مدد یا سہارے کے لئے لگا کر بلا پلک جھپکائے چند منٹ تک غور سے دیکھو اور خود عامل ان سب کے پیچھے کھڑا ہوا چپ چاپ دیکھتا رہے۔ کل تعداد میں سے ضرور دو چار آدمی ایسے نکلیں گے جن کی آنکھیں بند ہونے لگیں گی یا ہاتھ پیر اینٹھنے لگیں گے یا گدگدی معلوم ہو گی۔ ایسے لوگوں کو اُن سے جن پر کوئی اثر نہیں ہوا' علیحدہ کر لینا چاہئے جن لوگوں پر اثر ہو رہا ہے اُن کو چند منٹ اور دیکھتے رہنے کی ہدایت کرنی چاہئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دو چار کی آنکھیں بالکل بند ہو جائیں گی اور بعض بے حس ہو جائیں گے۔ اب ان سب کے ہاتھ سے وہ چمکدار شے یا قرص آہستہ آہستہ اٹھا لینا چاہئے اور پھر چند مرتبہ ہر ایک کے چہرہ پر اس طرح دور سے ہاتھ پھیر دینا چاہئے کہ جس طرح بازی گر اکثر کر دیا کرتے ہیں۔

اس کے بعد سب کو حکم کرو کہ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ پھر ایک کے قریب جاؤ اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں ذرا زور سے (ایسا نہیں کہ تکلیف ہونے لگے بلکہ ایک ذرا مضبوط) تھامو اور دوسرا اپنا ہاتھ دو چار مرتبہ اثر شدہ شخص کی آنکھ پر جلدی جلدی اس طرح پھیرو کہ جسم سے چھوا نہ جائے اور حسب معمول یعنی اس شخص کو پھر حکم دو کہ تم اب اپنی آنکھ کھول نہیں سکتے اور اپنے دل میں زور سے خواہش کرو کہ ہرگز نہ کھول سکے گا اور اس حالت میں ذرا ایک اس کے ہاتھ کو جو تمہارے ہاتھ میں ہے' دباؤ۔ یقین ہے کہ چاہے ہزار کوشش کرے گا لیکن کھول نہ سکے گا اسی طرح قریباً سب لوگوں پر تجربہ کرو اور امید ہے کہ 75 فیصدی کامیابی ہو گی جن لوگوں پر ایسا اثر ہو اُن کو سمجھ لو کہ وہ تمہارا ہر قسم کا ذہنی یا قلبی حکم بھی مانیں گے یعنی اگر تم اُن میں سے کسی کے ہاتھ پر چند مرتبہ پاس کر کے یعنی ہاتھ پھیر کر حکم دو کہ تمہارا ہاتھ نہیں اٹھ سکتا تو ہرگز نہ اٹھ سکے گا۔ یا زمین پر ایک لکیر کھینچ کر یہ حکم دو گے کہ تم اس کی دوسری جانب نہیں جا سکتے تو ہرگز انچ بھر قدم آگے نہ رکھ سکے گا۔ ایسی مشق کرتے کرتے یہ نوبت پہنچ

جائے گی کہ جب تم کسی شخص کے جس حصہ جسم پر ہاتھ پھیر کر حکم دو گے وہ ہرگز حکم عدولی کرنے کی جرأت نہ کرے گا اور برابر حکم مانے گا۔ چاہے تمہارے چلے جانے کے بعد اپنی حماقت پر اس کو افسوس ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

اسی طرح اچھی مشق والا ہر شخص کو مجبور کر سکتا ہے کہ اس کے حکم کی پابندی کرے۔
بعض لوگوں میں مادہ تسخیر قدرتی ہوتا ہے اور کوئی شخص ان کے مواجہ میں ان کی بات یا حکم کو ٹال نہیں سکتا چاہے غیبت میں ان کو کوئی گالیاں ہی کیوں نہ دیتا ہو اس کو علی العموم لوگ رعب سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔

اب یہ بتانا فضول ہے کہ اسی طرح ہر شخص پر اپنا پورا غلبہ ہو سکتا ہے۔ ملک فرانس میں ایسے ایک شخص نے ایک مالدار شخص سے بہت سا روپیہ لے لیا تھا کیونکہ اس نے اس کی صورت دیکھتے ہی دس ہزار کے نوٹ حوالہ کئے۔ اس شخص نے انکار کیا تب اس نے بضد ہو کر کہا کہ یہ آپ کو ضرور لینے ہوں گے۔ تب اُس نے دو چار آدمیوں سے کہا کہ دیکھئے جناب یہ مجھے زبردستی اپنا مال دیتے ہیں اور میں انکار کرتا ہوں۔ اب میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اور مال لے کر چلتا بنا۔ نظر سے اوجھل ہونے کے بعد ساہوکار کو اپنی بیوقوفی معلوم ہوئی لیکن پھر کیا ہوتا ہے۔

انگریزی طریق تسخیر کا مفید استعمال

اس علم کو نیک اور بد دونوں طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ ہر شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ نیک بن جائے یا بد۔ اپنی خودغرضی کے لئے استعمال کیا جائے گا تو یہ علم جادو ہے جو ہر مذہب میں کفر میں شامل ہے اور اگر دوسروں کی بھلائی کے لئے استعمال کیا جائے گا تو بہشت میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔ اس علم کے ذریعے سے یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص میں نیک عادت پیدا کر دی جائیں اور بد قطعی دور کر دی جائیں یا نیک آدمی کو بد کر دیا جائے۔

مثلاً ایک شراب خوار ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو پرہیزگار بنائیں تو اول اس کو قرص کے ذریعے متاثر کرنا چاہئے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں اور پھر اس سے اس حالت میں عہد لینا چاہئے کہ اب ہرگز شراب نہ چھوؤں گا۔ عہد کے بعد ممکن نہیں کہ چاہے مرہی کیوں نہ جائے

شراب کو ہاتھ نہ لگائے گا۔ اسی طرح جملہ خراب عادتیں چھڑائی جا سکتی ہیں اور نیک پیدا ہو سکتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی بدمعاش لوگ اس ہی ترکیب سے نیک لوگوں میں بدعادات بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

لیکن جو شخص اس کام کو نہایت کامیابی سے کرنا چاہے ان کو چاہئے کہ علم کاسہ سر سے بھی خوب واقفیت حاصل کر لے۔ اس علم کے ذریعے آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کی کھوپڑی میں فلاں خاصیت یا عادت قوی ہے یا ضعیف اُس میں ہر خصلت اور عادت کا مقام بنایا گیا ہوتا ہے۔

مثلاً کسی شخص کو علم تو اچھا ہے لیکن قوت بیانیہ نہیں ہے اور اپنی قابلیت کو زبان سے ظاہر نہیں کر سکتا یا اُس سے وعظ یا لیکچر کہا نہیں جاتا تو ممکن ہے کہ عامل تسخیر اس کو قرص سے متاثر کر کے اس حالت میں اس کے مقام گویائی کو اپنے ہاتھ کی انگلی سے دبا کر اس قدر تیز کر دے کہ وہ نہایت فصاحت سے بولنے لگے۔ یا کوئی شخص نہایت بخیل ہے تو عامل اس کی سخاوت کو اس ہی طرح تیز کر سکتا ہے۔ یہ علم حکمائے امریکہ نے ایجاد کیا ہے۔

غرض ہماری اس طول سے جو ہم نے اب تک بیان کیا ہے، یہ ثابت بات کرنے کی ہے کہ جملہ علوم مخفیہ کے حصول کی کنجی انسان کا قلب ہے جس کو اس پر قابو نہیں ہے بہتر ہو کہ وہ ایسے علوم میں ہاتھ نہ ڈالے۔ علوی اور روحانی طاقتوں سے وہی کام لے سکت ہے جو مرد میدان ہونا مردوں کا کام نہیں ہے کہ کسی پر حکومت کر سکیں جو اپنی قلب پر حکومت نہیں کر سکتا، وہ فطرت کی قوتوں اور ناری یا نُوری مخلوقات پر حکومت اور غلبہ کرنے کی کیا امید کر سکتا ہے۔ انسان اگر ہمت نہ ہارے تو دنیا میں کوئی کام نہیں ہے جو اس کے احاطہ امکان سے باہر ہو۔
صدہا آدمی دنیاوی اغراض اور مقاصد کے حصول میں سرگرداں اور پریشان پھرتے ہیں لیکن چونکہ ان کو علوم روحانی کی کنجی یا اصلی راز سے واقفیت نہیں ہوتی، وہ ہمیشہ دھوکا کھاتے ہیں اور استادوں کی بچی تدابیر سے بھی ان کی ذات کو نفع نہیں پہنچتا اور پھر وہ استدوں کو گالیاں دیتے اور بُرا کہتے ہیں۔

لیکن ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ غلام بن کر آقا بننے کی وہ کس طرح امید کرتے ہیں۔
کوئی عمل جہاں دو روز کیا اور کامیابی نہ ہوئی تو فوراً اس سے نفور ہو جاتے ہیں اور پھر کبھی اُدھر رخ نہیں کرتے۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ استادوں نے کس قدر محنت اور مشقت

سے ان امور کو دریافت یا ایجاد کیا ہو گا۔ ہم نے جو کچھ اب تک لکھا ہے باوجودیکہ وہ نہایت گول اور معمہ کی صورت میں ہے۔ تاہم ذکی الطبع اشخاص ہزاروں کام نکال سکتے ہیں اور جو کام وہ تسخیر ہمزاد سے لینے کی آرزو رکھتے تھے' ان ہی امور سے لے سکتے ہیں۔ تاہم ہم تسخیر ہمزاد کی ترکیب بھی مفصل آگے چل کر لکھیں گے لیکن اس سے پیشتر ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ شائقین کو چند وہ باتیں بتائیں جو اپنی نوعیت میں بالکل عجیب اور خاصیت میں بہت ہی مفید ہیں اور تسخیر ہمزاد کے عامل کے لئے اشد ضروری ہیں بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو شخص بلا ان باتوں کے حاصل کئے تسخیر ہمزاد کر بھی لے وہ تب بھی آدھا عامل ہو گا۔ علاوہ ازیں اگر ان اشغال میں کامیابی حاصل کئے بغیر کوئی شخص تسخیر ہمزاد کی مشق کرے گا اس کو بہ نسبت اس شخص کے جو ان باتوں کو حاصل کر چکا ہو گا' چوگنا وقفہ لگے گا۔ ان مشقوں کے عامل کو لازم ہے کہ مشق کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل ہدایات پر کاربند ہو۔

ضروری ہدایات

عامل کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو بدکار اور بُرے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے۔

عورتوں کی صحبت سے اجتناب کرے اور جہاں تک ہو سکے مجامعت بھی قلت کے ساتھ کرے۔

غذا ہمیشہ کمی کے ساتھ یعنی خوب شکم سیر ہو کر نہ کھائے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ کسی قدر خواہش باقی رہے۔ اس وقت کھانے سے ہاتھ کھینچ لے۔ غذا زود ہضم اور غیر محرک کھائے۔ گوشت' پیاز' لہسن' سرخ مرچ' گرم مصالحہ وغیرہ بالکل نہ کھائے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر باز نہ رہ سکتا ہو تو کمی ضرور کرنا چاہئے۔ دن میں ایک مرتبہ (اگر موسم نہایت سرد ہو یا عادت نہ ہو تو صرف بدن ہی تر کپڑے سے پونچھ لے) غسل کرے' کپڑے تنگ نہ پہنے' کوئی کام ایسا نہ کرے جس میں شدید جسمانی محنت کرنی پڑے اور بالکل بیکار بھی نہ رہے۔

ایام مشق میں حتی الوسع تفکرات دنیاوی کو دور رکھے۔ خوشی کے موقع پر بے حد خوشی نہ کرے۔ کتابیں بھی فحش یا بد خیالات پیدا کرنے والی نہ پڑھے۔ دن رات میں پانچ گھنٹے سے کم اور آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ سوئے۔

غرض یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی طور پر نیک زندگی بسر کرے۔ جب قریباً پندرہ روز

تک ایسی عادت ہو جائے تو اول دو ہفتہ داغ سیاہ کی مشق کرے اس کے جو شغل ذیل میں درج ہیں اس میں سے کسی ایک کو ضرور کر لے اور عجائبات کو ملاحظہ کرے۔

سورج پر نظر جمانے کا طریق

یہ کام بغیر کسی ایسی مشق کے جو اس کی قابلیت پیدا کر دے' کرنا سخت خطرناک ہے بلکہ اس کی جگہ یہ کہہ دینا کہ سورج کا دیکھنا زیادہ سے زیادہ فیصدی پانچ آدمیوں کا کام ہے زیادہ صحیح اور درست ہے۔ اگرچہ انہوں نے اولی مشقوں کی طرف کیسی ہی توجہ کیوں نہ کر لی ہو۔

اتنا ظاہر کرنے کے بعد ہم کو ان مشقوں اور شغلوں کا ذکر کرنے کے لئے جو آفتاب پر نظر جمانے کا مقدمہ کہی جا سکتی ہیں' کوئی مانع نہیں۔

اولیٰ مشقیں

سب سے پہلے کاغذ کے سیاہ قرص پر جیسا کہ اس کا ذکر مفصل اس ہی کتاب میں کر دیا ہے' نظر جماؤ۔ جب اس میں کامیابی کی صورت نظر آنے لگے یعنی وہ نُور جو تمہاری آنکھوں سے نکل کر قرص پر پڑے گو نہ سکونی حالت میں ہو جائے تب اس کو چھوڑ دو اور اس کے اگلے ہی دن صبح کے وقت جبکہ پاخانہ و پیشاب اور ضروری کاموں سے بالکل فارغ ہو چکو' کسی پاک صاف جگہ میں جہاں کوئی دوسرا شخص جو تمہاری توجہ اور یکسوئی میں خلل انداز نہ ہو آرام سے بیٹھو اور اپنے سامنے ٹھیک کوئی گز بھر کے فاصلہ پر ایک سفید جوار کا دانہ رکھو اور اس کو نہایت توجہ سے مثل قرص کے دیکھتے رہو۔ جب تم نہایت غور سے بہ یک نظر دیر تک دیکھنے کے عادی ہو جاؤ گے تب وہ دانہ تمہاری نظر سے غائب ہونا شروع ہو گا۔ یہاں تک کہ جوں جوں تمہاری پریکٹس بڑھتی جائے گی' ویسے ویسے وہ دانہ بالکل نظر سے غائب ہوتا جائے گا۔

پس جبکہ وہ دانہ تمہاری نظر سے گھنٹوں غائب رہنے لگے تب اس کو بھی مثل شغل قرص کے ترک کر دو اور اس کی جگہ دیسی تیل کے چراغ کی لو پر بدستور نظر جمانا شروع کرو۔ اس شغل میں بھی تنہائی ہونا چاہئے۔

مبتدی کو چاہئے کہ ان اشغال میں اپنے تیئں عامل خیال کرتا رہے اور اپنی مرئیات کو

معمول سمجھے اور شغل کے بعد کچھ دیر جاگنا ضروری خیال کرے۔ پس جبکہ ان ابتدائی مراتب سے فی الجملہ فراغت ہو جائے تب وہ شاغل جانے کہ اب وہ شغل آفتاب کا مستحق ہو گیا۔ اس وقت اس کو اپنی ماکول و مشروب و ملبوس اور نشست و برخاست و بے غرضانہ زندگی بسر کرنے پر کامل لحاظ کرنا ضروریات سے ہو گا۔

صبح کے وقت جبکہ قرص آفتاب جلوہ گر ہونے کو ہو اور شام کے وقت جبکہ وہ روپوش ہونے کو ہو' کسی ایسے میدان میں جہاں علاوہ خلوت کے دوسرا عکسی آفتاب بھی (جو تمہارے ثقبہ نوری کی وضع طری کو بگاڑ کر تم کو اندھا کر دینے والا ہے اور یہ وقت سامنے ہونے سطح آبی کے ناگزیر ہوتا ہے خصوصاً جبکہ شاغل کسی قدر بلندی پر کھڑا ہو) مطلقاً نظر نہ آتا ہو' جاکر کھڑے ہو اور سیاہ قرص کی جگہ جو قریباً مہینہ بھر تک تمہارے سامنے رہ چکا ہو' قرص آفتاب کو سمجھو اور ٹکٹکی لگا کر بڑے اہتمام اور یکجہتی سے تمام دن سیدھا کرکے اس کی طرف گھورنا شروع کرو جس طرح سیاہ قرص پر سفید رنگت کا ابر چھایا کرتا تھا اسی طرح اسی آفتاب پر دو چار روز میں اور بعض اوقات پہلے ہی دن ابر سیاہ جو تمام جرب آفتاب پر محیط ہو گا' نظر پڑے گا لیکن بہ شدت لرزاں ہو گا۔ آخرکار کثرت شغل سے اس کی حرکت بتدریج موقوف ہوتی جائے گی یہاں تک کہ ایک دن (جس حد مقرر نہیں کی جاسکتی) بالکل ساکن ہو جائے گا۔

اس موقع پر یہ کہنا خالی از مصلحت نہیں ہے کہ اس کے شاغل کو اگر وہ بارد المزاج ہے تو کم اور حار مزاج ہے تو زیادہ دل و دماغ پر حرارت محسوس ہو گی لیکن اس سے ہرگز کوئی اندیشہ نہیں ہے البتہ آخر الذکر کو ایسے وقت خاص خاص مبردات کا استعمال کرنا ہو گا جس کی ہدایت کرنا ہمارا ذمہ ہے۔

جب یہ لرزاں ابر بالکل ساکن ہو جائے تب شاغل کسی مناسب جگہ پر چار زانو یا جیسے اسے آرام ملے' بیٹھ کر اپنی دونوں ابروؤں کے درمیان آنکھیں بند کرکے دھیان کرے اور جو چاہے دیکھے۔

بعض دفعہ جبکہ اس کے شاغل کو مریضوں کی ہمدردی کرنا بھی (جو انسانی فرض ہے) مقصود ہوتا ہے تو بہ رعایت ہدایات ماقبل الذکر رات کے وقت اس کو چاند پر بھی نظر جمانا پڑتا ہے۔

تصوری سورج اور چاند کے ذریعے فوری علاج

یہ کام اس طرح کیا جاتا ہے کہ مرض اگر گرم ہو تو تصوری چاند اور اگر سرد ہے تو تصوری سورج دو تین تولہ پانی یا کسی مناسب دوا کے نقوع یا مطبوخ میں تھوڑی دیر دیکھ کر مریض کو پلا دیا جاتا ہے جس سے اس کو گو کہ کیسا ہی مہلک اور مزمن مرض کیوں نہ ہو' دفعتاً دور ہو جاتا ہے۔

اندھیرے میں اجالا کرنا

اس مشق کے کثیر ناگفتنی کرشموں میں سے ایک ذرا سی بات یہ ہے کہ اگر اس کا مشاق تاریک مکان کے کسی خاص جانب پر نظر ڈالے تو ایک لمحہ بعد وہ تمام کمرہ مثل روز روشن' روشن ہو جائے گا اور اگر چراغ کی لو یا مشعل پر نظر جما کر اندھیری رات میں سفر کرنا چاہے تو اسی تصوری لو کے ذریعے وہ بہت دور تک چل سکتا ہے۔

جو کچھ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں درحقیقت ایسی "کنجی" ہے جس سے تمام روحانی طلسمات کا ٹوٹنا اور بعید القیاس کرشموں کا مثل ظاہری اسباب و نتائج کے صادر ہونا (بشرطیکہ وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ میں ڈگری حاصل کر چکی ہو) ایک بات سے زیادہ نہیں رہ جاتا خصوصاً جس نادر فن پر ہم یہ کتاب لکھ رہے ہیں' اس کے لئے تو ہمارا قول لفظاً صحیح اور معناً صحیح تر ہے جو لوگ تھوڑی سی مشقت اپنے ناز پروردہ نفوس پر گوارا کریں گے وہ بہت ہی جلد منزل تصدیق تک پہنچ کر شاہد مقصود سے ہم آغوش ہوں گے۔ ہم سچا وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہمارے ناظرین میں سے (خاص کر نئی روشنی کے لوگ) اگر فیصدی پانچ نے بھی اس مختصر سے رسالہ کو پڑھ کر بکس میں رکھنے کی جگہ عملی کوشش کرکے کامیابی حاصل کی تو ہم آئندہ بشرط حیات ان کے لئے پھر کچھ اپنا وقت صرف کرنا منظور کریں گے اور اسی رسالہ کو ایک دوسرا لباس جو بالکل بظاہر حیرت انگیز ہو گا' ضرور پہنا کر چھوڑیں گے۔

دُعا

اے اندھیری رات میں کالے کمل پر کی چیونٹی کو دیکھ لینے والے' اے نقار خانہ میں طوطی کی صدا سن لینے والے' اے پہاڑوں کے سامنے ذرہ سے بے خبر نہ رہنے والے' اے سمندروں کے مقابل قطرہ کی طرح گوشہ چشم لگائے رہنے والے "خدا" تو ہی خوب جانتا ہے کہ تیری ناچیز مخلوق (ابن آدم) کس درجہ گمراہ اور روحانی علائق سے بے خبر ہو گئی ہے اور روزبروز ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کا مبلغ علم آکسیجن اور ہائیڈروجن کی ترکیب و تحلیل سے آگے بڑھنے والا نہیں رہا۔ اس کے دل میں کبھی یہ خطرہ جھوٹے کو بھی نہیں گزرتا کہ اگر برقی تار موجود نہ ہو تو پھر ہم کسی ذریعے سے اپنی خبر کسی اور جگہ تک پہنچا بھی سکتے ہیں یا نہیں اور انجن نہ ہو تو کچھ ایسے وسائل بھی ہیں کہ جن سے ہم اِدھر سے اُدھر تک تو درکنار ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک جا بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

ناؤ منجدھار میں ہے اور اس کا تختہ ٹوٹنے کو ہو رہا ہے۔ ملّاحوں کی زبان پر اب دم اب دم ہے' طوفان کا سامنا ہے' بھنور پر بھنور چکر پر چکر نظر آتے ہیں۔ خدا پرستی حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے یک قلم محکوک ہے۔ دہریت اپنے پنجے جما چکی ہے۔ روحانیت اور اس کے آثار و کرشمے اپنا اعتبار کھو چکے ہیں۔ جدیدہ علوم و فنون کی جھوٹی اور ناپائیدار چمک نے چشم بصیرت سے وہ سلوک کیا ہے جو برقی درخشاں حس بصارت کے ساتھ کرتی ہے اِس لئے اُس کے عالم علم الاعلیٰ مقدس نتائج اور متبرک ثمرات سے بالکل محروم ہیں۔ روحانیات و الٰہیات کے لطیف مباحث اور نازک علائق (جو اُن کو مادیات سے فطرتاً ہے) اس طرح کھو بیٹھے ہیں جس طرح گدھا اپنے سینگ!

نئے فلسفی جو ابھی ابھی کچھ کچھ باخبر ہوتے چلے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی اقالیم اور تاثیرات سماوی سے ادھے راستہ مادیت کے سہارے جہالت کی تحت الثریٰ کو خودبینی کے مرکب پر سوار ہوئے دوڑے چلے جاتے ہیں اور بجائے خود مضحکہ بنتے ہیں' اُن کا یہ گھمنڈ کہ ہم نے اپنی جسمانی ضرورتوں اور نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے قسم قسم کے علوم و فنون ایجاد کر لئے ہیں جو ہماری عاریتی حیات ماحصل اور ہماری افضلیت کا تمسک ہے۔ درحقیقت

ایک طفلانہ تسلی ہے۔ اگر وہ اپنی تحقیقات کو دو قدم اور آگے بڑھائیں تو سمجھ لیں کہ انہوں نے نفس انسانی کی کامل طاقت کے اندازہ کرنے کی اوزان ہی مفقود کر دیئے۔ روحی قوت کے مختلف تاثیرات اور مظاہر پر مطلع ہونے کے راستوں میں بے حد دشوار گزار موانع اور رکاوٹیں ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مذہبی دنیا میں حضرت اسرافیل اپنے فرض منصبی اور خدمت لازمی کو ادا کر کے کبھی کے سبکدوش ہوئے بیٹھے ہیں۔ جدھر نظر اٹھا کر دیکھئے ہو کا میدان نظر آتا ہے۔ فنائیت کا سماں آنکھوں میں بندھ جاتا ہے۔ ایسے نازک وقت میں فقط تیرا ہی آسرا ہے۔ میں کیا اور میرے چند پریشان اوراق کیا' ہاں مگر تو کفیل ہو تو پھر سب کچھ ہے۔

تسخیر ہمزاد

اب ہم اپنے ناظرین کو بہت انتظار دکھانا اور ان کا دماغ پریشان کرنا مناسب نہ سمجھ کر چار مستند طریقے جو عموماً ہر مذہب کے لوگوں کو ان کے مقصد تک پہنچانے میں ہر طرح کافی ثابت ہوں گے' درج کرتے ہیں:

1- پہلا طریقہ:

ہر مہینے کے شروع شنبہ یا یک شنبہ سے اس طرح عمل کرو۔ ایک بوتل شراب کی بائیں بغل میں دباؤ۔ اس طرح کہ اس کا منہ آگے کی طرف رہے اور آفتاب نکلنے کے بعد جبکہ تمہارے سر کا سایہ تمہارے ایسے قریب ہو جس کے دیکھنے میں کچھ تکلیف نہ ہو (یعنی تمہارے پیروں سے تمہارے سر کے سایہ کو قریباً چار گز کا فاصلہ ہو) کسی ایسے میدان میں جہاں تمہاری یکسوئی اور خلوت میں بظاہر کوئی سامان خلل انداز نہ ہو' کھڑے ہو۔ تنہائی کے سوا اس امر کا بھی خیال رہے کہ تمہارے سامنے جب تمہاری پشت مشرق کو ہو' قریباً بیس پچیس قدم کے فاصلے پر ایک بلند پیپل کا درخت بھی ہو۔ اس کے بعد تم طبیعت کو خوب مضبوط اور قوی کر کے اپنے گردن کے سایہ میں اس مقام پر ٹکٹکی لگاؤ جہاں کہ دو شریانی رگیں ہمیشہ اچھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور ان پر نظر جمانے سے اس سایہ کا کوئی درمیانی جزو نظر جمنے سے باقی نہیں رہ جاتا۔ پس جبکہ تم اپنی نظر مقام مذکور پر اچھی طرح جما چکو اور اپنے دل میں مطمئن ہو لو کہ اب ہم یہاں سے دوسری طرف ہرگز نہ دیکھیں گے تب جملہ منہزات الشیاطین کو برابر ایک گھنٹہ تک

پڑھو جبکہ یہ گھنٹہ تمہارے حسب دلخواہ تمام ہو جائے تو نظر اٹھا کر اس درخت پر دیکھو جو تمہارے سامنے ہے۔ اگر تمہاری یکسوئی اور قوت ارادی اچھی ہے تو تم کو ضرور اول دن ایک بے ڈول سایہ پیپل کی چوٹی پر نظر آئے گا جو روز بروز بشرطیکہ تمہاری کوشش اور یکسوئی آہستہ آہستہ ترقی کرتی رہے یا کم از کم جیسی کہ اول روز تھی ویسی ہی رہے۔ تمہاری ہمشکل ہوتی ہوئی اور چوٹی سے تنا درخت کی جانب مائل ہوتی ہوئی معلوم ہو گی حتیٰ کہ چالیسویں روز وہ بعینہ تمہاری شبیہ اکتساب کر کے تمہارے سامنے سائلانہ العطش العطش کرتی نظر آئے گی اس وقت تم کو چاہئے کہ دائیں ہاتھ سے شیشہ کی ڈاٹ کھول کر بائیں ہاتھ سے بوتل اس کے منہ کو لگا دو اور تمام شراب اس کی اپنے ہمزاد کو پلا دو۔

لیکن ایسے وقت کمال درجہ ہوشیاری اور خودداری کی ضرورت ہو گی۔ بعض ایسے لوگوں نے جن کی قوت فاعلی ترقی یافتہ نہ تھی۔ بوتل اپنے منہ سے لگائی ہے اور اس دھوکہ نے اُن کو مایوس کر دیا ہے اور پھر اُن کی ہمت پست ہو گئی ہے۔

ہمارے ایک شاگرد نے چالیسویں روز کا انتظار بھی نہیں کیا اور اثنائے عمل میں ہی عمل کے اثر سے ایسا متاثر ہوا کہ ساری شراب خود نوش کر گیا اور بعد کو نادم ہوا۔

جب تم اتنا کام ہوشیاری سے انجام دے چکو گے تو تمہارا مثل ہمیشہ تمہارے پاس باطاعت حاضر رہے گا۔

تنبیہ: چونکہ اس عمل میں ترک صلوٰۃ لوازمات سے ہے اس لئے ہم اہل اسلام کو اس کی طرف کوشش کرنے کی صلاح نہیں دے سکتے۔

2- دوسرا طریقہ:

اس ترکیب سے عامل صرف شنبہ سے شنبہ تک یعنی سات ہی روز میں اپنے ہمزاد پر قابو حاصل کر لیتا ہے اور اس کو کسی قسم کی محنت و مشقت کا بھی چنداں متحمل نہیں ہونا پڑتا۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی مٹی کے جو کالی بھی کہلائی جاتی ہے' چالیس گولیاں حتی المقدور مدور اور برابر برابر جن کا قطر قریباً نصف انچ ہو' بناؤ۔ یہ گولیاں ایسے وقت بنی چاہئیں کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ جب رات بقدر اپنے دسویں حصے کے گزر جائے اور تمام کاروبار سے فرصت ہو جائے تو اپنے پیچھے میٹھے تیل کا چراغ رکھ کر کسی ایسے

مقام پر بیٹھو جہاں تم کو بلا کسی رکاوٹ اور مانع کے ساتھ روز تک سونے کا پکا بھروسہ اور اطمینان ہو۔ جب تم اس طرح بیٹھ چکو تو ہر ایک غلہ پر اسم یا اَوَاجِلُهَا ستر ستر بار پڑھ کر دم کرتے رہو اور اپنی نظر اپنے سایہ پر گردن کی جگہ جمائے رکھو۔ جب اس سے فارغ ہو جاؤ تب اسی جگہ سو جاؤ اور ہرگز کسی سے بات چیت مت کرو۔ صبح سویرے اٹھ کر ان تمام گولیوں کو کوئی خاص کنواں مقرر کر کے اس میں ڈال دو۔ کنوئیں پر جانا اور گولیوں کا اس میں ڈالنا ایسے وقت ہو کہ سب سے پہلے اس پر جانے والوں میں یقیناً تم ہو۔

ہدایت: کنوئیں تک جانے اور وہاں سے لوٹ کر اپنے خواب گاہ تک آنے میں کسی سے ہرگز ہمکلام نہ ہو۔

ہدایت: جو کورا چراغ اول روز روشن کرنے کا اتفاق ہو' ختم عمل تک اس کو جلاتے رہو اور اس کی محافظت کرو۔

ہدایت: اثنائے شغل میں اگر مخوف اور ڈراؤنی صورتیں (جو اکثر ڈرپوک آدمیوں کو بکثرت نظر آیا کرتی ہیں) آئیں تو کچھ خوف نہ کرو۔

تنبیہ: اس کے عامل کو ایک ہفتہ تک ایسی حالت میں رہنا ضروری ہے جس پر غسل فرض ہوتا ہے اور جسے مجنب کہتے ہیں۔ اس لئے پاک صاف لوگوں کو اس کے کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

ساتویں دن تمہارا ہمزاد حاضر ہو جائے گا اور اپنی حاضری کی وجہ تم سے پوچھے گا۔ اس وقت تم کو چاہئے کہ جب تک تم اپنا پورا وظیفہ ختم نہ کر لو اس کے جواب کی طرف مائل نہ ہو۔ لیکن جب اس سے فرصت ہو جائے تو اس سے تحکمانہ لہجہ میں کہہ دو کہ آج سے تم کو چاہئے کہ ہمیشہ ہمارے روبرو حاضر رہو اور اپنے مقدور بھر ہماری اطاعت اور خدمت گزاری میں پہلوتہی نہ کرو۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا اور تمہارے اکثر کاموں کا (جن کی تفصیل غیر قابل الذکر ہے) کفیل اور ذمہ دار رہے گا۔

3- تیسرا طریقہ:

بحساب ابجد اپنے نام کے عدد نکالو اور اس میں بیس جمع کرو۔ بقدر اعداد حاصل جمع کے حروف ندائیہ (یا) اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل (یا اللہ) کے چھ چلوں تک پڑھتے رہو اس

مداومت میں کسی روز ناغہ نہ ہو۔ اس ترکیب میں یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ عامل کسی خاص مقام کا پابند رہے بلکہ جہاں ہو' وہیں پڑھ لیا کرے اور نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔ بعد گزرنے سالم چھ چلوں کے تمہارا ہمزاد مطیع ہو جائے گا اور تم اس سے آن واحد میں دور دراز مقامات کی خبریں دریافت کر لیا کرو گے اور جس قدر خدمتیں اس کے قابل ہوں گی' سب لے لیا کرو گے۔

4- لب لباب یا عطر کتاب یعنی تسخیر ہمزاد کا چوتھا طریقہ:

اول تم قرص سیاہ دیکھنے کی مشق کرو جیسا کہ صدر کتاب میں اس کا طریقہ لکھا جا چکا ہے کیونکہ اس مشق سے تمہاری نظری مقناطیس بڑھ جائے گی جو آئندہ مفید ثابت ہو گی اور اس کے ساتھ اس کا بھی اہتمام کرو کہ جب کوئی چیز اٹھاؤ یا کوئی کام شروع کرو تب اپنا نام خواہ زبان سے خواہ دل سے ضرور لے لیا کرو حتیٰ کہ تم کو ہر ایک چیز اٹھاتے اور ہر ایک کام شروع کرتے وقت اپنا نام ضرور یاد آ جایا کرے۔ جب یہ شغل تمہاری عادت میں داخل ہو جائے یعنی تم کو اس سے ایک قسم کا لگاؤ پیدا ہو جائے اور تم کو اس کے دیکھنے اور اپنا نام لینے میں کوئی تکلف معلوم نہ ہو تب۔

قاعدہ:

کسی چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک جس روز سے چاہو' عمل شروع کرو۔ مگر یاد رہے کہ وہ موسم ایسا ہو کہ درمیان جلسہ کے ابر آنے کا مطلق احتمال نہ ہو۔ ترکیب یہ ہے کہ خالی مکان کے صحن میں جہاں سوائے عامل کے دوسرا کوئی شخص نہ ہو' آفتاب کی طرف پشت کر کے سیدھے کھڑے ہو تاکہ تمہارا سایہ تمہارے سامنے پڑے اور اپنے سایہ کے گلے کے مقام کو بلا پلک جھپکائے ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور اکتالیس مرتبہ بحضور قلب یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی پڑھو۔ مگر احتیاط رہے کہ کہیں پلک نہ جھپک جائے اور پڑھتے وقت دیسی صابون کی ایک ڈلی بقدر دو ماشہ کے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھو اور مٹھی آہستہ سے باندھے رہو۔ جب تم اکتالیس بار پڑھ چکو تو اس ڈلی کو اسی طرح زمین پر چھوڑ دو تاکہ جو جھٹکا یا صدمہ پھینکتے وقت ہاتھ کو پہنچتا ہے اس سے تمہارا ہاتھ محفوظ رہے اور اسی پلک سے آسمان کو ایک منٹ تک دیکھو اور ہر روز یہ عمل اسی ترکیب کے ساتھ تین تین مرتبہ آٹھ و نو و دس

بجے چالیس روز تک باستقلال تمام وصدق ملا کلام پڑھتے رہو۔

ہدایت:

صابن کی ڈلی ہر دفعہ عمل پڑھتے وقت جدید ہو نہ کہ سابقہ کیونکہ پہلی ڈلی ناکارہ ہو جاتی ہے۔

فائدہ دوم:

اس مشق سے تیسرے روز بشرط حسن سعی تم کو آسمان پر ایک گول سیاہی نظر آئے گی اور رفتہ رفتہ روزانہ نیچے اترتی اور بشکل انسان مجسم ہوتی ہوئی معلوم ہو گی یہاں تک کہ چالیسویں روز زمین پر اتر کر ٹھیک مثل تمہارے شبیہ کے جسمیت یا کثافت اکتساب کر کے بالمشافہ تم سے گفتگو کرے گی اسی وقت اپنے عمل کو ختم سمجھنا۔

وقت کی قید بلحاظ وقوع اکثری کے سمجھ ورنہ بعض کو جو فطرتاً ذکی الحس اور لطیف المزاج ہوتے ہیں اول ہی روز سے نظر آنے لگتا ہے اور بعض کو جن کی سرشت کثیف ہوتی ہے اور اول الذکر اشخاص سے مختلف ہوتی ہے' ہفتہ عشرہ تک بھی قطعی کچھ نظر نہیں آتا لیکن عامل کو اس طرف توجہ نہ کرنی چاہئی اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے کیونکہ فطرت نے ہر جنس کی مخلوقات کو تھوڑی تھوڑی تفاوت سے ایک ہی اصل پر تخلیق کیا ہے۔

فائدہ:

جس مکان میں عمل پڑھو' وہ مکان عمل پڑھتے وقت تو بالکل تنہا ہونا چاہئے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس مکان میں دس بجے تک دھوپ رہتی اور کسی درخت وغیرہ کی آڑ یا اوٹ نہ ہو۔

ہدایت:

جبکہ باوصف اس کے بھی تم اچھی طرح ایسا وقت تجویز کر لو کہ تمہارے چلہ میں ابر آسمان پر نہ آئے۔ اگر اتفاقاً کسی روز گھٹا آسمان پر ہو جائے تو صحن میں وقت مقررہ پر کھڑے ہو کر اور آئینہ روبرو رکھ کر اس میں اپنے گلے کے مقام کو دیکھو مگر یہ تدبیر مجبوری کی ہے اور اگر چالیسویں روز بھی جس کو یوم اطاعت کہتے ہیں (خدانخواستہ) ابر ہو جائے تو وہ تعلق جو تم آج تک اپنے ہم نام سے پیدا کر چکے ہو منقطع سمجھنا۔

نوٹ:

اس عمل کو چھت پر یا سایہ دار مکان میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی قطعی ممانعت ہے۔

ہدایت خاص:

چلہ کے اندر کلمہ لاحول زبان سے ہرگز نہ نکلنا چاہئے لیکن اگر دل میں اس کا خیال کسی وقت آئے تو چنداں حرج نہیں مگر زبان سے اس کلمہ کا نکلنا عمل کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ یہ ایک راز ہے جو عامل ہونے کے بعد خودبخود تم پر منکشف ہو جائے گا۔ اشارہ: عامل پر فرض ہے کہ اپنا علم ہر شخص سے مخفی رکھے۔

استدعا اور وعدہ

میں تہ دل سے استدعا کرتا ہوں کہ جب تم کو یہ عمل بتمامہ معلوم ہو جائے تو تم کو چاہئے کہ فوراً کمر ہمت چست باندھ کر عملی کارروائی کرنی شروع کر دو۔ نہ یہ کہ اپنی خلقی کاہلی سے (خدا اسے ہم سے دور کرے) ایک غیر محدود زمانہ تک خاموش رہو۔

التماس

میں اپنے خاص شاگردوں کی خدمت میں ضروری سمجھ کر التماس کرتا ہوں کہ یہ رسالہ میں نے کس غرض سے طبع کیا ہے اور یہ تنگ عالم اس سے کیا کام نکالا چاہتا ہے۔ اِن دنوں زمانہ کے عظیم انقلاب سے (جیسا کہ وہ فطرتاً ہمیشہ چکر کھاتا اور قسم قسم کے پلٹے لیا کرتا ہے) کیا عام کیا خاص سب کے دلوں سے اعمال و اسماء کی وقعت یک قلم اُٹھ گئی ہے اور جس قدر مادیت اور سائنس ترقی کرتی جاتی ہے، اٹھتی جاتی ہے۔

وہ اپنے منہ سے آثار علوی کا الف تک نکالتے ہوئے شرماتے اور اس میں اپنی اور اپنے روشنی کے کمال خفت خیال کرتے ہیں۔ جب کوئی ان سے ان کے محدود علم و تجربہ کے برعکس کچھ کہنا چاہتا ہے تو وہ اپنی ذکاوت لامحدود کے سبب شروع ہی میں آخر تک اس کا مطلب و ماحصل سمجھ کر فوراً یہ (معلوم ہوتا ہے آپ پرانے خیال کے آدمی ہیں۔ افسوس کہ فلسفیت

آپ کو چھو کر نہیں گئی۔ آپ نے ابھی انڈے کے خول کو کھٹکا تک نہیں، کہہ دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ وہ معجزات اور خوارق کو مذہبی ناول کی دل خوش کن کہانیاں اور عجائب پسند طبیعتوں کا مشغلہ سمجھتے ہیں۔

میں خوب جانتا ہوں کہ باد صرصر کے سامنے چراغ کی مجال نہیں کہ دم بھر ٹھہر سکے لیکن اگر اتفاقاً کسی کی نظر اس کی طرف (اُس لحہ میں جب تک کہ وہ محفوظ تھا) جا پڑتی ہے تو اتنا ضرور ہی اثر ہوتا ہے کہ اس کے دماغ میں اس مکان کا نقشہ جہاں کہ وہ روشن تھا، جم جاتا ہے اور پھر دوبارہ اس کے روشن کرنے اور اس کی محافظت کی جانب قرار واقعی توجہ ہو جاتی ہے۔

اسی طرح میری ناچیز تصنیف بھی ایسے تاریک اور شور انگیز زمانہ میں اگرچہ یہ یقین نہیں رکھتی کہ وہ اول ہی بار اپنے دلی منصوبوں میں کامیاب ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہم اس کو اتنی امید دلائے بغیر بھی کسی طرح نہیں رہ سکتے کہ اگر اتفاقاً ہزار میں سے ایک کو بھی اُس کو عیار امتحان پر لگانے کا خیال پیدا ہو گیا تو ضرور وہ دوبارہ مہتم بالشان بن کر مجبوراً نہ ان کو اپنی طرف بڑے زور اور توجہ سے اُدھر کھینچ لے گی جدھر کھینچنا چاہتی ہے۔ اس قدر معلوم کرنے کے بعد ہمارے رشید شاگرد سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ جانکاہی اور تضیع اوقات جو ہم نے کی ہے، ان کے لئے نہیں کی کیونکہ یہ غذا عوام الناس کی ہی ہے ان کو اس سے اپنی نشوونما کی قطعی امید نہ رکھنا چاہئے بلکہ ہمارے نزدیک ان کو اس طرف توجہ کرنا ترقی سے تنزل، علویت سے سلفیت، سفید سے سیاہی کی طرف مائل ہونا ہے۔ ان کی بہبودی اور اولویت صرف اسی پر منحصر ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنے قلوب کو دنیاوی خواہشوں سے بچائے رکھیں اور عشق معشوق حقیقی میں مست و مستغرق رہیں۔ اسی مرتبہ کو صوفیائے کرام کے یہاں تطہیر قلب عن ماسوائے اللہ کہتے ہیں اور بے تکلف ہم سے اپنے شکوک و شبہات صاف کرتے رہیں۔

ہمارے بعض شاگرد ہم سے باصرار درخواست کر رہے ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں کا نام نامی ان کو بتا دیں۔ اگرچہ آج تک ہم نے کسی مصلحت سے ان کا ذکر کسی موقع پر بھی مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب ہم ان درخواستوں کے انبار اور لوگوں کے اصرار سے مجبور ہو کر اس کا اظہار کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ روحانی تعلیم میں ہم کو شیخ محمد شاہ صاحب سے اور ان کو شیخ مسکین سید عزیز اللہ صاحب سے اور ان کو شیخ میاں امانت شاہ صاحب سے اور ان کو حضرت ضابطہ میاں صاحب

سے اور ان کو حضرت یار محمد ثابت صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ حضور حاجی حمید ظہور صاحب سے اور ان کو شیخ محمد عنایت اللہ صاحب لاہوری سے اور ان کو شیخ محمد علی رضا صاحب سے اور ان کو شیخ سید عبداللہ صاحب سے اور ان کو شیخ غلام محمد مرتضیٰ صاحب ابن ترموسی صاحب اور ان کو شیخ برہان الدین صاحب سے اور ان کو شیخ قطبی سندھی صاحب سے اور ان کو شیخ محمد غوث صاحب گوالیاری سے اور ان کو شیخ محمد محمود صاحب قادری سے اور ان کو حضرت شیخ عبدالفتاح صاحب ہدایت اللہ سرمست سے اور ان کو شیخ محمد حسین صاحب سے اور ان کو شیخ حسینی صاحب سے اور ان کو شیخ عبدالغفار صاحب صدیق سے اور ان کو شیخ عبدالرؤف صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ عبدالرزاق صاحب غوث الاعظم سے اور ان کو حضرت شیخ محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین سید محمد عبدالقادر صاحب جیلانی سے اور ان کو حضرت شیخ ابو سعید صاحب مبارک سے اور ان کو حضرت شیخ ابوالحسن صاحب قریشی سے اور ان کو حضرت شیخ ابو یوسف صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ عبدالعزیز صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ ابو عباس احمد صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ احمد صاحب ملینی سے اور ان کو حضرت خواجہ معروف کرخی صاحب سے اور ان کو حضرت خواجہ ابوبکر محمد شبلی صاحب سے اور ان کو حضرت خواجہ جنید صاحب بغدادی سے اور ان کو حضرت خواجہ سری سقطی صاحب سے اور ان کو حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب سے اور ان کو حضرت امام محمد جعفر صادق صاحب سے اور ان کو امام محمد باقر صاحب سے اور ان کو حضرت امام زین العابدین صاحب سے اور ان کو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ان کو حضرت مصطفےٰ سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے تلمذ ہے۔

